طبع فی سنہ ۱۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ترایدالالائہ الوافرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
شہادۃ ادخرہا لہول الآخرۃ واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ صاحب
الآیات البینات والمعجزات القاہرۃ وعلی آلہ وصحبہ النجوم الزاہرۃ والکواکب الباہرۃ
امابعد یہ ایک مختصر تحریر ہے بیان مین مناقب ائمۂ اثنا عشر آل اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین
کے ماخذ اسکا کتاب نور الابصار تالیف سید شبلنجی عرف سید مومن رحمہ ہی قبل اسکے کہ ترجمہ
ائمۂ اثنا عشر کا لکھا جاے مناسب معلوم ہوا کہ قدری فضائل اہل بیت کے اجمالاً وعموماً
ذکر کیے جائین اہل بیت رسالت وہ شخص ہین جنپر ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
درود بھیجنے کا صیغۂ تعلیم صلوٰۃ مین آیا ہے اور بدون انکے ذکر برکت اثر کے امتثال امر نبوت
کا دربارۂ تصلیہ وتسلیم تحقق نہین ہوتا ہے تراجم حضرات مشائخ الیہم کے مشتمل ہین ذکر اسمای

وکنی والقاب وآبا و امہات و مو الید و وفات و مدت اعمار و اسماء حجاب و شعراء و نقش خاتم
و صفات ونحوہا پر۔ اور نام اس رسالے کا تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر ہے
یہی ائمہ کلاً یا بعضاً اصل اصول جملہ سادات بنی فاطمہ ہفت اقلیم میں اور نسب جملہ شرفاء عرب
و عجم کا انہیں تک منتہی ہوتا ہے اور جو فضائل و مناقب اہل بیت رسالت کے احادیث مرفوعہ
صحیحہ میں آئے ہیں قیامت تک کے شرفاء و سادات اوس عموم میں داخل ہیں لیکن اس شرط سے
کہ طریقہ توحید و اتباع سنت پر باقی رہیں اور مبتدع بہ بدع مکفرہ و مضلہ نہوں اور جو فضائل
مختص باشخاص و اعیان اہل بیت ہیں وہ البتہ خاص ساتھ انہیں اشخاص معینہ کے ہیں پس
دلیل عموم کی یہ ہے کہ حضرت نے مہدی آخر زمان کو اپنی اولاد فرمایا ہے حالانکہ اون تک
حضرت سے مسافت بعیدہ ہے ہذا واللہ اسأل ان یجعلہ خالصاً لوجہہ الکریم و
سبباً للفوز لدیہ بجنات النعیم فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز
وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور مقدمہ اہل علم کا اختلاف ہے کہ مراد اہل بیت سے
ازواج مطہرات ہیں یا فاطمہ و حسنین و مرتضی علیہم السلام اول قول ابن عباس و عکرمہ و مقاتل کا
ہے اور ثانی قول ہے ابو سعید خدری اور ایک جماعت تابعین کا جیسے مجاہد و قتادہ تیسرا قول
یہ ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جنپر صدقہ حرام ہے پھر آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس ہیں زید
بن ارقم بھی اسی کے قائل ہیں ذکرہ الفخر الرازی اولی یہ ہے کہ مراد اہل بیت سے اولاد
و ازواج و حسن حسین و علی ہیں قالہ القسطلانی سیوطی نے کہا ہے اشراف حقیقۃ نزدیک
سائر اصحاب کے یہی لوگ ہیں اور تخصیص شرف کے ساتھ آل علی کی خاص اہل مصر کی اصطلاح ہے

انتہی یہ بات کہ مراد آل سے علی و فاطمہ و حسنین ہین قصۂ مباہلہ و وفد نجران سے بھی ثابت
ہوتی ہے کیونکہ اوسوقت ہمراہ حضرت کے یہی اربعہ متناسبہ تھی کذا فی الخازن وغیرہ
من التفاسیر حسین کو گود مین لیلیا تھا اور حسن کا ہاتھہ پکڑا تھا فاطمہ آپکے پیچھے تھین اور
علی پیچھے فاطمہ کے آور اسی طرح مراد اہل کسا سے بھی یہی ہر چہار نفوس ہین انکو زیر گلیم لیکر
فرمایا تہا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا رواہ الخطیب
عن عائشۃ محب طبری نے اشارہ کیا ہی کہ فعل کسا آنحضرت سی مکرر صادر ہوا ہی طرق عدیدہ
صحیحہ مین آیا ہی کہ حضرت آئے آپ کے ساتھہ علی و فاطمہ و حسن و حسین تھے ان دونون کو اپنی
ران پر بٹھا کر ایک کسا انپر لپیٹی اور آیت تطہیر پڑہ کر فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب
عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا دوسری روایت مین یون ہے اللھم ھؤلاء ال محمد فاجعل
صلواتك وبركاتك على ال محمد كما جعلتها على ابراهيم انك حميد مجيد رازی و زمخشری
بھی اسی طرف گئے ہین کہ مراد اہل بیت سے اس جگہہ علی و فاطمہ و حسن و حسین ہین جب یہ آیت
اوتری قل لا اسألكم عليه اجرا الا المودة في القربى تو حضرت سی پوچھا آپکی وہ کون
قرابت ہی جنکی مودت ہمپر واجب ہی فرمایا علي وفاطمة وابناهما ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا یہ آیت یعنی آیۂ تطہیر حق مین پانچ شخصون کے اوتری ہی فيّ وفي علي وفاطمة
وحسن وحسين رواہ احمد والطبراني انس کہتے ہین جب یہ آیت اوتری حضرت نماز فجر کو
نکلتے اور فاطمہ کے گھر سے گذر کرتے تو کہتے الصلوة اهل البيت انما يريد الله ليذهب
عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه ابن ابي شيبة والترمذي وحسنه

و ابن جریر و ابن المنذر و الطبرانی و الحاکم و صححه ابو سعید نے کہا چالیس صبح تک
اسی طرح گھر سے فاطمہ کے گذرتے اور فرماتے السلام علیکم اهل البیت و رحمة الله
و برکاته الحدیث رواه ابن مردویه اور روایت ابن عباس مین سات مہینے اور
روایت ابن جریر و طبرانی و ابن منذر مین آٹھ مہینے آئے ہین الحاصل نزول آیت کا صراحةً
حق مین ازواج مطہرات کے تہا اور دخول علی و فاطمہ و حسنین کا زیر آیت مذکور کچھ خلاف
مقصود تنزیل نہین ہی کیونکہ لفظ اہل بیت شامل ہر دو نوع ہے اور فضل و شرف آل مین اور بہی
آیات و احادیث آئے ہین جعفر صادق علیہ السلام نے کریمۂ واعتصموا بحبل الله جمیعاً
مین کہا ہی نحن حبل الله اور محمد باقر علیہ السلام نے آیۂ ام یحسدون الناس علی ما آتاهم
الله من فضله مین فرمایا ہی اهل البیت هم الناس اور محمد بن حنفیہ نے قوله تعالی ان الذین
آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودّا مین کہا ہی کہ لا یبقی مؤمن الا و فی
قلبه ودّ لعلی و اهل بیته اور نقاش نے کہا ہی نزول اس آیت کا حق مین علی مرتضی
کے ہوا ہی اور ابن عباس نے نزول اس آیت کا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك
هم خیر البریه حق مین علی کے بتایا ہی اور محمد بن سیرین نے کہا ہے مراد نسب و صہر سے
کریمۂ وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا و صهرا حضرت علی مین کہ ابن عم نبی اور
زوج فاطمہ تھے اور شیخ اکبر نے مسامرات مین ذکر کیا ہی کہ ابن عباس نے کہا آیۂ یوفون
بالنذر و یخافون یوما کان شره مستطیرا حق مین علی و فاطمہ کے اتری ہی حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاهلی من بعدی اخرجه الحاکم اور اصحاب سنن

چند صحابہ سے رفعاً راوی ہیں مثل اهل بيتي فيكم كسفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك اور لفظ ابو ذر کا یہ ہے الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح الخ رواه احمد اور دوسری روایت میں بجای هلك غرق آیا ہے اور تیسری روایت میں في النار آیا ہے دختر ابولہب جب ہجرت کر کے مدینے میں آئے لوگوں نے اوس سے کہا یہ ہجرت کچھہ تیرے کام نہ آئیگی تو تو دختر حطب النار ہے اوسنے یہ ذکر حضرت سے کیا حضرت کو سخت غصہ آیا منبر پر جا کر فرمایا ما بال اقوام يؤذيني في نسبي وذوي رحمي الا ومن اذى نسبي وذوي رحمي فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله اخرجه ابن ابي عاصم والطبراني وابن منده والبيهقي بالفاظ متقاربة اور دارقطنی اور طبرانی مرفوعاً کہتے ہیں اول من اشفع له من امتي اهل بيتي ثم الاقرب فالاقرب من قريش ثم الانصار ثم من امن بي واتبعني من اليمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع له اولا افضل حاکم کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا وعدني ربي في اهل بيتي من اقر منهم بالتوحيد ولي بالبلاغ ان لا يعذبهم معلوم ہوا کہ مغفرت کے لیے اقرار توحید و رسالت شرط ہے ابن عمر کہتے ہیں ابو بکر نے کہا ارقبوا محمدا في اهل بيته رواه البخاري شیخ ابن حبان و بیہقی نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ لا يؤمن عبد حتى اكون احب اليه من نفسه وتكون عترتي احب اليه من عترته واهلي احب اليه من اهله وذاتي احب اليه من ذاته اسی جگہہ ہے ابو بکر کہتے تھے صلة قرابة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احب الي من صلة قرابتي زید بن ارقم کہتے ہیں حضرت نے ایکدن درمیان ہمارے

کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا ایک چشمہ پر درمیان مکے و مدینے کے جسکو خم کہتے ہین اللہ کی حمد و ثنا
کی اور وعظ و تذکیر فرمائی پہر کہا اما بعد الا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان
یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی
والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال
واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی رواہ مسلم جابر نے
کہا مینے حضرت کو دیکھا حجۃ الوداع مین دن عرفے کے ناقہ قصواء پر خطبہ پڑہتے مینے سنا
فرماتے ہین انی ترکت فیکم ما ان اخذتم لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی
رواہ الترمذی زید بن ارقم کا لفظ رفعاً یہ ہے انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا
بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما رواہ الترمذی
حدیث دلیل ہے اخذ کتاب اللہ و عترت رسول اللہ پر اور اقتران پر ان دونون کے مراد
عترت سے فاطمہ و علی و حسنین اور انکی نسل ہے اس حدیث پر جیسا عمل اہل حدیث سے بنا کسی دوسرے
فرقے سے نہین بنا یہ لوگ عامل بکتاب اللہ و محب و معظم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین وللہ الحمد **تنبیہ** یہ احادیث عام ہین اور خاص حق مین حسنین رضی اللہ عنہما کے
صحاح و سنن مین احادیث کثیرہ آئے ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہم انی احبہما
فاحب من یحبہما رواہ مسلم یہ دعا محبین حسنین کو انشاء اللہ شامل ہوگی اور طرق
عدیدہ صحیحہ مین رفعاً آیا ہے الحسن والحسین سید شباب اہل الجنۃ اور حدیث

علی مین فرمایا ہی من احبنی و احب ھذین و اباھما و امھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ اخرجہ احمد والترمذی یہ وہ بشارت ہی جو دنیا و مافیہا سے اعظم و انفع ہی اللھم وفقنا لھذا ف فخر رازی نے کہا ہی کہ اہل بیت رسالت پانچ چیزون مین برابر حضرت نبوت کے ہین ایک درود بھیجنے مین حضرت پر تشہد مین دوم سلام مین تیسرے طہارت مین چوتھے تحریم صدقہ مین پنجم وجوب محبت مین مراد اہل بیت سے اس جگہہ وہی ہین جو متفرق تہدید و بلاغ ہین ف احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ محبت اہل بیت واجب ہے اور بغض اونکا تحریم غلیظ حرام بیہقی و بغوی نے اسکی تصریح کی ہے اور شافعی نے اسپر تنصیص فرمائی ہے ؎

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القران انزلہ
یکفیکم من عظیم الفخر انکم	من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

شعرانی رح نے منن کبری مین کہا ہی و مما من اللہ بہ علی محبتی للشرفاء و اھل البیت ولو من قبل الام فقط ولو کانوا علی غیر قدم الاستقامۃ لانھم بیقین یحبون اللہ و رسولہ و من احب اللہ و رسولہ لا یجوز بغضہ و لا سبہ الی قولہ و لا یلزم من اقامۃ الحدود علی الشرفاء اننا نبغضھم بل اقامتنا الحد علیھم انما ھو محبۃ فیھم و تطھیر لھم ابن عربی رح نے فرمایا ہے مین یہ کہتا ہون کہ ذنوب اہل بیت صورت مین ذنوب ہین نہ حقیقت مین اسلیے کہ اللہ نے بسابقہ عنایت انکے ذنوب معاف کر دیے ہین بدلیل آیۂ تطہیر اور کوئی رجس ذنوب سے بڑھکر نہین ہی لہذا اگر ہمکو کچھ ایذا پہونچے تو

اوتاہمپر یہ واجب ہی کہ ہم اوسکو شبیہ مقادیر آنمیہ مثل امراض ونحوہا کے سمجھکر راضی ہین
اور صبر کرین اور اگر وہ ہمارا مال چھین لین اور ہمکو ندین تو ہمکو نچاہیے کہ ہم اونکو حبس کرین
یا اونکے مقدمہ کو حاکم تک پہونچائین اسلیے کہ یہ بضعۂ رسول ہین انتہی **حکایت**
ایکبار عبداللہ بن حسن پاس عمر بن عبدالعزیز کے کسی کام کو گئے اونہون نے کہا آپکو جب
کچھہ کام ہوا کرے تو آدمی بھیجکر مجھکو بلوا لیا کرو مین حاضر ہونگا یا مجھکو رقعہ لکھہ بھیجا کرو
مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ وہ تمکو میرے دروازے پر دیکھے **حکایت** ایکبار
دختر اسامہ بن زید پاس عمر بن عبدالعزیز کے گئین عمر نے اونکو اپنی جگہہ مین بٹھایا اور
اور آپ سامنے اونکے بیٹھے اور اونکا ہر کام پورا کردیا ھذا فعلہ رضی اللہ عنہ
مع بنت مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما ظنک بہ مع اولادہ
وذریتہ **حکایت** معاویہ کو یہ بات پہونچی کہ کابس بن ربیعہ مشابہ آنحضرت ہین
تب سی جب کبھی وہ آتے تو معاویہ اونکے لیے اپنے تخت سے اوٹھکر پیشوائی کرتے
اور درمیان ہر دو چشم کے بوسہ دیتے **حکایت** حسن بصری کہتے ہین اگر مجکو عصبہ مین
ہمراہ قاتلان حسین بن علی کے کچھہ دخل ہوتا اور مجھکو درمیان جنت و نار کے مخیر کیا جاتا تو مین
دخول نار کو اختیار کرتا حضرت سی شرماکر کہ اونکی نظر جنت مین مجھپر پڑے ابوبکر بن عیاش
کہتے ہین اگر میرے پاس ابوبکر و عمر و علی کسی کام کو آتے تو پہلے مین علی کا کام کرتا بسبب
قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر مین آسمان سے زمین پر گرون تو یہ مجھکو دوست
تر ہے اس سے کہ مین علی کو اونپر مقدم کرون ابوبکر و عمر امامین کی ملاقات کو جاتے یہ حضرت

کی کنیز تھین اور کہتے کہ حضرت اونکی زیارت کرتے تھے حلیمہ مرضعہ آنحضرت پاس ابوبکر و عمر کے آئین اونہون نے اپنی چادر اونکے لیے بچھا دی علی خواص کہتے تھے شریف کا ہمپر یہ حق ہے کہ ہم اپنی جان اونپر فدا و قربان کردین کیونکہ لحم و دم کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمین ساری و جاری ہے اور وہ ایک پارہ گوشت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعض اہل علم نے کہا ہے حقوق شرفا کے ہمپر یہ ہین اگرچہ نسب مین بعید ہون کہ ہم اونکی رضا کو اپنی ہوا پر اختیار کرین اور اونکی تعظیم و توقیر بجا لائین اور ہم سریر پر نہ بیٹھین اور وہ زمین پر ہون انتہے امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کوئی جھوٹا دعوی شرف کا کرے اوسکو سخت مارنا اور مدت تک قید مین رکھنا چاہیے یہانتک کہ توبہ کرے اسلیے کہ اسمین حضرت کا استخفاف ہوتا ہے و مع ذلک جسکے نسب مین طعن کیجاتی اوسکی تعظیم کرتے اور کہتے شاید وہ نفس الامر مین شریف ہو انتہی اول فتوی ہے اور ثانی تقوی **ف** شعرانی رح نے منن مین لکھا ہے کہ ایک ادب یہ ہے کہ کوئی ہم مین کا کسی شریفہ سے نکاح نکرے لکن جبکہ اپنے نفس سے اس بات کو معلوم کرلے کہ مین زیر حکم اوسکے رہونگا اور اوسکے اشارے پر کام کرونگا اور اوسکی جوتیان سیدہی کرکے رکھونگا اور جب آئے تو اوسکے لیے کھڑا ہو جاے اور اوسپر دوسری عورت نلائے اور اوسپر معیشت کی تنگی نکرے اور اگر وہ اجنبی ہو تو اوسکی طرف آنکھ اوٹھا کر ندیکھے ونحو ذلک فاعلم یا اخی ذلک واعمل علی التخلق بہ ترشد واللہ یتولی ھداک **مسئلہ** صدقہ شرفا پر حرام ہے کیونکہ جیرک مردم ہین عوض صدقے کے انکو خمس خمس فئی و غنیمت سے ملنا چاہیے

مالک وابوحنیفہ نے تحریم صدقہ کی بنی ہاشم پر قصر کی ہی اور شافعی واحمد نے بنی ہاشم و بنی مطلب
پر اور ابوحنیفہ سے جواز صدقے کا واسطے بنی ہاشم کے مطلقا مروی ہی لکن حدیث اسکو
رد کرتی ہی اور ابویوسف نے کہا بعض کا بعض کو صدقہ دینا درست ہی لکن یہ بھی خلاف دلیل
ہی اکثر حنفیہ وشافعیہ واحمد کا مذہب یہ ہی کہ بنی ہاشم کو صدقہ نفل کا لینا جائز ہی اور یہ ایک
روایت ہی مالک سی اور دوسری روایت مین اخذ صدقہ فرض درست ہی نہ صدقہ تطوع اس لیے
کہ اوسمین زیادہ ذلت ہی انتہی ذکرہ الاجھوری فی مشارق الانوار مین کہتا ہون راجح
یہ ہی کہ زکوۃ مفروضہ حرام ہی بنی ہاشم پر مطلقا خواہ خمس ملے یا نملے بلکہ انکے موالی پر بھی لینا
زکوۃ کا حرام ہی اسی طرح انکے بعض کا بعض کو دینا اور تقوی یہ ہی کہ صدقہ تطوع بھی نلین واللہ اعلم

ذکر مناقب حسن سبط رضی اللہ عنہ

انکی ولادت نصف رمضان سنہ تین ہجری مین ہوئی یہ اول اولاد علی وفاطمہ علیہما السلام
ہین جب یہ پیدا ہوے حضرت نے اپنا آب دہن انکے مونہہ مین ڈالا اور کہا اللھم انی
اعیذہ بك وذریته من الشیطان الرجیم ساتوین دن ولادت سی فرمایا تمنے اسکا نام
کیا رکھا ہی کہا حرب فرمایا اسکا نام حسن رکھو اسما بنت عمیس کہتی ہین مینے فاطمہ کا خون حیض و
نفاس نہین دیکھا حضرت سی کہا فرمایا میری بیٹی طاہرہ مطہرہ ہی رواہ الامام علی بن موسی الرضا
ترمذی مین علی مرتضی سے آیا ہی کہ حضرت نے حسن کا عقیقہ کیا اور فاطمہ سے کہا اسکا سر منڈا
اور وزن اسکے بالون کی چاندی صدقہ کر ایک درہم یا بعض درہم وزن ہوا رواہ الترمذی

اسما بنت عمیس کہتی ہین کہ ساتوین دن عقیقہ کیا اور دو کبش املح ذبح کیے اور ران بکری کی قابلہ

کو دی اور اپنے دست مبارک سی سر مین حسن کے خلوق ملا اور ختنہ کرایا جابر کہتے ہین ختنہ حسن

و حسین کا ساتوین دن کیا تہا ام الفضل زن عباس بن عبد المطلب نے دودہ پلایا یہ دودہ اونکے

فرزند قثم کا تہا ام الفضل نے حضرت سے کہا تہا مینے خواب مین دیکہا ہی کہ ایک عضو آپکا میرے

گھر مین ہی فرمایا تو نے اچہا دیکہا فاطمہؓ بچا جنے گی تو اوسکو دودہ پلائیگی اخرجہ الدولابی

والبغوی فی معجمہ ابوہریرہ کہتے ہین مین ہمیشہ اس شخص یعنی حسن بن علی کو دوست رکہتا ہون

جب سی مینے حضرت کو دیکہا کہ حسن آپکی گود مین ہین اور اپنی اونگلیان آپ کی ریش مین ڈالتے ہین

اور حضرت اپنی زبان اونکے دہن مین دیتے ہین اور کہتے ہین اللہم انی احبہ کذا فی

ذخائر العقبی حسن سفید رنگ آمیختہ بسرخی اور سیاہ چشم نرم رخسار گھنی داڑہی صاحب وفرہ تھے

گردن جیسے چاندی کی صراحی عظیم الکرادیس مابین ہر دو دوش بعید میانہ قد نہ لنبے نہ ٹھگنے لوگون

مین بہت خوبصورت یہ سیاہ خضاب کرتے تھے بالون مین پیچیدگی تھی ذکرہ الدولابی وغیرہ

شاید حدیث نہی کی خضاب سیاہ سے نہین پہونچی تہی فرماتے تھے کہ مجہے اپنے رب سی شرم

آتی ہے کہ مین اوس سے ملون اور اوسکے گھر کی طرف نچلا ہون چنانچہ بیس بار مدینے سے مکے

کو پاپیادہ گئے دوسری روایت مین پندرہ بار کا جانا آیا ہے اونٹنیان ہمراہ ہوتی تہین حیاۃ

الحیوان مین کہا ہے کہ تین بار سارا مال اپنا اللہ عزوجل کی راہ مین دیدیا آنکی کنیت ابو محمد تہی

اور لقب بہت ہین تقی زکی سید سبط ولی تقی مشہور تر ہے اور اعلی لقب باعتبار رتبے

کے یہ ہی جو حدیث صحیح مین آیا ہے ان ابنی ھذا سید عقبہ بن الحرث کہتے ہین ابوبکر

نماز عصر کی پڑہ کر نکلے اونکے ساتھہ علی تھے حسن کو دیکھا کہ لڑکون کے ساتھہ کھیل
رہے ہین اونکو اپنے دوش پر اوٹھالیا اور کہا بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی
اور علی مسکراتے تھے رواہ البخاری انکے فضائل مین احادیث کثیرہ آئے ہین براء
کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے دوش مبارک پر ہین اور آپ فرماتے ہین
اللھم انی احبہ فاحبہ ای اللہ مین اسکو چاہتا ہون تو بہی اسکو چاہ رواہ الشیخان
اسی جگہہ سے کہا ہی ع سوار دوش رسول خدا سلام علیک ابن عباس نے کہا ہی حضرت
حسن بن علی کو اوٹھائے ہوے تھے ایک مرد نے کہا نعم المرکب رکبت یا غلام ای
لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہوا فرمایا ونعم الراکب ھو یہ سوار بہی بہت اچھا ہی رواہ
الترمذی حدیث ابوبکر مین آیا ہی کہ حضرت ہمکو نماز پڑہاتے ہوتے اور حسن آجاتے اور آپ
سجدے مین ہوتے اور حسن اوسوقت صغیر تھے حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھہ جاتے اور
کبہی گردن پر حضرت اونکو نرمی سے اوٹھا لیتے جب نماز سے فارغ ہوے لوگون نے کہا
ہمنے آپکو دیکھا کہ جو کام آپ ساتھہ اس بچے کے کرتے ہین وہ کسی اور کے ساتھہ نہین کرتے
فرمایا ان ھذا ریحانتی وان ھذا ابنی سید وعسی اللہ ان یصلح بہ بین فئتین
من المسلمین رواہ الحافظ ابو نعیم اور یہ حدیث ابی بکرہ سے یون آئی ہی کہ مینے حضرت کو
منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو مین تھے آپ کبہی طرف لوگون کے مونہہ کرتے
اور کبہی طرف حسن کے اور فرماتے ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین
عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری اور ترمذی مین ابو سعید سے رفعا آیا ہی الحسن

والحسین سید اشباب اهل الجنۃ امام نووی سے اس حدیث کے معنی پوچھے تھے
کہا یہ دونون اگرچہ بوڑھے ہوکر مرین لیکن جو شخص جوان مرا ہی اور جنت مین داخل ہوا یہ اوسکے
سردار ہین اور سب اہل جنت ۳۳ سالہ ہونگے یہ لازم نہین ہی کہ سید ہم سن قوم کے ہو کذا
فی تتمۃ المختصر اور بعض نے کہا کہ انبیاء و خلفاء راشدین اس حکم سے مستثنے ہین ابو ہریرہ
کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے دن ہین نکلا آپ گھر پر فاطمہ کے آئے اور کہا اثم لکع
اثم لکع یعنی کیا یہان لکع کیا یہان لکع یعنی کو دک کو چیک ہی مراد حسن تھے اتنے مین حسن
دوڑتے ہوئے آئے اور ایک دوسرے کے گلے لگ گیا حضرت نے فرمایا اللھم
انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ متفق علیہ یہ حدیث ایک مژدہ جان بخش ہی
واسطے محب حسن رضی اللہ عنہ کے **ف** کوئی خلیفہ ہاشمی ہاشمیہ سے نہین ہوا سوا حسن
بن علی و محمد بن زبیدہ کے **حکایت** حسن مسجد نبوی مین بیٹھے تھے اور گرد اونکے لوگ
جمع تھے ایک آدمی آیا اوسنے ایک شخص کو دیکھا کہ حدیث بیان کرتا ہے اور لوگ اوسکے
آس پاس مجتمع ہین اوس مرد کے پاس جاکر کہا مجھے بتاو کہ شاہد و مشہود کیا ہین کہا شاہد
یوم جمعہ ہے اور مشہود یوم عرفہ وہ پاس دوسرے مرد کے گیا جو مسجد مین تھا یہی سوال
اوس سے بھی کیا اوسنے کہا شاہد یوم جمعہ ہی اور مشہود یوم نحر پھر پاس تیسرے شخص کے
گیا جو مسجد مین تھا اور یہی سوال اوس سے کیا کہا شاہد رسول خدا ہین اور مشہود دن قیامت
کا ہے تو نے اللہ کو نہین سنا فرماتا ہے یا ایھا النبي انا ارسلناك شاھدا ومبشرا
ونذیرا اور فرمایا ہی ذلك یوم مجموع له الناس و ذلك یوم مشھود پھر اوسنے مرد

اول کو پوچھا کہ وہ کون شخص ہی کہا ابن عباس ہین دوسرے کو پوچھا کہا ابن عمر ہین تیسری
کو پوچھا کہا حسن بن علی ہین رواہ الامام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی فی تفسیرہ
الوسیط **حکایت** بعض ایام مین حسن رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نہا کر باہر آئے حلۂ فاخرہ
پہنے ہوے تھے اور وفرۂ ظاہرہ و محاسن باہرہ رکھتے تھے اثنار راہ مین ایک یہودی
ملا وہ محتاج تھا ایک چمڑا پہنے ہوے بیماری نے اوسکو لاغر کردیا تھا اور قلت و ذلت
اوسپر سوار تھی اور سورج کی دہوپ سے جھلس گیا تھا پیٹھہ پر ایک گھڑا پانی کا لادے تھا
اوسنے حسن کو ٹھیرا کر کہا ای ابن رسول اللہ ایک سوال ہے کہا کیا کہا تمھارے جد نے
فرمایا ہے الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر سو تم مومن ہو اور مین کافر ہون مین
دیکھتا ہون کہ دنیا تمھارے لیے جنت ہی تم چین کرتے ہو اور مین اپنے حق مین اس دنیا کو
ایک قید خانہ دیکھتا ہون قد اہلکنی ضرہا واجہدنی فقرہا حسن نے اوسکی بات
سنکر فرمایا ای شخص اگر تو وہ ٹھاٹھہ دیکھے جو اللہ نے میرے لیے آخرت مین طیار کر رکھا ہی
تو تو جان لے کہ مین اس حالت مین بہ نسبت اوس عیش کے سجن مین ہون اور اگر تو اوس
چیز کی طرف نظر کرے جو اللہ نے تیرے لیے آمادہ کر رکھی ہے عذاب الیم سے تو تو معلوم
کرلے کہ تو اسدم ایک جنت واسعہ مین ہے انتہی من الفصول المہمۃ

فصل ذکر خلافت و مصالحت مین ساتھہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے

اصحاب سیر نے لکہا ہی کہ جب علی مرتضی شہید ہوے اہل عراق نے حسن بن علی کی بیعت کی

پھر کہا کہ تم یہان سے چلو اور ملک شام کو معاویہ سے لیلو اودہر سے معاویہ مع لشکر
کے انکی طرف چل چکے تھے جب دونون لشکر قریب یکدیگر ہوے اور ایک جگہہ مین
ناحیۂ انبار ارض سواد سے جسکو مسکن کہتے تھے دونون طرف کی جمعیت نظر آئی حسن
کو معلوم ہوا کہ ان دونون گروہ مین سے ایک دوسرے پر غالب نہوگا جب تک کہ اکثر نفر
دوسری جانب کے ہلاک نہونگے تب مصلحت جمع کلمہ مین دیکھی اور قتال ترک کیا اور معاویہ
کو لکھہ بھیجا کہ تمھین امیر ہو اور مین اس امارت کو چھوڑتا ہون لکن اس شرط سے کہ کسی شخص سے
منجملہ اہل مدینہ وحجاز وعراق کے کسی شے کا مطالبہ جو زمان علی بن ابی طالب مین تھے
نکیا جاوے اور بعد تمھاری ولایت عہد کے مجھکو ہو اور مین بیت المال مین سے جس قدر
واسطے حاجت کے چاہون لیلون معاویہ اسپر بہت خوش ہوے اور قبول کیا مگر
یہ کہا کہ مین دس آدمیون کو امن ندونگا حسن نے اسمین پھر مراجعت کی معاویہ نے لکھا مینے
قسم کہائی ہے کہ مین جب قیس بن سعد بن عبادہ پر کامیاب ہونگا تو اوسکی زبان قطع کرونگا
اور ہاتھہ کاٹونگا حسن نے کہا اگر یہی بات ہے تو مین تمسے بیعت نہین کرتا تم طالب قیس وغیرہ ہو
قلیل یا کثیر قصور پر تب معاویہ نے ایک سفید کاغذ بھیجدیا اور کہا جو تمھارے جی مین آوے
وہ تم اسمین لکھدو مین اوسی کو مان لونگا اسپر باہم آشتی ٹھیری حسن نے امور مذکورہ
وغیرہا لکھے اور یہ شرط بھی کرلی کہ بعد معاویہ کے مین امیر ہون معاویہ نے سب
قبول کرلیا اور حسن نے اپنے نفس کا خلع کرکے سارا امر سپرد معاویہ کردیا اور
بیت المقدس دیدیا یہ کام حسن نے براہ تورع وقطع شر کیا تھا معاویہ بعد اس صلح کے

کوفے مین داخل ہوے اور حسن مدینے کو چلے گئے اور وہین رہے یہ نزول انکا
سنہ ۴۱ماہ ربیع الاول یا جمادی الاولی مین ہوا تھا وقیل غیر ذلک یہ ماجرا مصداق خبر
سید البشر در بارۂ حسن سبط اکبر ہوا ان ابنی ھذا سید وسیصلح اللہ بہ بین فئتین
عظیمتین من المسلمین رواہ البخاری **ف** چونکہ یہ نزول بابتغاء وجہ اللہ تھا
اللہ نے حسن اور اونکے اہل بیت کو عوض اس امارت ظاہری کے خلافت باطنہ عطا
فرمائی یہانتک کہ ایک قوم کا مذہب یہ ہی کہ قطب الاولیا ہر زمانے مین نہین ہوتا مگر
اہل بیت مین سے جب حسن نے نزول کیا اونکے اصحاب کہنے لگے یا عار المؤمنین
اونھون نے کہا العار خیر من النار **موعظۃ** منجملہ مواعظ حسن کے ایک
یہ موعظت ہی یا ابن آدم عف عن محارم اللہ تکن عابدا وارض بما قسم اللہ لک
تکن غنیا واحسن جوار من جاورک تکن مسلما وصاحب الناس بمثل ما تحب
ان یصاحبوک بمثلہ تکن عادلا انہ کان بین اید یکم قوم یجمعون کثیرا ویبنون
مشیدا ویاملون بعیدا اصبح جمعھم بورا وعملھم غرورا ومساکنھم قبورا
یا ابن آدم انک لم تزل فی ھدم عمرک منذ سقطت من بطن امک فجد بما فی یدیک
لما بین یدیک فان المؤمن یتزود والکافر یتمتع پھر بعد اسکے یہ آیت پڑھتے وتزودوا
فان خیر الزاد التقوی مین کہتا ہون اسی کے قریب یہ حکایت ہی کہ خلیفہ نے ایک محل
بہت عمدہ بنایا تہا اتفاقا بہلول اوس جگہ آگئے کہا اسپر کچھہ لکھو ایک کوئلا اوٹھا کر اوسکی
دیوار پر لکھہ دیا رفعت الطین ووضعت الدین رفعت الجص ووضعت النص

فان کان من مالك فقد اسرفت واللہ لا یحب المسرفین وان کان من مال غیرك

فقد ظلمت واللہ لا یحب الظالمین ٥

الا یا صاحب القصر المعلی ستدفن عن قریب فی التراب

له ملك ینادی کل یوم لدوا للموت وابنوا للخراب

فصل بیان مین بعض کلام حسن علیہ السلام کے

حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اپنی سند سے ذکر کیا ہی کہ علی نے حسن سی پوچھا ای بیٹے سداد کیا ہی کہا ای باپ سداد دفع کرنا منکر کا ہی ساتھہ معروف کے کہا شرف کیا ہی کہا اصطناع عشیرہ واحتمال جریرہ ہی یعنی کنبے کے ساتھہ نیکی کرنا اور اونکے قصور کا متحمل ہونا کہا سماح کیا ہی کہا بذل کرنا عسر ویسر مین کہا لوم کیا ہی کہا مال کا رکھہ چھوڑنا اور آبرو کا خرچ کردینا کہا جبن کیا ہی کہا جرأت کرنا دوست پر اور نکول کرنا دشمن سے کہا غنا کیا ہی کہا راضی رہنا نفس کا اوس پر جو اللہ نے دیا ہی اگرچہ کم ہو کہا حلم کیا ہی کہا پی جانا غصے کا اور قابو رکھنا نفس پر کہا منعت کیا ہی کہا شدت باس ومنازعت اعز الناس کہا ذل کیا ہی کہا گھبرانا وقت صدمے کے کہا کلفت کیا ہی کہا گفتگوی بے فائدہ کہا مجد کیا ہی کہا تاوان دینا اور جرم کا عفو کرنا کہا سرداری کیا ہی کہا جمیل کرنا قبیح چھوڑنا کہا سفہ کیا ہی کہا اتباع دنارت وصحبت غواۃ کہا غفلت کیا ہی کہا ترک مسجد وطاعت مفسد انتہی کہتے تھے بے عقل کو ادب نہین ہوتا اور بی ہمت کو مودت نہین ہوتی اور بی دین کو شرم نہین ہوتی راس عقل یہ ہی کہ لوگون سے

اچھا برتاو کرے آدمی عقل ہی سے ادراک دارین کرتا ہی جو عقل سے محروم ہوا وہ دونون
جہان سے گیا ہلاک لوگون کا تین چیزون مین ہے کبر و حرص و حسد کبر ہلاک دین ہی ابلیس
اسی کبر کی وجہ سے ملعون ہوا حرص دشمن جان ہی آدم اسی کے پیچھے بہشت سے نکالے
گئے حسد برا رائد ہے قابیل نے ہابیل کو اسی حسد کی وجہ سے قتل کیا فرماتے تھے حسن
سوال نصف علم ہی جو سلام سے پہلے کلام کرے اوسکو جواب نہ دو کہا صمت کیا ہی کہا سر عجز
وزین عرض ہی فاعل صمت راحت مین ہی اور جلیس صمت امن مین ہی

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن سزے آید خموشی معنی دارد کہ درگفتن سزے آید

کسی نے کہا ابو ذر کہتے ہین مجھے فقر غنا سے محبوب تر اور سقم صحت سے مرغوب تر ہی کہا اللہ
ابو ذر پر رحم کرے مین یہ کہتا ہون جسنے حسن اختیار خدا پر توکل کیا وہ یہ تمنا نہین کرتا کہ وہ
غیر اوس حالت پر ہو جسکو اللہ نے اوسکے لیے پسند کیا ہی یعنی اللہ جس حال مین رکھے وہی
ٹھیک ہی ارادہ مولی کا ہوتا ہی بندے کا ارادہ کیا ہی اپنے اور اپنے بھائی کی اولاد سے
کہتے تھے علم سیکھو اگر حفظ نکر سکو تو لکھکر گھر مین رکھہ چھوڑو ایکبار عیسی بن مریم کو دیکھا اونسے
کہا مین مُہر بنانا چاہتا ہون اوسپر کیا لکھون کہا لا الٰہ الا اللہ الحق المبین لکھو کہ یہ آخر
انجیل ہے کرامت ایک مرد نے قبر شریف حسن پہ پاخانہ پھیر دیا تھا وہ دیوانہ ہو گیا
کتے کی طرح بھونکتا رہا پھر مر گیا اوسکے بھونکنے کی آواز قبر سے سنائی دیتی تھی اخرجہ
ابو نعیم عن الاعمش حکایت یہ ایسے کریم تھے کہ ایک شخص کو سنا کہ اللہ سے سوال دس ہزار
درہم کا کرتا ہے گھر آکر دس ہزار درہم اوسکو بھیجدیے حکایت ایک مرد نے اپنے

حال کا شکوہ کرکے سوال کیا حسن نے اپنے تحویلدار کو بلا کر حساب لیا پچاس ہزار درہم
نفقات و مقبوضات سے فاضل نکلے کہا پانسو دینار کہان ہین اوسنے کہا میری پاس
ہین کہا حاضر کرو وہ سب دراہم و دنانیر اوس شخص کو دیکر عذر کیا کہ بس اتنا ہی تہا **حکایت**
ابو الحسن مداینی کہتے ہین حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر حج کرنے کو نکلے بعض طریق مین بہوکے
پیاسے ہوئے احمال و اثقال پیچہے رہ گئے تہے ایک اوٹی نظر آئی وہان گئے ایک بڑہیا
تہی اوس سے کہا کچہہ پینے کو ہے کہا ہان اونٹ بٹہال دیے اوسکے پاس فقط ایک چہوٹی
سی بکری تہی کہا اسکا دودہ دوہ کر پی لو چنانچہ ایسا ہی کیا کہا کچہہ کہانے کو ہے کہا یہی بکری
ہے اسکے سوا میرے پاس کچہہ نہین ہے تمکو قسم ہے تم اسکو ذبح کرو مین لکڑی وغیرہ لاتی ہون
کباب بنا کر کہاو چنانچہ ایسا ہی کیا اور اوسکے نزدیک ٹہیرے رہے یہانتک کہ ٹہنڈے
ہوئے جب اوسکے پاس سے کوچ کیا تو اوس سے کہا کہ ہم کچہہ نفر قریش کے ہین ادہر کے
کو جاتے ہین جب ہم صحیح سلامت پہرین تو تو ہمارے پاس آئیو ہم تیرے ساتھہ بہلائی کرینگے
انشاء اللہ تعالی پہر چلے گئے اوس عورت کا خاوند آیا اسنے یہ قصہ اوس سے بیان کیا اوسنے
کہا ویحک تذبحین شاتنا لقوم لا نعرفہم ثم تقولین نفر من قریش یعنی افسوس کی
بات ہے کہ تونے ہماری بکری ایک قوم نا آشنا کے لیے ذبح کردی اور پہر کہتی ہے کہ کچہہ نفر قریش
کی ستہے پہر بعد ایک مدت دراز کے اوس عورت و شوہر کو قحط سالی لگی حاجت سے مضطر ہوکر
مدینے مین آرہے اور لگے اونٹون کی مینگنی بیچنے اوس بڑہیا کا گذر اتفاق سے مدینے کی
بعض گلیون مین ہوا اوسکے ساتہہ اوسکی ٹوکری تہی اوسمین مینگنیان چن چن کر رکہتی تہی

حسن رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے گھر کے بیٹھے تھے اوسپر نگاہ پڑی اوسکو پہچان کر
پکارا اور کہا ای امت اللہ تو مجھے پہچانتی ہی کہا نہین کہا مین بھی تیرا ایک مہمان تھا فلان
روز فلان سال فلان منزل مین کہا بابی انت وامی لیس اعرافک یعنی مین تمکو نہین پہچانتی
کہا مین تجکو پہچانتا ہون پہر غلام کو حکم دیا گوسفندان صدقہ سے ایکہزار بکری خرید کر کے
اور ایکہزار دینار ملا کر اوسکو دیے پہر غلام کے ساتہہ اوسکو پاس اپنے بہائی حسین کے
بھیجا جب غلام اوس عورت کو لیکر پاس اونکے گیا تو حسین نے بھی اوسکو پہچانا اور کہا
بہائی نے اسکو کیا دیا ہی کہا اسقدر اوتنا ہی آپ بہی دیا پہر ہمراہ غلام کے پاس عبد اللہ
بن جعفر کے بھیجدیا جب وہان پہونچے تو اونھون نے بھی پہچانا اور غلام نے کہا کہ حسن
وحسین نے اسکو اتنا دیا ہی کہا واللہ اگر یہ پہلے میرے پاس آتے تو اونکو تکلیف ندیتے
اور حکم دیا کہ دو ہزار بکری اور دو ہزار دینار اسکو دیدو وہ سب لوگون سے زیادہ توانگر
ہوکر پہرے **حکایت** حسن بن سعد عن ابیہ کہتے ہین کہ امام حسن بن علی نے دو عورتونکو
بعد طلاق کے بیس ہزار درہم مع دو مشک شہد بطور متاع دیے ایک نے اون دونون
مین سے جو کہ غالبا حنفیہ تھے یہ کہا **ع** متاع قلیل من حبیب مفارق ۱۲ انتہی من
الفصول المہمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا تہا ای کوفی والو تم اپنی لڑکیان حسن سے نہ بیاہا
کرو یہ ایک مرد مطلاق ہے ایک شخص ہمدانی نے کہا ہم تو بیاہین گے جسکو وہ پسند کرین
رکھین اور جسکو ناپسند کرین چھوڑ دین پہر حسن جس کسی عورت کو جدا کرتے وہ اونکو دوست
رکھتے غرضکہ نوے عورتون سے اونھون نے نکاح کیا تھا دواہ ابن سعد

حکایت حسن سے کہا یہ کیا بات ہی کہ تم کسی سائل کو رد نہین کرتے ہو اگرچہ تمکو فاقہ
ہو کہا مین اللہ سے سائل اور اللہ مین راغب ہون مجھی شرم آتی ہی کہ مین خود تو سائل ہون
اور سائل کو واپس کر دون اور اللہ کی عادت میرے ساتھہ یہ ہی کہ وہ اپنی نعمتون کا مجھپر
افاضہ کیا کرتا ہی اور میری عادت اوسکے ساتھہ یہ ہی کہ مین اوسکی نعمت لوگون کو دیتا ہون
سو مجھے ڈر ہے کہ اگر مین اس عادت کو قطع کر دون تو کہین وہ مادے کو مجھسے نروکدے
حکایت ایکدن حسن بیٹھے تھے ایکمرد نے آکر سوال کیا کہ کچھہ صدقہ دو اونکے پاس
بقدر سد رمق بھی نہ تھا اوسکے رد کرنے سے شرمائے کہا مین تجھکو ایک ایسی بات بتا دون
جس سے تجھے کچھہ ہاتھہ آئے اوسنے کہا وہ کیا ہی فرمایا تو پاس خلیفہ کے جا اوسکی بیٹی
مرگئی ہے وہ رنجیدہ خاطر ہے کسی نے اوسکی تعزیت ابتک نہین کی ہی تو اوسکی تعزیت
اس لفظ سے کر تجھے وہ کچھہ دیگا کہا بتا دو کیا کہون کہا یہ کہہ الحمد لله الذي ستر ھا
بجلوسك على قبرها ولا هتكها بجلوسها على قبرك اوسنے جا کر یہی تعزیت کی اوسکا
حزن دور ہو گیا اسکو کچھہ صلہ دیا اور کہا تجھے خدا کی قسم ہے کیا یہ کلام تیرا ہی یا کسی اور کا
کہا نہین بلکہ فلان کا کلام ہی کہا تو نے سچ کہا وہ معدن کلام فصیح ہین اور حکم دیا کہ ایک صلہ
اور اسکو دو کذا فی الکنز المدفون **حکایت** معاویہ ہر سال حسن کو ایک لاکھ
بھیجتے تھے بعض سنین مین اونہون نے کچھہ نہ بھیجا حسن کو سخت تنگی ہوئی کہا دوات لاؤ
معاویہ کو یاد دلاؤن پھر رک گئے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا اے حسن تو کیسا ہی بیٹے کہا
خیریت سے ہون ای باپ اور تاخیر مال کا شکوہ کیا فرمایا کیا تو نے دوات مانگی تھی کہ تو خط

ایک مخلوق کے جو شل تیرے ہے کچھ سکے کہا ہان اے رسول اللہ مین کیا کرون فرمایا کہہ
اللھم اقذف في قلبي رجاءك واقطع رجائي عمن سواك حتى لا ارجو احدا غيرك
اللھم ما ضعفت عنه قوتي وقصر عنه عملي ولم تنته اليه رغبتي ولم تبلغه مسئلتي
ولم يجر على لساني مما اعطيت احدا من الاولين والآخرين من اليقين فخصني به يا
ارحم الراحمين حسن کہتے ہین واللہ ایک ہفتہ نگزرا تھا کہ معاویہ نے الف الف وخمسمائة
الف بھیجے مینے کہا الحمد لله الذي لا ينسى من ذكره ولا يخيب من دعاه پھر حضرت کو
دیکھا کہا یا حسن کیف انت فقلت بخير يا رسول الله اور مینے یہ قصہ ذکر کیا فرمایا
یا بني هكذا من رجا الخالق ولم يرج المخلوق اوردہ الاجہوری في مشارق الانوار
مجھے یاد آیا کہ میرے باپ حسن بن علی نام نے بھی اپنے ملک آبائی محض اللہ کے لیے چھوڑ دی
تھے اور متوکل محض ہو کر وطن مین بیٹھے رہے تھے دعوت خلق الی اللہ کرتے تھے پس
بس اللہ نے تمام عمر اونکی نہایت فراغ بال سے گزرانی اور عوض اوس قناعت کے مجھکو
اونکی اولاد مین سے معاش یک لک روپیہ سالوار بلکہ زیادہ اس سے مع معاش اولاد عطا
فرمائی وللہ الحمد والمنة اور مجھکو تلاش رزق و آشنائی مخلوق سے بچا لیا خصوصًا اس زمان آخر مین
کہ میسر آنا سد رمق کا اہل علم و دین کو ایک امر محال ہوگیا ہی اور دنیا بلا زور و مکر و فریب
و چستی و چالاکی کے ہاتھ نہین آتی مسامرات مین کہا ہی کہ مرویات حسن رضی اللہ عنہ تیرہ
حدیثین ہین انکے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع تھے رضی اللہ عنہ

تتمہ بیان مین مرض موت و وفات و تعداد اولاد کے

بوعلی فضل بن حسن طبری نے کتاب اعلام الورے مین لکھا ہی کہ جب درمیان انکے
اور معاویہ کے صلح تمام ہوگئی اور حسن مدینے مین آگر رہے اور دس برس گذرے تو
اونکی بی بی جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی نے انکو زہر پلایا چالیس دن تک بیمار رہے
یزید پلید نے جعدہ سے یہ فرمائش کی تہی اور ایک لاکہہ درہم دینے کہے تہے اوس پر
جعدہ نے یہ کام کیا جب حسن کا انتقال ہوگیا جعدہ نے کہلا بہیجا کہ اپنا وعدہ پورا
کرو یزید نے کہا ہمنے تجہکو حسن کے لیے پسند نکیا کیا ہم اپنے لیے تجہکو پسند کرینگے
حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین کہا ہی جب مرض سخت ہوا حسن نے کہا میرا بستر صحن میں
مین نکالو شاید مین ملکوت آسمان یعنی آیات مین تفکر کرون جب باہر لائے کہا اللہم
انی احتسب نفسی عندك فانہا اعز الانفس علی عمرو بن اسحق کہتے ہین مین اور
ایک مرد پاس حسن کے گئے کہ عیادت کرین کہا ای فلان کچہہ مانگ مجہسے کہا واللہ مین نمانگونگا
یہانتک کہ اللہ تمکو عافیت دے اور مین تم سے سوال کرون کہا میرے جگر کا ایک ٹکڑا
گر گیا اور مجہکو کئی بار زہر پلایا گیا لیکن اسکی بار کی طرح نہین پلایا گیا تہا پہر مین دوسرے دن
گیا مینے حسین رضی اللہ عنہ کو اونکے سر کے پاس پایا حسین نے اون سے کہا کہ بہائی تم
کسکو متہم کرتے ہو کہا کیا اسلیے پوچہتے ہو کہ تم اوسکو قتل کرو کہا ہان کہا ان یکن الذی
اظنہ فاللہ اشد باسا واشد تنکیلا وان لم یکن ہو فما احب ان یقتل بی بری
ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب وفات آئی اپنے بہائی حسین سے کہا میری وفات
حاضر ہوئی اور تم سے جدا ہونیکا وقت آیا مین اپنے رب سے ملونگا مین اپنے جگر کو پاتا ہون

کہ پارہ پارہ ہوگیا ہی اور مین پہچانتا ہون کہ یہ بلا کدہر سے آئی ہی مین سامنے اللہ کے مخاصمہ

کرونگا پہر پنجم ربیع الاول سنہ پچاس ہا ۴۹ ہجری کو انتقال کیا وقیل غیر ذالک آ و سعدن مدینے

پر طرف سے معاویہ کے سعید بن العاص والی امر تھے سعید نے نماز جنازے کی پڑہی

اور بقیع مین نزدیک اونکے دادی فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا عمر شریف ۴۷ برس کی تھی

۶ ماہ ۵ یوم خلافت کی ابن خشاب نے کہا گیارہ پسر ایک دختر تھی دختر کا نام فاطمہ اور کنیت

ام الحسن تھی یہ فاطمہ والدۂ محمد باقر بن علی ہین شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان نے ارشاد

مین کہا ہی کہ اولاد حسن بن علی پندرہ ولد تھی مابین ذکر وانثی ایک زید اور اونکی دو خواہر

ام الحسن و ام الحسین انکی مان ام بشیر بنت ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ خزرجیہ تھی دوم حسن

انکی مان خولہ بنت منصور فزاریہ تھی سوم عمر انکی دو بہائی تھے قاسم و عبد اللہ انکی مان ام ولد

تھی یہ تینون سامنے اپنے چچا حسین بن علی کے طف کربلا مین شہید ہوے چہارم عبد الرحمن

انکی مان ام ولد تھی پنجم حسین ملقب باشرم اور انکے بہائی طلحہ اور ان دونون کی بہن فاطمہ

تہین انکی مان ام اسحق بنت طلحہ بن عبد اللہ تھی ششم فاطمہ و ام عبد اللہ و ام سلمہ و رقیہ

دختران حسن امہات اولاد شتی سے تھین یہ سب ۱۵ ہوئے ف شیخ کمال الدین بن طلحہ

کہتے ہین اولاد حسن سے کسی کا عقب نچلا بجز دو شخصون کے حسن و زید انتہی سو زید متولی

صدقات رسول خدا تھے جلیل القدر کریم الطبع طیب النفس کثیر البر اور حسن تھی شعرا نے

انکی مدح کی اور لوگ آفاق سے بطلب بر نزدیک انکے آتے تھے انکا لقب ابلج تہا یہ والد

ہین سیدہ نفیسہ بنت سید حسن انور کے اصحاب سیر نے ذکر کیا ہی کہ جب سلیمان بن عبد الملک

وال امر ہوے تو اونہون سے عامل مدینے کو لکھا کہ اس پروانے کے پہونچنے پر زید بن حسن کو صدقات آنحضرت سے معزول کرکے فلان مرد کو جو اوسکے قوم کا تھا سپرد کر اور اوسکا نام لکھدیا جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوے عامل مدینہ کو لکھا اما بعد زید بن حسن شریف بنی ہاشم و صاحب سہم ہین اس پروانے کے پہونچنے پر بدستور صدقات آنحضرت کے اونکو سپرد کردے اور جو مدد تجہسے چاہین وہ مدد اونکو دے پہلے صدقہ بعد آنحضرت کے دست علی و عباس مین تھا پھر علی اوسپر غالب ہو گئے وہ اونکے ہاتھ مین رہا پھر ہاتھ مین حسن کے پھر حسین کے پھر علی کے پھر حسن بن حسن کے پھر زید بن حسن کے پھر عبداللہ بن حسن کے پھر والی اوسکے بنی العباس ہو گئے انتہی زید کا انتقال سنہ ایکسو بیس مین بعمر نود سال ہوا ایک جماعت شعراء نے اونکا مرثیہ کہا صاحب فصول مہمہ کہتے ہین زید مر گئے اور اونہون نے نہ خود دعوی امامت کا کیا اور نہ کسی اور نے اونکے لیے کیا اونکے گروہ مین سے اور نہ غیر نے شیعہ دو طرح پر ہین ایک امامی دوسرے زیدی امامی کا اعتماد امامت مین نصوص پر ہے اور یہ ولد حسن مین معدوم ہے بالاتفاق اور کسی نے اولاد حسن سے اپنے لیے یہ دعوی نہین کیا کہ کسی طرح کا شک پیدا ہو اور زیدی بعد علی و حسن و حسین کے امامت مین رعایت دعوت و اجتہاد کی کرتے ہین یہ زید بن حسن بنی امیہ سے صلح رکہتے تھے اور اونکی طرف سے متقلد اعمال تھے اور اونکی رای یہ تھی کہ اعدا کی تبعیت کرین اور تالیف و مدارات سے پیش آئین ع

دل دشمنان ہم نکردند تنگ		شنیدم کہ مردان راہ خدا

کہ با دوستانت خلافست وجنگ		ترا کے میسر شود این مقام

سو یہ نزدیک زیدیہ کے علامات امامت سی خارج ہی اور زید بہرحال امامت سی باہر
ہین انتہی رہے حسن بن حسن ملقب بمثنی سو وہ ایک مرد جلیل مہیب فاضل رئیس ورع
زاہد تھے اور متولی تھے صدقات علی بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہم اجمعین **ف**
فصول مہمہ و اغانی مین ذکر کیا ہی کہ حسن بن حسن نے اپنے چچا حسین کو پیغام منگنی کا بھیجا
ایک دختر کے دو دختروں مین سی دیا فاطمہ و سکینہ حسین نے کہا اختر یا بنی احبہما الیک
حسن نے شرما کر کچھ جواب ندیا حسین نے کہا بیٹے تیرے لیے فاطمہ کو اختیار کیا ہے
یہ اپنی مان فاطمہ بنت رسول سے زیادہ تر اشبہ ہی پھر اونکی شادی فاطمہ سے کر دی
حسن بن حسن ہمراہ اپنے عم حسین کے طرف کربلا مین حاضر تھے جب حسین شہید ہوے
اور باقیماندہ قید ہوگئے اونمین ایک یہ بھی تھے اسماء بن خارجہ نے آکر انکو قیدیون مین
سے چھین لیا اور کہا واللہ یہ پاس ابن خولہ کے ہرگز نجائیگا انتقال حسن بن حسن کا ۹۰ھ مین
بعمر ۸۵ سال ہوا انکے بھائی زید زندہ تھے حسن نے اپنے بھائی مادری ابراہیم بن محمد بن طلحہ
کو وصیت کی انکی بی بی فاطمہ بنت حسین علیہ السلام نے قبر حسن بن حسن پر خیمہ لگایا وہ قائمۃ
اللیل صائمۃ النہار تھین اور جمال مین مشابہ حور عین تھین جب شروع سال ہوا اپنے غلامون
سے کہا کہ جب اندھیرا رات کا ہو تو اس خیمے کو اوکھاڑ لو جب تاریکی شب مین اوسکو اوکھیڑا
ایک قائل کو سنا کہتا ہی ہل وجدوا ما فقدوا دوسرے نے جواب دیا بل یئسوا فانقلبوا
انتہی انکی نسل انکی پانچ اولاد سے باقی رہی عبد اللہ محض و ابراہیم قمر و حسن مثلث انکی مان

یہی فاطمہ بنت حسین تہین اور داود وجعفر انکی مان ام ولد حبیبہ نام تہی کذا فی بحر الانساب میرا نام صدیق حسن ہے اس نام مین احاطہ خلافت راشدہ کا آغاز سے تا انجام ہوتا ہے اللہ تعالے مجھکو توفیق اتباع صدیق وحسن رضی اللہ عنہما کی ظاہرًا و باطنًا بخشے وما ذلک علیہ بعزیز وختم اللہ لنا بالحسنی ؎

ذکر مناقب سیدنا حسین سبط رضی اللہ عنہ

ولادت انکی مدینے مین پنجم شعبان سنہ چار ہجری کو ہوئی تہی پچاس رات بعد ولادت حسن سے انکا حمل فاطمہ علیہا السلام کو رہ گیا تہا ھکذا اصح النقل فی ذلک حضرت نے انکی تحنیک اپنے آب دہن سے کی اور کان مین اذان دی اور دہن مین آب دہن ڈالا اور دعا دی اور ساتوین دن حسین نام رکہا اور ایک گوسفند سے عقیقہ کیا اور فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ اسکا سر منڈا کر برابر بالون کے چاندی صدقہ کرو جسطرح کہ عقیقہ حسن مین کیا تہا انکی کنیت فقط ابو عبد اللہ ہے اور لقب رشید وطیب وزکی ووفی وسید ومبارک وتابع لمرضاۃ اللہ وسبط ہے اشہر القاب زکی ہے اور اعلی القاب رتبے مین وہ لقب ہے جو حضرت نے انکو اور حسن کو دیا تہا کہ سیدا شباب اھل الجنۃ اسی طرح سبط کیونکہ فرمایا ہے حسین سبط من الاسباط یہ اشبہ خلق تہے ساتہہ حضرت کے ناف سے تا کعب یحیی بن الحکم اور ایک جماعت انکی شاعر تہی آسعد ہجری انکے بواب تہے نقش خاتم یہ تہا کہ لکل اجل کتاب یزید بن معاویہ وعبید اللہ بن زیاد انکے معاصر تہے مرویات انکی آٹھہ حدیثین ہین حدیث یعلی عامری مین فرمایا ہے حسین منی

وانا من حسین اللهم احب من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواه الحاکم
وصححه جابر بن عبداللہ کا لفظ سمعا فعنا یہ ہے من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنة
وفی لفظ الی سید شباب اہل الجنة فلینظر الی الحسین بن علی رواہ ابن حبان
وابن سعد وابو یعلی وابن عساکر ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت مسجد مین بیٹھے اور کہا لکع
کہان ہی حسین آکر گود مین گر پڑے اور انگلیان داڑہی مین ڈالدین حضرت نے دہن حسین کہولکر
اپنا دہن اونکے دہن مین دیا پہر کہا اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه رواہ
خیثمه بن سلیمان دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ مینے حضرت کو دیکہا کہ حسین کا لعاب چوستے تہے
جسطرح کہ کوئی دانہ کہجور کو چوستا ہی رواہ ابوالحسن بن الضحاک زید بن ابی زیاد کہتے ہین
حضرت گہر سے عائشہ کے نکلے اور خانہ فاطمہ پر گذرے حسین کی آواز سنی کہ روتے ہین
فرمایا الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی ابن عمر سے ایک مرد نے سوال خون پشہ کا کیا کہا تو کون ہے
کہا ایک مرد ہون اہل عراق سے کہا اسکو دیکہو یہ مجہسے سوال خون پشہ کا کرتا ہی اور عراقیون نے
ابن رسول اللہ کو قتل کر ڈالا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے هما ریحانتای من الدنیا رواہ
البخاری والترمذی ام الفضل بن عباس کہتے ہین مین پاس حضرت کے گئی اور مینے کہا اے
رسول خدا مینے آجکی رات ایک خواب ناخوش دیکہا ہی فرمایا وہ کیا ہی کہا مینے دیکہا ہی کہ ایک
ٹکڑا آپکے بدن کا کاٹ کر میری گود مین رکہدیا ہی فرمایا تونے اچہا خواب دیکہا ہی فاطمہ لڑکا
جنیگی وہ تیری گود مین ہوگا پہر حسین پیدا ہوے وہ میری گود مین آئے جسطرح حضرت نے
کہا تہا مین اونکو لیکر پاس حضرت کے گئی اور آپکی گود مین رکہدیا مجہسے ذرا سا التفات

واقع ہوا کہ اتنے مین مینے دیکھا کہ حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو بہتے تھے مینے کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ ما یبکیک یعنی آپ کیون روتی ہین فرمایا جبرئیل نے آکر مجھکو خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو عنقریب قتل کر ڈالیگی اور میرے پاس لال مٹی لائے ام سلمہ کہتی ہین جبرئیل پاس حضرت کے تھے اور حسین میرے ساتھہ مین حسین سے غافل ہوگئی وہ پاس حضرت کے چلے گئے حضرت نے اونکو پکڑکر اپنے زانو پر بٹھال لیا جبرئیل نے کہا ای محمد کیا تم اسکو چاہتے ہو کہا ہان کہا سُن لو تمھاری امت اسکو عنقریب قتل کر ڈالیگی تم چاہو تو مین خاک اوس زمین کی تمکو دکھا دون جہان یہ قتل کیا جائیگا پہر اپنا پر طرف اوس مین کے پہیلایا اور وہ زمین دکھلائی جسکو کربلا کہتے ہین وہ سرخ مٹی طف عراق کی تہی **تنبیہ** طف بفتح طا وتشدید فا ایک جگہہ ہی باہر کوفے سے جمع طفوف یہ جگہہ اونچی زمین عرب کی ہے ریف عراق پر اور طف جانب و شاطی کو بہی کہتے ہین مجمع البحرین مین کہا ہی طف ساحل بحر وجانب بر اسی وہ طف ہی جہان امام حسین شہید ہوے آور سکو طف اسلیے کہتے ہین کہ وہ ایک طرف بر ای متصل فرات کے ہے اخذ عبد العزیز جنابذی نے کتاب معالم العترة الطاہرہ مین روایت کیا ہی کہ اصبغ بن نباتہ نے کہا ہم ایک سفر مین ہمراہ علی رضی اللہ عنہ کے تھے ہمارا گذر زمین کربلا پر ہوا علی نے کہا یہ ہی جگہہ اونکی نشست رکاب و وضع رحال کی اسی جگہہ اونکا خون بہایا جاویگا ایک گروہ آنحضرت کی امت کا اس جگہہ قتال کریگا اوپر آسمان و زمین روئے گا ؁

فصل نکلنے مین امام حسین کے طرف عراق کے

ابو عمرو نے کہا جب غرۂ رجب سنہ ۶۰ھ مین معاویہ کا انتقال ہوا اور خلافت یزید کو ملی اور مدینے
مین ولید بن عتبہ کو حکم آیا کہ اہل مدینہ سے بیعت لو تو وقت شب کے حسین بن علی و عبد اللہ بن زبیر
کو بلا کر کہا کہ تم بیعت کرو اونہون نے کہا ہمسے آدمی چھپکر بیعت نہین کرتے و لکن ہم سب کے
سامنے بیعت کرینگے کل صبحکو اور اپنے گھر چلے آئے اور اوسی رات طرف مکے کے روانہ
ہوگئے وہ رات شب یکشنبہ تھی ماہ رجب سے دو راتین باقی تھین حسین شعبان رمضان شوال
ذوالقعدہ مکے مین ٹھیرے اور دن ترویہ کے یعنی ہشتم ذیحجہ کو بارادہ کوفہ نکلے ذکرہ ابن
عبد البر فصول مہمہ مین کہا ہے کہ جب اہل کوفہ کو یہ خبر پہونچی کہ معاویہ کا انتقال ہو گیا اور حسین
و ابن عمر و ابن الزبیر نے بیعت نہین کی اور حسین مکے کو چلے آئے اور وہین اوترے اور ٹھیرے
ہوے ہین تو شیعہ گھر مین سلیمان بن صرد کے کوفے مین فراہم ہوے اور ذکر مسابقہ حسین کا
اور اونکے مکے مین چلے آنے کا کیا اور کہا ہم اونکو خط لکھین کہ وہ یہان کوفے مین چلے آئین
چنانچہ ایک خط لکھکر ہاتھہ قاصدین کے بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم للحسین بن علی امیر
المؤمنین من شیعتہ و شیعۃ ابیہ رضی اللہ عنہما اما بعد فان الناس منتظرون لک
لا رأی لهم فی غیرک فالعجل العجل یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان
یجمعنا علی الحق و یؤید بک الاسلام بعد اجزل السلام و اتمہ علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ
حسین رضی اللہ عنہ نے اونکو یہ جواب لکھا کہ اما بعد فقد وصلنی کتابکم و فہمت ما اقتصصتہ
ارائکم و قد بعثت الیکم اخی و ثقتی و ابن عمی مسلم بن عقیل و سا قدم علیکم فی
اثرہ ان شاء اللہ تعالی پھر مسلم کو ہمراہ اونکے قاصد کے روانہ کیا جب مسلم کوفے مین پہونچے

شیعہ پاس اونکے جمع ہوے انہون نے بیعت حسین کی اونسے لی یہ خبر نعمان بن بشیر
والی کوفہ کو پہونچی نعمان نے یزید بن معاویہ کو لکہا یزید نے علی الفور عبید اللہ بن زیاد کو
طرف کوفے کے روانہ کیا ابن زیاد جب قریب کوفے کے پہونچا صورت بدلکر رات کو
داخل کوفہ ہوا اور لوگون کے خیال مین یہ وہم ڈالا کہ گویا امام حسین آئے ہین اور طرف سے
بادیہ کے زیّ اہل حجاز مین داخل ہوا جس گروہ پر اوسکا گذر ہوتا وہ گمان کرتے کہ یہ حسین
ہین اور کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم اور یہ اونسے کچہہ بات نکرتا
اوسکو لوگون کا خوش ہونا حسین سے برا لگا اور اوسپر یہ حال کہلگیا قصد کیا کہ دار الامارہ مین
داخل ہو دیکہا کہ نعمان اور اوسکے اصحاب نے دروازہ بند کر رکہا ہے یہ اسلیے کہ نعمان کو
بہی یہی گمان ہوا کہ ابن زیاد حسین ہے ابن زیاد نے چلا کر کہا دروازہ کہولو برکت ندے
اللہ تم مین اور نہ تم جیسے لوگ زیادہ کرے جب اوسکی آواز پہچانی کہا یہ تو ابن مرجانہ ہے
اوتر کر دروازہ کہولدیا ابن زیاد داخل قصر امارت ہوا اور رات بسر کی صبح کو سب لوگ
جمع کیے فصال وجال وقال واطال اور ایک جماعت اہل کوفہ کو قتل کر ڈالا اور حیلہ
کرکے مسلم بن عقیل پر بہی کامیاب ہوا اور مسلم کو پکڑ کر قتل کر ڈالا ادہر امام حسین علیہ السلام
بعد روانگی مسلم کے مکے مین زیادہ نٹہیرے بلکہ طیاری کر کے اونکے بعد ہی روانہ ہوے
انکے ساتہہ سارے اہل و ولد و خاصہ و حواشی انکے تہے اور وہ لوگ جو کہ انسے تعلق
رکہتے تہے عمر بن الحرث بن ہشام مخزومی نے انکے پاس آکر کہا کہ مین تمہارے پاس
ایک کام کو آیا ہون اور چاہتا ہون کہ بطور خیر خواہی تم سے ذکر اوسکا کرون سو اگر تم

مجھکو اپنا خیر خواہ جانو تو مین کہون اور جو حق مجھپر واجب ہی وہ ادا کردون اور اگر یہ گمان
کرو کہ مین ناصح نہین ہون تو پھر مین جو بات کہا چاہتا ہون اوس سے باز رہون امام نے
فرمایا کہو اوسنے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ تم ارادہ عراق کا رکھتے ہو اور مجھے تمپر ڈر
لگتا ہی کہ تم ایسے شہر مین جاؤ جہان یزید کے عمال و امرا ہین اور اونکے پاس بیت المال
ہین اور لوگون کا حال یہ ہی کہ وہ بندۂ درہم و دینار ہین مجھے تمپر اس امر کا امن نہین ہے
کہ جن لوگون نے تمسے وعدہ نصر کا کیا ہی کہین وہی تمسے مقاتلہ کرین اور جنکو تم دوست
ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو تم سے لڑین وہی ہمراہ تمھارے مقاتلین کے ہو جائین جبکہ
وہ مال صرف کرین اور طمع دنیا مین پڑین حسین نے فرمایا اللہ تجھکو جزای خیر دے تو نے
اچھی نصیحت کی ای ابن عم تم نصیحت کر چکے اور تمنے عقل کی بات کہی اور ناطق بہوی نہین
ہوئی لکن جب کوئی بات پیش آئیگی تو مین یا تو تمھاری رای پر چلونگا یا اس رای کو ترک کردونگا
تم میرے نزدیک مشیر محمود و ناصح عزیز ہو بعد اسکے ابن عباس اور ایک جماعت اہل حکمت
و تجربہ و معرفت بالامور آئے اور کہا لوگ یہ گپ لگاتے ہین کہ تم عراق کو جاتے ہو سو کیا یہ
سچ ہی کہا ہان مینے عزم بالجزم کر لیا ہی کہ مین امروز فردا مین طرف کوفے کے جاکر اپنے ابن عم
مسلم سے جا ملون انشاء اللہ تعالی ابن عباس اور اونکے ہمراہیون نے کہا نعیذ لک
باللہ من ذلک بھلا اگر تم ایسی قوم کے پاس جاتے ہو کہ جنھون نے اپنے امیر کو قتل کر ڈالا ہے
اور اوسکے بلاد خضبط کر لیے ہین اور اپنے دشمنون کو نکال دیا ہی سو اگر اونھون نے یہ کام
کیا ہی تو تم جاؤ اور اگر وہ تمکو بلاتے ہین اور اونکا امیر قائم ہی اور اونپر قاہر ہی اور اون سے

خروج لیتا ہی تو یہ بلانا اونکا محض جنگ کے لیے ہے اور ہمکو تمپر امن نہین کہ وہ تمکو دہوکا
دین اور جھٹلائین اور بے مدد چہوڑ دین اور تمھارے پاس اکر جمع نہون تو اس صورت مین وہی
تمپر اشد ناس ہونگے حسین نے کہا مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سے پہر دیکہون کیا ہوتا ہے
ابن عباس وغیرہ وہان سے باہر آے اتنے مین ایک خط پاس حسین کے مدینے سے آیا وہ
عبداللہ بن جعفر اور اونکے ہر دو فرزند عون ومحمد اور سعید بن العاص اور ایک جماعت اہل مدینہ
کی طرف سے تہا سبنے یہی مشورہ دیا تہا کہ تم عراق کو نجاؤ یہ سب ایک طرف رہا اور قضا غالب
آئی امام نے کچھ پروا اس روک ٹوک کی نکی لیقضی اللہ امرا کان مفعولا پہر ابن زبیر
آئے اور ایک ساعت نزدیک حسین کے بیٹھے اور باتین کرتے رہے پہر کہا مجھے خبر دو
کہ تمھارا کیا ارادہ ہی تم کیا کرنا چاہتے ہو مینے سنا ہی کہ تم عراق کو جاتے ہو کہا ہان میرا جی
مجھے کوفہ جانے کو کہتا ہی کیونکہ ایک جماعت نے میرے شیعہ واشراف مردم مین سے
مجہکو خط لکہا ہی اور مجھے آمادہ کیا ہی کہ مین پاس اونکے جاؤن اور مجھے وعدہ نصر وقیام
کا ہمراہ میرے کیا ہے کہ ہم جان ومال سے حاضر ہین اور مینے اونسے یہ وعدہ کیا ہے
کہ مین پاس تمھارے پہونچونگا اور اب مین اللہ سے استخارہ کرتا ہون ابن زبیر نے کہا اگر تمھارے
سے شیعہ میرے شیعہ ہوتے تو مین کبہی اون سے عدول نکرتا پہر ڈرے کہ کہین مجہکو متہم نکرین
تب یہ کہا اگر تمھارے خیال مین آئے تو تم اسی جگہ حجاز مین ٹہیرو اور امیر بنو ہم تمھارے
ساتھ ہونگے اور تم سے بیعت کرینگے اور تمکو مدد دینگے اور تمھاری خیرخواہی بجا لائین گے
امام نے فرمایا میرے باپ نے مجھسے کہا تھا کہ یہان ایک مینڈھا ہوگا جسکی وجہ سے حرمت

اس گھر کی حلال ہو جائیگی مین نہین چاہتا کہ وہ کبش مین ہی ہون واللہ اگر مین مکے سے ایک
بالشت باہر جا کر قتل ہون تو یہ دوست تر ہی مجھکو اس سے کہ مین اندر مکے کے مارا جاؤن
ابن زبیر وہان سے اوٹھکر چلے آئے امام حسین نے اپنے خواص سے جو اونکے پاس تھے
یہ بات کہی کہ اس شخص یعنی ابن الزبیر کے نزدیک کوئی شی اس سے زیادہ دوست تر نہین ہی کہ
مین حجاز سے باہر نکل جاؤن اور یہ جانتا ہی کہ لوگ کسیکو برابر میرے نہین جانتے ہین جبتک
کہ مین یہان ہون لہذا یہ چاہتا ہی کہ مین یہان سے نکل جاؤن تو وہ میدان خالی پاسے
جب دوسرا دن ہوا تو ابن عباس پھر دوبارہ آئے اور کہا اے ابن عم مین ہر چند صبر کرتا ہون
لکن نہین ہو سکتا مجھکو تیرا اس وجہ سے خوف ہلاک و استیصال کا ہی اہل عراق اہل غدر ہین تم
ہرگز اونکو ماموں نسمجھو اور تم اسی خانۂ بزرگ مین رہو کہ تم سید اہل حجاز ہو اور اگر اہل عراق
تمکو چاہتے ہین جیسا کہ اونکو زعم ہی تو تم اونکو لکھ بھیجو کہ وہ وہان کے عامل کو نکال دین پھر
تم وہان جاؤ اور اگر تمھاری سمجھ مین آئے تو تم یمن کو چلے جاؤ کہ وہان حصون و شعوب
ہین یعنی قلعے اور دروہای کوہ اور وہ ایک لنبی چوڑی زمین ہی اور تمھارے باپ کے
وہان بہت شیعہ ہین تم وہان کنارہ کش ہو کر رہو اور لوگون کو خط لکھو اور وہ تمکو لکھین
مجھے امید ہی کہ جو تم چاہتے ہو وہ کشائش تمکو حاصل ہو گی حسین نے کہا اے ابن عم مین
جانتا ہون کہ تم ناصح مشفق ہو ولکن مین نے عزم بالجزم اپنی روانگی کا اوسطرف کر لیا ہے
ابن عباس نے کہا اچھا اگر جاتے ہی ہو تو تم اپنی مستورات کو نہ لیجاؤ اور نہ ان بچون کو
کہا مین انکو چھوڑ نہین سکتا تب ابن عباس نے کہا واللہ اگر مین جانون کہ مین تمھارا ناصیہ

پکڑون اور تم میرا ناصیہ پکڑو یہانتک کہ لوگ جمع ہو جائین اور تم میرا کہنا مانکر یہان ٹھیر جاؤ
تو مین یہی کام کرون یہ کہکر وہ چلے آئے اور کہا تمنے آنکھہ ابن الزبیر کی حجاز سے نکل کر
ٹھنڈی کردی جب ابن عباس پاس سے حسین کے نکلے راہ مین اونکو ابن الزبیر ملگئے کہا
اے ابن عم تمہارے پیچھے کیا ہے کہا وہ چیز ہے جو تمہاری آنکھہ ٹھنڈی کرے حسین عراق کو
جاتے ہین اور تمکو اور حجاز کو مخلی بالطبع چہوڑتے ہین غرضکہ روز سہ شنبہ دن ترویہ کے یعنی
ہشتم ذیحجہ سنہ ۶۰ کو حسین مکے سے باہر نکلے ہمراہ اونکے ۸۲ مرد اونکے اہل بیت و شیعہ
وموالی مین سے تھے جب صفاح مین پہونچے فرزدق شاعر سے ملاقات ہوئی اونسے اوترکر
سلام کیا اور کہا اعطاك الله سولك وبلغك ما مولك في جميع ما تحب یعنی اللہ تمہاری
مراد حسب دلخواہ عطا کرے حسین نے کہا اے ابا فراس تم کدہر سے آتے ہو کہا کوفے سے
کہا لوگون کا حال بیان کرو کہا ہان تم نے واقف کار سے پوچہا دل لوگون کے تمہارے
ساتہہ ہین اور تلوارین اونکے ساتہہ بنی امیہ کی ہین اور قضا آسمان سے اوترتی ہے
اور اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہمارا رب ہر دن ایک دہندے مین ہے حسین نے کہا تو سچا ہے
الامر لله يفعل ما يشاء والله سبحانه كل يوم هو في شأن پہر حسین اوسکو چھوڑ کر
روانہ ہوئے یہانتک کہ اوس پانی تک پہونچے جو قریب حاجر تہا وہان دیکہا کہ عبد اللہ
بن مطیع پانی پر نازل ہے باہم ملاقات و سلام و معانقہ ہوا اونسے کہا اے ابن رسول اللہ
آپ کیسے آئے فرمایا بقصد کوفہ کہا کیا مینے پہلے اس سے آپکو نہ کہا تہا اور اس طرف
آنے سے منع نکیا تہا مین تمکو اللہ کی یاد دلاتا ہون حرمت اسلام مین کہ تم اوسکا ہتک

نکرو اور قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی حرمت قریش و ذمہ عرب مین واللہ اگر تم وہ چیز مانگو گے
جو ہاتھ مین بنی امیہ کے ہے تو وہ تمکو مار ڈالینگے اور اگر اونھون نے تمکو قتل کر لیا
تو پھر بعد تمہارے وہ کسی سے خوفناک نہونگے واللہ یہ حرمت اسلام و حرمت قریش
و حرمت عرب ہے فاللہ اللہ لا تفعل ولا تأتی الکوفة ولا تعرض نفسك لبنی امیة
حسین نے نمانا مگر سیدہا جانا طرف کوفے کے پہر پانی پر سے کوچ کر کے آگے چلے اور
ثعلبیہ تک پہونچے جب وہان اوترے خبر قتل مسلم بن عقیل کی آئی کہ وہ کوفے مین
مارے گئے تب اونکے بعض اصحاب نے کہا ہم تمکو اللہ کی قسم دیتے ہین کہ تم اپنے اس قصد
سے رجوع کرو کوفے مین کوئی تمہاری مدد نکریگا اور ہم ڈرتے ہین کہ وہ تمپر ہون نہ تمہارے
لیے تب بنو عقیل اوچھل پڑے اور کہنے لگے کہ واللہ ہم ہرگز واپس نجاوینگے یہانتک کہ
اپنا عوض لین یا مسلم کی طرح مارے جائین حسین نے کہا لا خیر لی فی الحیاۃ بعدکم پھر
وہان سے کوچ کیا زبالہ تک پہونچے حسین جس پانی پر سیاہ عرب سے اور جس قبیلہ پر قبائل
عرب سے گذرتے وہان کے لوگ ہمراہ اونکے ہو جاتے زبالہ مین اونکو خبر ملی کہ عبد اللہ بن
یقطر برادر رضاعی اونکے مارے گئے انکو امام نے اثنا راہ سے پاس مسلم بن عقیل کے واسطے خبر لانے
کے بھیجا تھا کہ کوفے کا حال دریافت کر لائین لشکر ابن زیاد نے اونکو قادسیہ میں پکڑ لیا اور جو خطوط اونکے
ساتھ تھے وہ گرفتار کر لیے اور اونکو قتل کر ڈالا جب یہ خبر حسین کو پہونچی کہا ہمارے شیعہ نے ہمکو
چھوڑ دیا پھر کہا ای لوگو جسکو پھر جانا ہو وہ پھر جاوے ہماری طرف سے کچھ ذمہ اوسپر نہین ہے اور نہ کچھ لوم
اعراب یمین و شمال کو چلدیے یہانتک کہ فقط امام کے اصحاب باقی رہ گئے جو ہمراہ اونکے مکے سے

نکلے تھے حسین نے یہ کام اسلیے کیا کہ اونکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ لوگون کا یہ گمان ہے
کہ وہ ایسے شہر کو جاتے ہین جہان کے آدمی اونکے مطیع ہین اور وہ شہر بغیر
حرب و ضرب کے انکے ہاتھ آجائیگا لڑائی بھڑائی کچھہ نہوگی لہذا یہ چاہا کہ اونکو جتلا دین کہ
وہ کہان جاتے ہین پھر روانہ ہوکر بطن عقبہ پر اوترے ایک مرد مشایخ عرب سی پاس
اونکے آیا اور کہا مین تمکو اللہ کی سوگند دیتا ہون کہ تم پھر جاو واللہ یہ قدوم تمہارا نہین ہے
مگر نوک سنان و تیزی سیوف پر کیونکہ یہ لوگ جنھون نے تمہارے پاس قاصد بھیجے ہین اور تمکو
بلایا ہی اگر تمکو کفایت مئونت قتال کرین اور امور کو تمہارے لیے پامال بنائین اور تم
بغیر حرب وہان پہونچ جاو تو یہ رای درست ہی لکن اس حالت پر جسکو ہم دیکھتے ہین ہماری رای
نہین ہی کہ تم وہان جاو حسین نے کہا جو کچھہ تو کہتا ہی وہ مجھپر مخفی نہین ہی ولکن مین محتسب
ہون حتی یقضی اللہ امرا کان مفعولا پھر طرف کوفے کے کوچ کیا جب کوفے تک
مسافت دو مرحلہ کی رہگئی ایک شخص حر بن یزید ریاحی آیا اوسکے ہمراہ ہزار سوار اصحاب
ابن زیاد کے تھے سب ہتھیار باندھے ہوئے حسین علیہ السلام سے کہا ابن زیاد نے مجھکو
بطور جاسوس کے تمپر بھیجا ہی اور کہدیا ہی کہ اگر تو اونکو پائے تو نچھوڑنا یا لے آنا اور مین واللہ
کارہ ہون اس بات سی کہ اللہ تعالی مجھکو تمہاری کسی شے مین مبتلا کرے ہان اتنی بات ہی
کہ مینے بھی بیعت قوم کی لی ہے حسین نے فرمایا مین اس شہر مین نہین آیا یہانتک کہ اہل بلد
کے خطوط مجھکو پہونچے اور اونکے قاصد آے مجھے بلانے کو اور تم اہل کوفہ مین سے ہو
پس اگر تم اپنی بیعت و قول پر جو خطوط مین لکھا ہی قائم رہو تو مین تمہارے شہر مین داخل ہون

ورنہ جہان سے آیا ہون وہان پھر کر چلا جاؤن حر نے کہا واللہ مجھکو کچھ خبر اس حال کی نہین

ہے اور نہ علم کتب و رسل کا ہی کہ اہل بلد نے کیا لکھا اور کسکو بھیجا رہا مین سو اسوقت واپس

جانا میرا کوفے کو ممکن نہین ہی رہے تم سو کوئی اور راہ اختیار کرکے جہان چاہو چلے جاؤ

اور مین ابن زیاد کو لکھے بھیجتا ہون کہ حسین کسی اور رستے سے نکل گئے مجھے نہین ملے اور

مین تمکو خدا کی قسم تمھارے بارے مین دیتا ہون اور جو کہ تمھارے ساتھ ہین اونکے بارے

مین تب حسین نے وہ رستہ چھوڑکر دوسرا رستہ اختیار کیا اور طرف حجاز کے پھرے اور

مع اپنے اصحاب کے ساری رات چلے جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ حُر بن یزید اپنے لشکر سمیت

اونکے ہمراہ ہی حسین نے کہا یہ کیا بات ہی اور تم کیسے آئے کہا پاس ابن زیاد کے میری

سعایت ہوئی اور مجھپر اوسکی طرف سے ایک جاسوس مقرر ہی اوسنے مجھے خط لکھا ہی اور

تمھارے بارے مین مجھکو سخت ملامت و سرزنش کی ہے اور لکھا ہی کہ تو نے حسین کو

پاکر چھوڑ دیا تو اونکو دیکھتا رہ اور اونکو نہ چھوڑ یہانتک کہ تیرے پاس جیوش و عساکر پہونچین

اب میرے لیے کوئی راہ تمھاری مفارقت کی باقی نہین ہی تب حسین اوتر پڑے اور

اوس زمین مین جہان صبح کی تھی ٹھہر گئے اور پوچھا یہ کون جگہہ ہی کہا کربلا ہے وہ دن

چہارشنبے کا دن اور ہشتم محرم سنہ ۶۱ تھا فرمایا ھذہ کربلا موضع کرب و بلا ھذا

مناخ رکابنا ومحط رحالنا ومقتل رجالنا اور حر نے ابن زیاد کو لکھا کہ حسین نے بیچ

کربلا مین نازل ہوے ہین اوسنے ایک خط انکے نام اس مضمون کا تحریر کیا کہ اما بعد

فان یزید بن معاویۃ کتب الی ان لا تغمض جفنک من المنام و لا تشبع بطنک

من الطعام اما ان یرجع الحسین الی حکمی او نقتله والسلام جب یہ خط پاس حسین
علیہ السلام کے پہونچا اوسکو پڑہ کر ہاتھ سے ڈالدیا اور قاصد سے کہا کہ میرے پاس اسکا کچھہ
جواب نہین ہی جب قاصد پہر کر پاس ابن زیاد کے آیا اور یہ خبر کہی تو ابن زیاد کو سخت غصہ
آیا اور جموع جمع کیے اور فوجین طیار کین اور عمر بن سعد کو سپہ سالار بنایا یہ ریّ واعمال ریّ
کے والی تہے عمر نے اپنے نکلنے سے واسطے قتال حسین کے اور اپنی سپہ سالاری سے
لشکر پر معافی چاہی ابن زیاد نے کہا یا تو تم لڑنے کو جاؤ یا ہمارے عمل سے خارج ہو تب عمر
بن سعد طرف حسین کے نکلے اور ابن زیاد نے کچھہ کچھہ مدد جیوش کے پاس اونکے بہیجنا شروع
کی یہانتک کہ پاس عمر کے ایکہزار مقاتل مابین فارس و راجل یعنی سوار و پیادہ جمع ہو گئے اور
سب سے پہلے ہمراہ عمر کے شمر بن ذی الجوشن ایک خیل کثیر مین نکلا پہر سب روانہ ہو کر شاطی فرات
پر آ اوترے اور درمیان حسین اور آب فرات کے حائل ہو گئے اوسوقت حسین پر اور اونکے
اصحاب پر امر تنگ ہوا اور سب کے سخت تشنہ ہوے حسین کے ساتھ ایک مرد اہل زہد و
ورع مین سے تہا اوسکو یزید بن حصین ہمدانی کہتے تہے اوسنے کہا ای ابن رسول اللہ مجہکو
اجازت دو کہ مین پاس عمر بن سعد سپہ سالار لشکر کے جاؤن اور در بارۂ آب گفتگو کرون
شاید وہ باز آسے امام نے اوسکو اجازت دی وہ پاس عمر کے گیا اور پانی کے بارے مین
گفتگو کی اوسنے نا نا اور کچھہ جواب ندیا تب اوس شخص نے کہا ھذا ماء الفرات یشرب منه
الکلاب والدواب وتمنعه ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم و
اولاده واهل بیته والعترة الطاهرة یموتون عطشا وقد حلت بینهم وبین الماء

یزید بن حصین ہمدانی

ونزعہ انک تعرفنا اللہ و رسول تب عمر بن سعد نے اپنا سر نگون کرکے کہا کہ ای ابا ہمدان
مین نہین جانتا تھا کہ تو کیا کہتا ہی پہر کہا مین اپنے نفس کو نہین پاتا کہ وہ ترک ملک ری کا سیرے
غیر کے لیے قبول کرے اوسوقت یزید بن حصین ہمدانی پاس حسین کے پہر آئے اور مقالہ ابن سعد
کی خبر دی حسین نے اوسوقت یقیناً معلوم کرلیا کہ قوم سب سے لڑے نرہیگی تب اپنے اصحاب کو
حکم دیا کہ ایک مغاک مشابہ خندق کھودین اور فقط ایک جہت کھلی رکھین جسطرف سی کہ قتال
ہو پہر لشکر ابن زیاد واسطے مقاتلہ حسین علیہ السلام کے باہر نکلا اور ہر جانب سی اونکو گھیر لیا
اور اصحاب حسین مین تیغ رانی شروع کی اور تیر باران ہونے لگی اور وہ بہی لشکر والون سے
لڑتے رہے یہانتک کہ اصحاب حسین مین زیادہ پچاس آدمی سے مارے گئے تب حسین علیہ
السلام نے چیخ کر کہا اما ذاب یذب عن حریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم
تب حر بن یزید ریاحی جو طرف سی ابن زیاد کے حسین پر جاسوس مقرر ہوا تھا لشکر عمر بن سعد
سے گھوڑے پر سوار باہر نکلکے آیا اور کہا ای ابن رسول اللہ مین سب سی پہلے جاسوس ہوکر تمھارے
پاس آیا تہا اور مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ نوبت اس حال تک پہونچیگی اور اسدم مین تمھاری حزب
اور انصار مین ہون مین مقاتلہ کرونگا سامنے تمھارے یہانتک کہ مارا جاؤن مجھکو اس فعل سے
امید تمھارے جد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت کی ہی پہر یہانتک سامنے اونکے لڑا
کہ مارا گیا جب اصحاب حسین فنا ہوگئے اور سب کے سب مقتول ہوے اور امام عالیمقام اکیلے
رہ گئے تب امام نے خود اونپر حملہ کیا اور بہت سی ابطال و رجال کو قتل کیا اور صحیح سلامت
اپنے موقف مین نزدیک حریم کے آئے پہر دوبارہ جاکر اونپر حملہ کیا اور چاہا کہ اپنے موقف مین

پھر آئین کہ اتنے مین شمر بن ذی الجوشن درمیان اونکے اور حرم کے حائل ہو گیا مع
ایک گروہ ابطال و شجعان کے اور انکو گھیر لیا پھر ایک دوسری جماعت نے طرف
حریم و اطفال کے شتابی کی اور چاہا کہ اونکا سلب لین تب حسین نے چلا کر کہا یا شیعۃ
الشیطان کفوا سفہاء کم من الحرم والاطفال فانھم لم یقاتلوکم تب شمر نے کہا
اچھا اونسے رک جاؤ اور اسی شخص کو لو پھر امام سے اور اونسے یہانتک مقاتلہ رہا کہ امام
کو مارے زخمون کے چور کر دیا تب گھوڑے پر سے زمین پر گر گئے لشکریون نے اوترکر
سر کاٹ لیا کہتے ہین قاتل انکا سنان بن انس نخعی تھا یا شمر بن ذی الجوشن صحیح روایت
جو سدی سے منقول ہے یہ ہے کہ سنان ہی نے قتل کیا تھا عمر بن سعد نے سر مبارک
آپکا ہمراہ سنان مذکور کے پاس ابن زیاد کے بھیجدیا جب سر مبارک سامنے ابن زیاد کے
رکھا گیا تو سنان نے کہا کہ

املأ رکابی فضۃ و ذھبا ۔ انی قتلت السید المحجبا
قتلت خیر الناس اما و ابا ۔ وخیرھم اذ یذکرون نسبا

اوسوقت ابن زیاد نے غصہ کیا اور کہا اگر تو انکو ایسا جانتا تھا تو پھر تو نے اونکو کیون
قتل کیا واللہ تجھکو مجھسے کچھہ بہتری نہو گی اور مین تجھکو بھی ملحق ساتھ انہین کے کرونگا پھر
سنان کی گردن ماری **ف** اسد الغابہ مین کہا ہے کہ جب حسین مقتول ہوے عمر بن سعد
نے سر اونکا اور اونکے اصحاب کا پاس ابن زیاد کے بھیجا ابن زیاد نے لوگون کو جمع
کیا اور سب سر حاضر کیے اور ایک چھڑی ہاتھہ مین تھی اوس سے ہر دو دندان مبارک کو

کریدنے لگا جب زید بن ارقم نے دیکھا کہ چھڑی نہین اوٹھاتا ہی تب اوس سے کہا اعل ھذا القضیب فواللہ الذی لا الہ غیرہ لقد رایت شفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی ھاتین الشفتین یقبلہما پہر رو دیے ابن زیاد نے کہا اللہ تجکو رلائے تو اگر بوڑہا آدمی نہوتا اور خرف نہو گیا ہوتا تو مین تیری گردن مارتا زید بن ارقم وہان سے باہر نکلے اور کہتے جاتے تھے انتم یا معشر العرب العبید بعد الیوم قتلتم الحسین بن فاطمۃ وامرتم ابن مرجانۃ فھو یقتل خیارکم ویستعبد شرارکم انتہی پہر قوم نے حریم واطفال کو وہان سے ہانکا جسطرح کہ قیدیون کو ہانکتے ہین یہانتک کہ وہ سب کوفے مین آئے لوگ نکلکر دیکھنے لگے اور روتے تھے اونکے ساتھ علی بن حسین زین العابدین بھی تھے بیماری نے اونکے جسم کو لاغر کر دیا تھا وہ کہنے لگے کہ یہ لوگ ہمارے لیے روتے ہین تو پہر ہمکو قتل کسنے کیا ہی جب سب اسرا پاس ابن زیاد کے آئے اوسنے اونکو مع سر حسین شام کو طرف یزید پلید کے روانہ کیا ہمراہ ایک شخص کے جسکو زحر بن قیس کہتے تھے اوسکے ہمراہ ایک جماعت تھی یہ اونکا افسر تھا اور نساء و صبیان کو پالان پر بٹھا دیا تھا اور انکے ساتھ زین العابدین سے ابن زیاد نے انکے ہاتھ و گردن مین ہتکڑی اور طوق ڈالدیا تھا اسی ہیئت و حالت سے اون سبکو شام تک لیگئے زحر بن قیس آگے بڑہ کر پاس یزید کے گیا یزید نے کہا ھا نت ما وراءک کہا ابشر یا امیر المؤمنین بفتح اللہ ونصرہ حسین ہمراہ اٹھارہ نفس کے ساتھ اپنی اہل بیت اور ساٹھہ نفس کے ساتھ اپنی شیعہ سے آئے تھے ہمنے پاس اونکے جاکر یہ سوال کیا

کہ تم حکم امیر عبید اللہ بن زیاد پر نزول کرو یا لڑو اونھون نے لڑنا اختیار کیا ہم سورج
نکلتے ہی اونکے سر پر جا پہونچے اور ہمنے ہر جانب سے اونکو گھیر لیا یہانتک کہ جب
تلوارون نے قوم کے سر اوڑانا شروع کیے تو وہ طرف غارون اور گڑھون اور ٹیلون
کے بھاگنے لگے جسطرح کہ کبوتر عقاب یا صقر سے پناہ ڈہونڈتا ہے واللہ بس اتنی دیر
لگے کہ کوئی اونٹ ذبح کیا جاے یا کوئی نائم قیلولہ کرے یہانتک کہ ہمنے سکو فنا کردیا
آخر تک فھاتیك اجسامھم مجردة وثیابھم بدماءھم مضرجة وخدودھم
فی التراب معفرة تصھرھم الشمس وتسفی علیھم الریح زوارھم العقاب والرخم
فی سبسب من الارض یعنی اونکے بدن ننگے ہین اور اونکے کپڑے خون آلودہ ہین
اور اونکے گال خاک آلودہ ہین سورج کی دہوپ اونکو گلاتی ہے اور ہوا اونکو سکھاتی ہے
زیارت کرنے والے اونکے یہی پرندے ہین ایک زمین بیابان مین یزید کی آنکھون سے
آنسو بہنے لگے اور کہا کنت ارضی من طاعتکم بدون قتل الحسین لعن اللہ ابن سمیة
اما واللہ لو کنت صاحبه لعفوت عنه فرحم اللہ الحسین پھر اوسکو اپنے پاس سے
نکالدیا اور کچھ صلہ نہ دیا پھر وہ لوگ سر لیکر داخل ہوے اور سامنے یزید کے رکھدیا یزید کے
ہاتھ مین ایک چھڑی تھی اوس سے اونکے دانت کو کریدنے لگا پھر کہا ما انا وھذا

الا کما قال الحصین ع

ابوا قومنا ان ینصفونا فانصفت   قواضب فی ایماننا تقطر الدما

یفلقن ھاما من رؤس اعزة   علینا وھم کانوا اعق واظلما

ابو بردہ اسلمی وہان حاضر تھے اونھون نے کہا تم اس لکڑی سے انکے دانت کو مارتے ہو
مینے حضرت کو دیکھا کہ وہ اسکو چوستے تھے اور تو ای یزید کیا اسپر راضی ہی کہ عبید اللہ بن زیاد
دن قیامت کے تیرا شفیع ہوکر آے اور یہ حسین آئین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے شفیع
ہون یہ کہکر مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوے یزید نے کہا واللہ لو انی صاحبہ ما قتلتہ
پھر کہا تم جانتے ہو کہ یہ آفت انپر کدہر سے آئی یہ شخص کہتا تھا کہ میرا باپ تیرے باپ سے
بہتر ہی اور میری مان فاطمہ تیری مان سے بہتر ہے اور میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تیرے جد سے بہتر ہین اور مین یزید سے بہتر ہون اور احق بالامر ہون سو یہ بات اسکی
کہ اوسکا باپ میرے باپ سی بہتر ہے اسکی حقیقت یہ ہی کہ میرے اور اسکے باپ نے
اللہ کے سامنے حجت کی لوگ جانتے ہین کہ کسکے لیے حکم ہوا اور یہ بات کہ اسکی مان میری مان سے
بہتر ہی سو قسم ہی مجھکو اپنی جان کی فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہین میری مان سے
اور یہ بات کہ اسکے جد میرے جد سے بہتر ہین سو قسم ہی مجھکو اپنی جان کی نہین ایمان رکھتا ہی
کوئی شخص اللہ و یوم آخر پر اور وہ حضرت کا عدیل و ندید کسیکو درمیان ہمارے دیکھے یہ
شخص اپنی سمجھ سی اس آفت مین پڑا اسنے یہ آیت نہ پڑہی قل اللھم مالک الملک
تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء
بیدک الخیر پھر حسین کی عورتین داخل کی گئین اور سر حسین کا سامنے رکھا تھا فاطمہ و سکینہ
دیکھنے کو بڑہنے لگین اور یزید سر کو اونسے چھپانے لگا جب اونھون نے سر کو دیکھا زور
سے رونے لگین اونکے رونے پر یزید کی گھر والیان بھی رونے لگین اور معاویہ کی بیٹیان

بھی گریان ہوئین اور ایک بڑا ولولہ وگریہ ہوا اور کُہرام پڑگیا فاطمہ سکینہ سی بڑی تھین
اونھون نے کہا حضرت کی بیٹیان آج تیرے قید مین ہین ای یزید اوسنے کہا واللہ
مین اس سے خوش نہین ہوا بلکہ اس حرکت سی مین کارہ ہون وما انی علیکن اعظم
مما اخذ منکن پھر کہا انکو محل سرا مین لیجاؤ جب داخل حریم ہوئین کوئی عورت آل یزید سی باقی نہین رہی
لکن وہ پاس اونکے آئی اور اظہار دردمندی کا کیا اور اونکی مصیبت پر غمگین ہوے
اور جو کچھہ اونسے چھین لیا گیا تھا اوس سے دوچند اونکو دیا زیور اور جامہ بلکہ اور زیادہ
سکینہ کہتی ہین ما رایت کافرا باللہ خیرا من یزید پھر حکم دیا کہ علی بن حسین کو لاؤ
اونکو طوق بگردن لاے علی نے کہا ای یزید اگر رسول خدا ہمکو اسطرح مغلول دیکھتے تو
طوق کو جدا کر دیتے کہا تم سچ کہتے ہو حکم دیا کہ طوق کو جدا کر لین پھر کہا اگر ہمکو حضرت
اتنی دور سے دیکھتے تو اپنے نزدیک بلا لیتے تب حکم دیا کہ انکو میرے پاس لاؤ پھر یزید
نے کہا ای علی تیرے باپ نے میرا رحم قطع کیا اور میرا حق نہ سمجھا اور سلطنت کی پیچھے
مجھسے جھگڑا کیا اس وجہ سی یہ بلا اونپر آئی جو تونے دیکھی علی نے اسکے جواب مین یہ
فرمایا ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل
ان نبرأها ان ذلك علی اللہ یسیر لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم
واللہ لا یحب کل مختال فخور یزید نے کہا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم
پھر حکم دیا کہ علی کو مع حریم کے ایک علحدہ مکان مین بالخصوص اوتارو اور مایحتاج
جاری رکھو اور صبح وشام کھانا نہ کھاتا جب تک کہ علی بن حسین نہ آتے ایکدن علی کو بلایا

اونکے ہمراہ عمر بن حسین بھی آئے وہ صبی صغیر تھے یزید نے عمر سے کہا تم خالد سے لڑوگی
یعنی خالد بن یزید سے خالد ہم عمر تھا عمر نے کہا ایک چھری مجھکو دو اور ایک چھری اسکو
مین اس سے جنگ کرونگا یزید نے عمر کو اپنے گلے سے لگایا اور کہا ع شنشنة اعرفها
من اخزم + وهل تلد الحية الا حية پھر بعد اسکے یزید نے نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ
اونکے لیے مدینۂ شریفہ تک سامان سفر و سازو برگ رہگذر طیار کردی اور ایکمرد امین اہل شام
سے مع ایک خیل کے ہمراہ اونکی پہونچانے کے جاے یزید نے علی بن حسین کو رخصت کیا لعن الله ابن
مرجانة لو كنت صاحب الحسين ما سألني خصلة الا كنت اعطيته اياها ولدفعت
عنه الحتف ما استطعت ولكن قضاء الله غالب يا علي كاتبني بكل حاجة كانت
لك اقضيها لك انشاء الله تعالى اور جو شخص اونکے ہمراہ کیا تھا اوسکو وصیت کی کہ بہت
آرام سے انکو لیجاؤ وہ مع اپنے سوارون کے ہمراہ رہتا اور حریم کے آگے آگے چلتا جب
کسی جگہہ اوترتے تو وہ مع اپنے خیل کے الگ ہوجاتا اور گرد اونکے بطور چوکی پہرے
کے رہتا اور اونکا حال پوچھتا رہتا اور سب امور مین مہربانی کرتا اور سفر مین تکلیف نہ دیتا
یہانتک کہ مدینے مین داخل ہوے فاطمہ بنت حسین نے اپنی بہن سکینہ سے کہا اس
شخص نے ہمارے ساتھہ احسان کیا ہی تم کچھہ اسکو صلہ دوگے کہا واللہ ہمارے پاس
کچھہ صلہ دینے کو نہین ہی مگر یہی زیور کہا یہی دیدو تب دونون خواہرون نے دو سوار دو
دملج پاس اوس شخص کے بھیجا اوسنے پہیر دیے اور کہا مینے جو خدمت کی ہی اگر رغبت
دنیا کے لیے ہوتی تو اسمین بہت زیادہ مقنع ہی ولکن مینے تو یہ خدمت اللہ کے لیے کی ہی

اسلیے کہ تم قرابت رسول ہو منجملہ انکے ایک والدہ سکینہ بہی تہین رباب بنت امرؤ القیس

جب اہل مدینے کو قتل حسین کی خبر پہونچی دختر عقیل بن ابی طالب مع نساء بنی ہاشم سر برہنہ کپڑا لپیٹے ہوئے نکلین اور کہا ؎

ماذا تقولون اذ قال النبي لكم　　ماذا فعلتم وانتم اخر الامم

بعترتي وحرمي بعد مفتقدي　　منهم اسارى وقتلى ضرجوا بدم

ما كان هذا جزائي اذ نصحت لكم　　ان تخلفوني بسوء في ذوي رحمي

حکایت شیخ نصر اللہ بن مجلی نے کہ ثقات اخیار سے تہے نقل کیا ہی کہ مینے علی بن ابی طالب کو خواب مین دیکہا کہا ای امیر المومنین تم دن فتح مکے کے کہتے تہے من دخل دار ابی سفیان فهو امن پہر تمہارے فرزند حسین پر جو کچہہ کربلا مین گزرا سو گزرا علی نے مجہسے کہا تو نے ابیات ابن الصیفی التمیمی اس بارے مین سنی ہین مینے کہا نہین کہا اوسکے پاس جا اور سن مین نیند سے جاگا اور فکرمند تہا پہر ابن الصیفی کے گہر پر گیا یہ وہی حیص بیص شاعر تہا جسکا لقب شہاب الدین ہی مینے دروازہ کہٹکہٹایا وہ باہر آیا مینے یہ قصہ کہا وہ ایک چیخ مار کر زور سے رونے لگا اور اللہ کی قسم کہائی کہ کسی نے ابتک ان اشعار کو مجہسے نہین سنا ہی اور مینے آج ہی کی رات اونکو نظم کیا ہی پہر وہ اشعار مجہکو سنائے وہ یہ تہے ؎

ملكنا فكان العفو منا سجية　　فلما ملكتم سال بالدم ابطح

وحللتم قتل الاسارى وطالما　　غدونا على الاسرى فنعفو ونصفح

وحسبكم هذا التفاوت بيننا　　وكل اناء بالذي فيه ينضح

اس حکایت کو شیخ نورالدین بن علی بن محمد بن الصباغ المالکی المکی المتوفی سنۃ خمس خمسین و ثمانمائۃ نے کتاب فصول مہمہ مین روایت کیا ہی ابن عباس کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین وقت دوپہر کے پریشان موی گرد آلودہ دیکھا اونکے ہاتھ مین ایک شیشی تھی اوسمین خون تھا مینے کہا ای رسول خدا یہ کیا ہی فرمایا یہ خون ہی حسین اور اصحاب حسین کا مین اسکو پاس اللہ عزوجل کے لیے جاتا ہون بعد چند روز کے خبر آئی کہ وہ اوسی دن اوسی گھڑی مارے گئے رواہ البیہقی لوگون نے جنات کا نوحہ حسین پر سنا تھا اخرجہ ابو نعیم وغیرہ اور بہت سی لوگون نے ذکر کیا ہی کہ جب اونکے سر شریف کو پاس یزید بن معاویہ کے لیچلے راہ مین ایک جگہہ اوترے وہان ایک بتخانہ تہا وہان قیلولہ کیا اوسکی دیوار پر لکھا پایا ہے

اترجی امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ یوم الحساب

مقریزی نے خطط مین ذکر کیا ہی کہ جب حسین مارے گئے آسمان رویا اوسکا رونا یہی سرخی فلک کی ہی عطا نے اس آیت مین فما بکت علیہم السماء والارض کہا ہی بکاؤہا حمرۃ اطرافہا زہری نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ دن قتل حسین کے کوئی پتھر احجار بیت المقدس مین کا نہین اوٹھایا گیا لکن نیچے اوسکے خون سرخ تازہ نکلا اور دنیا تین دن تک تاریک رہی لشکر حسین کے اونٹون کو نحر کر کے پکایا تہا وہ علقم کی طرح ہوگئے کوئی شخص اونکا گوشت نہ کہا سکا اور آسمان سے خون برسا اونکی ہر شی خون آلودہ ہوگئی انتہی زہری نے کہا قاتلان حسین مین سے کوئی شخص نہ بچا لکن آخرت سی پہلے دنیا مین بہی معاقب ہوا یا تو مارا گیا یا روسیاہ ہوگیا یا اوسکی خلقت متغیر ہوگئی یا مدت یسیر مین اوسکا ملک زائل

ہوگیا سبط ابن الجوزی نے روایت کیا ہی کہ ایک بوڑہا آدمی فقط اوس معرکہ مین حاضر
ہوا تھا وہ اندہا ہوگیا اوس سے پوچہا کیا سبب ہی کہا مینے حضرت کو دیکہا کہ ذراع
برہنہ کیے ہوے ہاتہہ مین تلوار لیے ہوے ہین اور ایک نطع ہی اور اوس پر دس نفر
جنہون نے حسین کو قتل کیا تھا مذبوح پڑے ہین پہر مجہپر لعنت کی اور برا کہا اور ایک
سلائی خون حسین کی میری آنکہون مین پہیر دی مین صبحکو اندہا اوٹہا یہ بہی سبط ابن الجوزی
نے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے سر مبارک حسین کو گردن اسپ سے لٹکایا تہا بعد چند
روز کے وہ قار سے بہی زیادہ سیاہ رو ہوگیا اور بہت بری حالت پر مرا ایک شخص نے
یہ حکایت سنکر انکار کیا آگ لپک کر اوسکے بدن مین جا لگی اور اوسکو جلا دیا **ف**
جسدن امام حسین علیہ السلام شہید ہوے دن جمعہ کا دہم محرم سنہ ۶۱ ہجری تہی اور عمر اونکی
۵۵ سال کی تہی وقیل غیر ذلک اونکے جسم مبارک پر ۳۳ طعن اور ۳۴ ضرب پاے گئے
یہ سب ۶۷ زخم ہوے ابن الصباغ نے کہا اونکو زمین کربلا مین دفن کر دیا یہ زمین عراق
مین ہی مشہد انکا اوس جگہہ معروف ہی جمیع آفاق سے لوگ زیارت کو آتے ہین اور گنتی
اون مقتولون کی جنکے سر پاس ابن زیاد کے ہمراہ سر مبارک امام لیگئے تہے ستر عدد ہے
انتہی درر الاصداف مین کہا ہی کہ اہل غاضرہ نے ایکدن بعد اس معرکے کے حسین و اصحاب
حسین کو اوس جگہہ دفن کیا یہ ایک قوم تہی بنی اسد کی **ف** اسمین اختلاف ہی کہ سر
مبارک حسین بعد اسکے کہ شام کو لیگئے کہان گیا اور کس جگہہ مستقر ہوا ایک گروہ نے کہا
کہ یزید نے یہ حکم دیا کہ شہرون مین اسکو پہراؤ وہ پہرتے پہراتے عسقلان مین پہونچا وہان

کے اسیر نے اوسکو وہین دفن کردیا مشہد حسینی قریب خان خلیلی معروف ہی دوسرا
قول یہ ہی کہ بقیع مین پاس قبر برادر و برادر کے دفن ہوا ابن بکار و ہمدانی وغیرہما کا قول ہے
تیسرا قول امامیہ کا ہی کہ طرف جثہ کے اعادہ کیا گیا بعد چالیس دن کے مقتل سے کربلا
مین قرطبی نے قول ثانی پر اعتماد کیا ہی اور طائفہ صوفیہ مشہد قاہرہ مین بتاتے ہین
شعرانی بہی اسی کے قائل ہین کہ مصر مین مدفون ہی مقریزی نے خطط مین کہا ہی کہ سر
مبارک حسین روز یکشنبہ ہشتم جمادی الآخرہ ۵۴۸ھ کو عسقلان سے قاہرہ مین لایا گیا
خون تازہ تہا اور خوشبو مشک کی آتی تہی ابن نجالویہ نے اعمش سے روایت کیا ہی کہ
منہال اسدی نے کہا واللہ مینے سر حسین کو دیکہا جبکہ لیگئے مین دمشق مین تہا ایک شخص
سامنے اوسکے سورہ کہف پڑہتا جاتا تہا جب اس آیت پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب
الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا تو سر بولا اور کہا قتلی اعجب من ذلک اس جگہہ
نور الابصار مین ایک روایت طول طویل بحوالہ شرح شفا للتلمسانی دربارہ سر امام حسین
علیہ السلام نقل کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی سب انبیا علیہم السلام
نے آکر حضرت سے تعزیت قتل امام حسین ادا کی جو کہ خالی غرابت و ندرت سے نہین ہے
اسلیے ذکر اوسکا اس جگہہ نہین کیا گیا **حکایت** ابن زیاد جب حسین و اہل حسین پر
کامیاب ہوا تو اوسنے منبر پر جاکر خطبہ پڑہا اور کہا الحمد للہ الذی اظہر الحق ونصر
یزید بن معاویۃ وحزبہ علی الکذاب ابن الکذاب حسین عبد اللہ بن عفیف نے جست کی
انکی بائین آنکہہ دن جمل کے ہمراہ علی رضی اللہ عنہ کے جاتی رہی تہی اور دوسری آنکہہ

دن صفین کے گئی تہی یہ مسجد مین رہتے اور شام تک نماز پڑہتے انہون نے کہا اے ابن مرجانہ
ان الکذاب ابن الکذاب انت وابوك والذي ولاك تقتلون ابناء الانبياء
وتتکلمون بکلام الصدیقین ابن زیاد نے اونکی طرف اشارہ کرکے کہا اے عدو اللہ
تو حق مین عثمان کے کیا کہتا ہے کہا عدو اللہ تو ہے ذلك الرجل احسن واساء واصلح
وافسد والله ولي خلقه يقضي في عثمان وغيره بالحق والعدل ولكن ان شئت
سلني عنك وعن ابيك وعن يزيد وعن ابيه کہا مین تجہسے سوال نکرونگا یہانتک کہ
تجہکو مزہ موت کا چکہاؤن عبد اللہ نے کہا مینے اللہ سے دعا شہادت کی مانگی تہی قبل اسکے
کہ تیری مان تجہکو جنے ہاتہ پر ایسے شخص کے جو اللہ کی مخلوق مین سب سے زیادہ دشمن ومبغوض
ہو خدا کو جب میری آنکہ جاتی رہی مجہکو ناامیدی ہوئی شہادت سے فالحمد لله الذي
رزقنيها على ياسي وعرفني الاجابة لي منه على قديم دعاي ابن زیاد نے منبر
سے اوترکر اونکو قتل کرکے سبخہ کوفہ مین مصلوب کیا انتہی من مختصر التواریخ نادرہ
ابن زیاد بقضاء الہی مع اپنے اصحاب کے دن عاشورا کے ۶۷ھ مین مارا گیا
مختار بن ابی عبید نے ایک لشکر بہیجا ابراہیم بن الاشتر نے حرب مین اوسکو قتل کرکے
سر اوسکا پاس مختار کے روانہ کیا مختار نے وہ سر نزدیک ابن الزبیر کے بہیجدیا ابن الزبیر
نے نزدیک علی بن حسین کے روانہ کیا ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب ابن زیاد
کا سر مع اوسکے اصحاب کے سرون کے لاکر مسجد مین لٹکایا تو ایک سانپ آیا اور سرون
مین گہستا پہرا یہانتک کہ منخر ابن زیاد مین گہسا اور ذرا ٹہیر کر باہر نکلا دو یا تین بار

اوسنے اسی طرح کیا اور یہ سر اوسی جگہہ لٹکایا گیا تھا جہان امام کے سر کو لٹکایا تھا ذکرہ الاجهوري في مشارق الانوار ومثله في اسد الغابة وزاد ابن الاثير هذا حديث حسن صحيح اخرجه الثلاثة **عجیبہ** عبد الملک بن عمیر کہتے ہین مینے اس قصر مین ایک عجیب بات دیکھی پہلے سر حسین کو ایک ڈہال مین سامنے ابن زیاد کے رکہا دیکھا پہر ابن زیاد کا سر سامنے مختار کے رکہا دیکھا پہر مختار کا سر سامنے مصعب بن زبیر کے پہر مصعب کا سر سامنے عبد الملک بن مروان کے جب عبد الملک سے یہ قصہ سنا حکم دیا کہ اس قصر کو ڈہا دو کذا فی الکنز المدفون ابن عباس کہتے ہین اللہ نے حضرت کو وحی کی کہ مینے یحیی بن زکریا کے عوض ستر ہزار قتل کیے اور مین عوض تمہارے نواسے کے دو بار ستر ستر ہزار قتل کرونگا اخرجه الحاكم وصححه وقال الذهبي في التلخيص على شرط مسلم حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ ایک طریق ضعیف سے آیا ہی کہ علی نے رفعا کہا ہی کہ قاتل حسین ایک تابوت نار مین ہی اوسکو نصف عذاب اہل دنیا کا ہوتا ہی سیوطی نے محاضرات ومحاورات مین کہا ہی کہ کوفہ مین ایک سال چیچک ہوئی ڈیڑہ ہزار ذریت اون لوگون کی جو حاضر وقاتل حسین تہی اندہی ہوگئی نسأل الله العافية **ف** قصۂ شہادت امام حسین کا تفصیلوار بروایات صحیحہ کتاب سر الشہادتین مین لکہا ہی اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہیے لعن یزید مین اختلاف ہی ایک گروہ اہل علم کے نزدیک امر ورضا یزید دربارۂ قتل امام ثابت نہین ہے وہ لعن سے منع کرتی ہین غزالی وغیرہ کا میل اسی طرف ہی وہ کہتے ہین ابلیس بالاجماع ملعون ہی لیکن اوسپر لعنت کرنا مطلوب نہین ہی اور نہ یہ لعنت کوئی عبادت وفضیلت رکہتی ہی

یزید جانے اور اللہ تعالی جانے دوسرا گروہ جنکے نزدیک یہ فعل یزید کا تھا وہ
لعن کو جائز کہتا ہی تفتازانی اسی طرف گئے ہین اور کہا ہی کہ نحن لا نتوقف فی شانہ
بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ راجح یہی ہی کہ سکوت افضل ہی کہ
اس شغل سے رہا یہ فقرہ بعض اشخاص کا کہ قتل الحسین بسیف جدہ سواس سے
اہل ایمان کے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہین کوئی دلیل اسپر قائم نہین ہی مجرد وسوسہ
خاطر ہی واللہ اعلم غزالی رح نے بدایۃ الہدایہ مین لکھا ہی ایاک ان تلعن شیئا مما
خلق اللہ من حیوان او طعام او انسان بعینہ ولا تقطع بشہادتک علی احد
من اہل القبلۃ بشرک او کفر او نفاق فان المطلع علی السرائر ہو اللہ تعالی فلا تدخل
بین عباد اللہ وبین اللہ تعالی واعلم انک یوم القیامۃ لا یقال لک لم لم تلعن فلانا
ولم سکت عنہ بل لو لم تلعن ابلیس طول عمرک ولم تشغل لسانک بذکرہ لم
تسئل عنہ ولم تطالب بہ یوم القیامۃ واذا لعنت احدا من خلق اللہ تعالی طولبت انتہی

تتمہ ذکر اولاد حسین رضی اللہ عنہ مین

صاحب ارشاد نے کہا ہی کہ حسین بن علی کے چھ بیٹے تھے علی بن حسین اصغر انکی کنیت
ابو محمد اور لقب زین العابدین تھا انکی ماں شاہ زنان بنت کسری نوشیروان تھین دوم علی
بن حسین اکبر یہ ہمراہ باپ کے طف مین مارے گئے انکی ماں لیلی بنت مرہ بن عروہ بن
مسعود ثقفی تھین سوم جعفر بن حسین انکی ماں قضاعہ تھین یہ اپنے باپ کی حیات مین

علی بن حسین اصغر
علی بن حسین اکبر
جعفر بن حسین

مر گئے انکی نسل نہین چہارم عبداللہ بن الحسین یہ باپ کے ساتھہ مارے گئے اور صغیر تھے
کربلا مین ایک تیر انکے آلگا اوسنے انکو قتل کیا پنجم سکینہ انکی مان رباب تھین دختر امرء القیس
بن عدی کلبیہ یہ عبداللہ بن حسین کی بہی مان تھین ششم فاطمہ انکی مان ام اسحق بنت طلحہ بن
عبیداللہ تمیمیہ تھین انتہی ان سب مین فقط زین العابدین کی نسل چلی خاکسار ذرہ وار بہی نسل
مین زین العابدین کے ہے اگرچہ مثل دود ننگ آتش اور مثل کرم عار آب ہے اللہم غفرا
و وفاۃ علی الایمان والاسلام شیخ جمال الدین طاہر بن حسین بن عبدالرحمن اہدل نے
کتاب بغیۃ الطالب لمعرفۃ اولاد علی بن ابی طالب مین لکہا ہے کہ امام حسین کے چہہ پسر اور
سہ دختر تھی علی اکبر بطن لیلی سے علی اوسط وعبداللہ وعلی اصغر زین العابدین اور بعض انکو
اکبر زعم کرتے ہین ومحمد وجعفر وزینب وسکینہ وفاطمہ سو محمد وجعفر حیات پدر مین مر گئے
اور علی اکبر وعبداللہ طف مین ہمراہ باپ کے شہید ہوے اور علی اوسط کو ایک تیر لگا وہ
بہی مر گئے انتہے اور بعض نے عمر کو زیادہ کیا ہے بہر حال عقب فقط اولاد زین العابدین
رضی اللہ عنہ سے باقی رہی بالاتفاق فلیکن علی وجہ الارض حسینی الا من نسلہ
سیر النسب بواسطہ سید جلال الدین حسینی بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت تا امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ بحمدہ تعالی مضبوط ہے **ف** منجملہ کلام امام عالیمقام حسین بن علی کے یہ
چند کلمات ہین حوائج الناس الیکم من نعم اللہ علیکم فلا تملوا النعم فتعود نقما اور
فرمایا ہے صاحب الحاجۃ لم یکرم وجہہ عن سوالک فاکرم وجہک عن ردہ
اور فرمایا حلم زینت ہے اور وفا مروت اور صلہ نعمت اور استکثار صلف اور عجلت سفہ

اور سفہ خفت اور غلو و ربطہ اور ہمنشینی اہل دنارت کی شر اور مجالست اہل فسوق کی تربت
نورالابصار مین کچھہ کلام منظوم بہی امام کا نقل کیا ہر اور ایک قصیدے سے کچھہ اشعار
لکھے ہین رضی اللہ عنہ و ارضاہ و جعل الجنۃ الفردوس منزلہ و ماواہ

ذکر مناقب سیدنا علی بن حسین ملقب بزین العابدین ؓ

امام مالک کہتے ہین یہ امام اونکا لسبب کثرت عبادت کے ہوا یہ امام رابع ہین مذہب
امامیہ پر یہ مدینہ منورہ مین روز پنجشنبہ پنجم شعبان ۳۸ھ مین بایام جد خود علی بن ابی طالب
دو سال قبل اونکی وفات کے پیدا ہوئے تھے انکی کنیت مشہور ابوالحسن ہی و قیل
ابو محمد و قیل ابو بکر انکے القاب بہت ہین زین العابدین سید العابدین زکی امین
ذوالثفنات یہ گندم گون کوتاہ قد لاغر بدن تھے انکے شاعر فرزدق و کثیر عزہ ہین
انکا بواب ابو جبلہ تہا نقش خاتم وما توفیقی الا باللہ ہی مروان و عبد الملک و ولید پسر
عبد الملک انکے معاصر تھے انکی ماں سلافہ تہین لقب اونکا شاہ زنان تہا یعنی ملکۃ النساء
یہ دختر تہین یزدجرد ولد انوشیروان ملک فرس کی زمخشری نے ربیع الابرار مین ذکر
کیا ہی کہ جب سبی فارس خلافت عمر مین آئی تو اوسمین تین دختر یزدجرد کی بہی تہین عمر نے
کہا سبایا کو فروخت کردو علی مرتضی نے کہا ان بنات الملوک لا یعاملن معاملۃ غیرہن
عمر نے کہا پہر کیا کیا جاسے کہا انکی قیمت ٹھہرا و جب قیمت ٹھہر جاسے جو کوئی انکو پسند
کرے لے لے چنانچہ جب قیمت تشخیص ہوگئی تو علی نے تینون کو لیکر ایک حسین کو دی

انسے زین العابدین پیدا ہوے ایک ابن عمر کو دی اونسے سالم متولد ہوے ایک محمد بن ابی بکر کو دی اونسے قاسم پیدا ہوے یہ ہر سہ اشخاص ہنو خالہ ہین انتہی زین العابدین ہمراہ اپنے باپ کے کربلا مین بیمار صاحب فراش تھے مارے نہین گئے قال ابن عمر ھذا ھو الصحیح اور یہ قول کہ وہ صغیر تھے اسلیے مقتول نہین ہوے کچھ نہین ہے انھون نے روایت حدیث کی اپنے باپ اور چچا حسن اور جابر و ابن عباس و مسور بن مخرمہ و ابی ہریرہ وصفیہ و عائشہ و ام سلمہ امہات المومنین سے کی ہے ذہبی و ابن عیینہ نے کہا ہے کہ ہمنے کوئی قرشی انسے بہتر نہین دیکھا زہری نے کہا ہمنے کوئی افقہ تر انسے نہین دیکھا ابن المسیب نے کہا ہمنے کوئی اورع تر انسے نہین دیکھا انکے مناقب بہت ہین سفیان کہتے ہین ایک مرد پاس انکے آیا اور اوسنے کہا کہ فلان شخص نے میرے سامنے تمہاری بدگوئی کی ہے کہا میرے ساتھہ پاس اوسکے چل وہ ساتھہ ہوا اور اوسنے خیال کیا کہ اپنا عوض اوس سے لینگے جب اوسکے پاس پہونچے کہا اے شخص اگر جو کچھہ تونے میرے حق مین کہا ہے حق ہے تو مین اللہ سے سائل ہون کہ وہ مجھے بخشدے اور اگر تیرا قول باطل ہے تو اللہ تجھکو بخشے اور معاف کرے پھر چلے آئے ابو حمزہ کہتے ہین یہ رات دن مین ہزار رکعت پڑھتے تھے اور جب وضو کرتے تو انکا رنگ زرد ہو جاتا کسی نے کہا تمہارا یہ کیا حال وقت وضو کے ہوتا ہے کہا اماتدرون من ارید ان اقف بین یدیہ تم نہین جانتے کہ مین کسکے سامنے کھڑا ہونا چاہتا ہون **ف** طاؤس کہتے ہین مین حجر مین داخل ہوا دیکھا کہ یہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہین پھر ایک لنبا سجدہ کیا تو

کہا یہ ایک مرد صالح ہین بہت نبوت سی مین سنون یہ کیا کہتے ہین وہ کہتے تھے عبیدک
بفنائک مسکینک بفنائک سائلک بفنائک فقیرک بفنائک طاؤس کہتے ہین
فو اللہ ما طلبت و دعوت بہن فی کرب الا فرج اللہ عنی **ف** اسی جنس
کی ایک یہ بات ہی کہ علی مرتضی جب کسی امر مین فکر مند ہوتے تو آسمان کی طرف دونون
ہاتھ اوٹھا کر یون کہتے یا کھیعص اعوذ بک من الذنوب التی تزیل بہا النعم
واعوذ بک من الذنوب التی تحل بہا النقم واعوذ بک من الذنوب التی بہا تنتہ
الاعدا و اعوذ بک من الذنوب التی بہا تحبس غیث السماء قرۃ العین فی مقتل
الحسین مین کہا ہو وھو دعاء مجرب عند الکرب انتہی ابن عائشہ نے کہا مینے اہل مدینہ
کو سنا کہتے تھے کہ ہم نہین کہا ہتے صدقہ سر مگر بعد موت علی بن حسین کے محمد بن اسحق
کہتے ہین کچھ لوگ مدینے کے زندگی بسر کرتے تھے اور یہ نہ جانتے تھے کہ اونکی معاش
کہان سے ہے اور کہان سے کہاتے پیتے ہین جب زین العابدین مر گئے تو وہ معاش
جو رات کو اونکے گہرون مین آتی تھی گم ہو گئی جب آندہی چلتی تو یہ بیہوش ہو جاتے
مناوی نے ذکر کیا ہی کہ اونکے مرض موت مین محمد بن اسامہ بن زید آئے اور رونے لگے
کہا کیون روتے ہو کہا مجہپر پندرہ ہزار دینار قرض ہین کہا ھی علی وفاؤھا حکایت
ایک جماعت صحابہ اونکی عیادت کو آئی اور کہا آپ کیسے ہو ای ابن رسول اللہ ہمارے نفس
تمپر فدا ہون کہا مین عافیت سی ہون واللہ المحمود علی ذلک تم سب کیسے ہو کہا ہم اچھی طرح
ہین اور آپ کے دوستدار و محبین ہین کہا من احبنا للہ اسکنہ اللہ فی ظل ظلیل یوم لا ظل

یوم لاظل الا ظله ومن احبنا یرید مکافاتنا کافاه الله عنا الجنة ومن احبنا لغرض دنیا رزقه الله من حیث لا یحتسب **لطیفه** کچھ لوگ اہل عراق پاس انکے آئے اور حق میں خلفاء ثلثہ کے کچھ کہنے لگے جب کہہ چکے انہوں نے کہا مجھے تم بتاؤ کہ تم کون ہو کیا تم اون مہاجرین اولین میں ہو الذین خرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من الله و رضوانا وینصرون الله ورسوله اولئك ھم الصادقون کہا نہیں کہا کیا تم وہ لوگ ہو الذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة کہا نہیں کہا پھر کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو بیزار ہیں اس سے کہ احد الفریقین میں سے ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تم لوگ مصداق اس قول خدا کے نہیں ہو والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا نکلو پاس سے میرے فعل الله بکم وصنع کذا فی الفصول المھمة **کرامت** عبد الله زاہد نے کہا ہے جب عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوئے حجاج کو لکھا بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الملك بن مروان امیر المؤمنین الی الحجاج بن یوسف اما بعد فانظر فی دماء بنی عبد المطلب فاجتنبھا فانی رایت ال ابی سفیان لما ولعوا بھا لم یلبثوا الا قلیلا والسلام اور خط پر مہر لگا کر پوشیدہ وہ خط پاس حجاج کے بھیجا اور کہا اسکو مخفی رکھو علی بن حسین کو اسکا کشف ہوا اور انہوں نے عبد الملک کا شکر یا علی شئے فی الفور یہ خط لکھا بسم الله الرحمن الرحیم من علی بن الحسین الی عبد الملك بن مروان امیر المؤمنین

اما بعد فانك كتبت في يوم كذا من شهر كذا الى الحجاج في حقنا بني عبد المطلب
بما هو كيت وكيت وقد شكر الله لك ذلك اور خط لپیٹکر اور مہر لگاکر اوسیدن اپنے
غلام کے ہاتھہ مین دیکر اپنے ناقہ پر سوار کراکر مدینۂ منورہ سے اوسکو طرف شام کے
روانہ کیا عبد الملک نے جب اوس خط کو پڑہ کر تامل کیا تو اوسکی تاریخ موافق تاریخ خط موسومہ
حجاج کے پائی اور جسیدن غلام علی کا چلا تہا اوسی دن قاصد خلیفہ کا طرف حجاج کے
روانہ ہوا تہا ایک ہی دن ایک ہی ساعت مین عبد الملک نے صدق وصلاح علے
معلوم کرکے جان لیا کہ اونکو اس امر کا کشف ہوا ہی اور راحلہ غلام علی کو دراہم وثیاب
وکسوت فاخرہ سے لاد دیا اور اوسیدن رخصت کر دیا اور یہ کہلا بہیجا کہ مجہکو تم اپنی دعائے
صالح سے خالی نچہوڑنا کذا فی الفصول المہمہ کرامت زید انکے فرزند نے انسے مشورہ
دربارۂ خروج کیا تہا علی نے اونکو روکا اور کہا مجہے ڈر ہے کہ کہین تو مقتول مصلوب نہو
تجہے نہین معلوم کہ ولد فاطمہ سے جو کوئی قبل خروج سفیانی کے خروج کریگا وہ مقتول ہوگا
فکان کما قال نادرہ درر الاصداف مین کہا ہی کہ ایکدن زین العابدین مسجد سے
باہر نکلے ایک شخص ملا اوسنے انکو خوب سی گالیان دین اور دشنام دہی مین مبالغہ کیا عبید
وموالی طرف اوسکے چلے اونکو روکدیا اور اوس شخص کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا ما ستر
عنك من امرنا اكثر تیرا اگر کوئی کام ہو تو ہم تیری مدد کرین وہ مرد شرماگیا امام نے
اوسکو ایک خمیصہ پانچہزار درہم دیے اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم اولاد مصطفی ہو
حکایت ایک شخص ایکبار انکو ملا اوسنے انکو گالی دی اوس سے فرمایا یا هذا

بيني وبين جهنم عقبة ان انا اجزتها فما ابالي بما قلت وان لم اجزها فانا اكثر مما تقول يعني درمیان میرے اور جہنم کے ایک گھاٹی ہو اگر مین اوسکے پار ہوگیا تو کچھ پروا اسکی نہین جو تو نے کہا ہو اور اگر پار نہوا تو مین اس سے بہی زیادہ تر بدتر ہون **ف** ایک جماعت نے نقل کیا ہو کہ ہشام بن عبد الملک نے حیات پدر مین حج کیا طواف بیت مین بہت جہد کیا کہ استلام حجر اسود کرے لکن وہان تک نہ پہونچ سکا زحام کثرت سے تہا تب اوسکے لیے ایک منبر بجانب زمزم حطیم مین رکہدیا وہ اوسپر بیٹھکر لوگون کو دیکھتا تہا اوسکے گرد ایک جماعت اہل شام کی تہی کہ اتنے مین زین العابدین بارادہ طواف آئے جب حجر اسود تک پہونچے لوگ الگ ہوگئے اونہون نے استلام حجر کیا ایک مرد نے اہل شام مین سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہو جسکی ہیبت سے لوگ چپ و راست کنارہ کش ہوگئے ہشام نے کہا مین اسکو نہین پہچانتا یہ اس ڈر سے کہا کہ کہین مردم شام انکی راغب نہون وہان فرزدق شاعر حاضر تہا اوسنے اوس شامی سے کہا مین اس شخص کو پہچانتا ہون کہا اے ابا فراس یہ کون ہو کہا ؎

هذا الذي تعرف البطحاء وطأته	والبيت يعرفه والحل والحرم
هذا ابن خير عباد الله كلهم	هذا التقي النقي الطاهر العلم

تا آخر قصیدہ یہ قصیدہ ۲۸ شعر کا نہایت فصیح و بلیغ ہو ہشام اس قصیدے کو سنکر غضب مین آیا اور فرزدق کو پکڑکر عسفان مین قید کردیا یہ خبر علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو پہونچی چار ہزار درہم پاس ابو فراس کے بہیجے فرزدق نے پہیر دیے اور لکہا کہ

انما مدحتك بما انت اهله علی نے وہ روپیہ پہر واپس کیا اور خط لکھا ان خذھا
وتعاون بها علی دھرك فانا اهل بیت اذا وهبنا شیئا لا نستعیدہ ؎

گفت ما اہل بیت احسانیم — آنچہ دادیم باز نستانیم

تب فرزدق نے وہ دراہم قبول کیئے دوسری روایت مین بارہ ہزار درہم اور تیسری
روایت مین دس ہزار درہم آئے ہین اور فرمایا اعذرنا یا ابا فراس فلو کان عندنا اکثر من
من هذا لوصلناك به فرزدق نے اوسی حبس مین ہشام کی ہجو کرنا شروع کی تب ہشام
نے اوسکو چھوڑ دیا منجملہ اس ہجو کے ایک قصیدہ طویلہ ہی جسکو خطیب بغدادی وغیرہ نے
ذکر کیا ہے ؎

ایحبسنی بین المدینة والتي — الیها قلوب الناس یهوی منیبها
یقلب راسا لم یکن راس سید — وعینا له حولاء باد عیوبها

مین کہتا ہون کہ قصیدۂ مدحیہ کا ترجمہ نظم فارسی مین مولانا جامی قدس سرہ نے غایت
فصاحت سی کیا ہی اور اس قصیدے کی شرح مولوی جمیل احمد بلگرامی مرحوم نے بھی اچھی
لکھی ہے شیخ عبد الجواد شربینی رح نے درر الاصداف مین کہا ہی کہ کان علی بن الحسین
عاملا علی کتمان اسرار الله تعالی فی العالم انتهی **ف** وفات زین العابدین رضی الله عنه
کی ۱۲ محرم سنہ ۹۴ ہجری کو ہوئی اوسوقت عمر اونکی ۵۸ سال کی تہی ابن الصباغ مالکی نے
کہا ہی کہ وہ مسموم مری ہین اونکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوایا بقیع مین دفن ہوے
اوس قبر مین جسمین اونکے عم حسن بن علی مدفون تہے اوس قبہ مین جسمین عباس بن عبد المطلب

ہین انکی اولاد پندرہ نفس تھی بابین ذکور و انثی گیارہ پسر چار دختر ایک محمد مکنی بابی جعفر ملقب بباقر آنکی مان ام عبد اللہ بنت امام حسن تھین دوم زید سوم عمران دونون کی مان ام ولد تھین چہارم عبد اللہ پنجم حسن ششم حسین ان سب کی مان بہی ام ولد تھین ہفتم حسین اصغر ہشتم عبد الرحمن نہم سلیمان انکی والدہ ام ولد تھین دہم علی یہ اصغر اولاد تھی علی و خدیجہ کی مان ام ولد تھین اور فاطمہ و علیہ و ام کلثوم کی مان بھی ام ولد تھین فہؤلاء اولادہ رضی اللہ عنہ انتہی من الفصول المہمہ لکن ایک کا نام اس گنتی مین ساقط ہو گیا ہی مگر بغیۃ الطالب مین اولاد ذکور کے گنتی دس ہی نفر بتائی ہی واللہ اعلم ف منجملہ کلام امام رضی اللہ عنہ کے یہ کلمات ہین عجبت لمن یحتمی من الطعام لمضرتہ ولا یحتمی من الذنب لمعرتہ اور فرمایا اربع غرھن ذل البنت ولو مریم والدین ولو درھم والغربۃ ولو لیلۃ والسوال ولو کیف

الطریق ۵

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز　　تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند　　وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

اور فرمایا ہی جو شخص اللہ کی قسمت پر قانع ہوا وہ غنی ترین مردم ہے ۵

قناعت تونگر کند مرد را　　خبر کن حریص جہانگرد را

صدقہ چھپا کر دیتے اور کہتے صدقۃ السر تطفی غضب الرب ۵

بروزگار سلامت شکستگان دریاب　　کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند ۵
چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے　　بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند ۵

ذکر سیدنا محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ

مناوی نے طبقات مین کہا ہی کہ باقر اسلیے نام ہوا کہ اونہون نے علم کو پھاڑ کر اصل و سکی
پہچان لی تہی یہ سوم صفر ۵۷ھ ہجری کو مدینہ منورہ مین تین برس پہلے قتل امام حسین
جدامجد اپنے سے پیدا ہوے تہے انکی کنیت ابوجعفر ہے نہ اور کچھہ انکے لقب تین ہین
باقر شاکر ہادی اشہر یہی باقر ہے **حکایت** زبیر بن محمد بن مسلم مکی نے کہا ہی مین پاس
جابر بن عبداللہ کے تھا کہ استنے مین علی بن حسین مع اپنے فرزند محمد کے آے یہ بچے تھے
علی نے محمد سے کہا اپنے چچا کے سر کو بوسہ دے محمد نے قریب ہو کر سر کا بوسہ لیا
جابر نے کہا یہ کون ہی اونکی بصارت جاتی رہی تہی علی نے کہا یہ میرا بیٹا محمد ہی جابر نے
اونکو چمٹا لیا اور کہا یا محمد محمد رسول اللہ یقرئك السلام پوچھا یہ کیونکر ہی کہا مین
پاس حضرت کے تہا اور حسین آپ کی گود مین تھے آپ اون سے لعب کرتے تھے مجھے
فرمایا اے جابر یولد لابنی الحسین ابن یقال له علی فاذا کان یوم القیامة ینادی
مناد لیقم سید العابدین فیقوم علی بن الحسین و یولد لعلی بن الحسین ابن یقال
له محمد یا جابر ان ادرکته فاقرئه منی السلام وان لاقیته فاعلم ان بقاءك بعده
قلیل چنانچہ جابر بعد اس ماجرا کے تین دن زندہ رہے پس انتہی اسکی سند مین بطور
اہل حدیث نظر کرنا چاہیے اگرچہ متن مین کچھہ زیادہ غرابت نہین ہی آنکی والدہ شریفہ
ام عبداللہ بنت امام حسن تہین یہ ایک ہاشمی تہے دو ہاشمیین سے اور ایک علوی تہے

دو علویین سے نقش خاتم سب کا للہ ذی فرد اتھا انکا معاصر ولید اور اوسکی ولا و یزید
وابراہیم تھی یہ اکثر مستدل تھے کمیت و سید حمیری انکے شاعر ہین جابر جعفی انکا بواب تھا
صاحب الارشاد نے کہا ہی کہ اولاد حسن و حسین مین سے کسی سے علم دین و سنن و علم
قرآن و سیر و فنون ادب اوسقدر ظاہر نہوے جو باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئے
بقایای صحابہ و وجوہ تابعین سے راوی ہین اور انسے معالم دین سنے روایت کی ہے
وسارت بذکر علومہ الاخبار وانشدت فی مدائحہ الاشعار ضبی نے کہا ہی

یا باقر العلم لاہل التقی　　　　وخیر من لبی علی الاجبل

انکے مناقب بہت ہین افلح انکے مولی نے کہا ہی مین ہمراہ انکے حج کو گیا جب مسجد مین
داخل ہوے اور بیت اللہ کو دیکھا روئے مینے کہا بابی انت وامی لوگ تمہاری طرف
دیکھتے ہین تم ذرا آواز پست کرو کہا ویحک یا افلح مین کیون نہین چلا کر روؤن شاید
اللہ طرف میرے نظر رحمت کرے جس سے کل کو مین کامیاب ہون

بکعبہ نسبتم و شوق ودرت فزود انجا　　　　بگریہ آمدم و جاے گریہ بود انجا

پھر آکر خلف مقام رکوع کیا جب فارغ ہوئے تو جگہہ سجدے کی آنسوؤن سی تر تھی

رضی اللہ عنہ

برسر کوے تو ام یکبار می باید گریست　　　　ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست

حکایت انکے بیٹے جعفر کہتے ہین میرے باپ جو ف لیل مین تضرع کرتے اور کہتے
امرتنی فلم اتمر ونہیتنی فلم انزجر فہا انا عبدک بین یدیک مقر لا اعتذر

خالد بن الہیثم نے کہا ہی باقر علیہ السلام فرماتے تھے ما اغرورقت عین من خشیۃ
اللہ تعالی الا حرم اللہ وجہ صاحبہا علی النار فان سالت علی الخدین دموعہ
لم یرھق وجہہ قتر ولا ذلۃ وما من شئی الا ولہ جزاء الا الدمعۃ فان اللہ تعالی
یکفر بہا بحور الخطایا ولو ان باکیا یبکی فی امۃ لحرم اللہ تلک الامۃ علی النار
حکایت علا ابن عمرو بن عبید نے امتحاناً انسے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہین
اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما یہ رتق و
فتق کیا ہی کہا کانت السماء رتقا لا تنزل مطرا وکانت الارض رتقا لا تخرج
النبات ففتقناہما بنزول المطر وخروج النبات ابوعمرو نے سکوت کیا کوئے
اعتراض نپایا پہر اس آیت کے معنی پوچھے ومن یحلل علیہ غضبی فقد ھوی کہا
اللہ تعالی کا غضب کیا ہی کہا طرد ہ وعقابہ یا عمرو ومن ظن ان اللہ یغیرہ شیئ فقد کفر
کسی نے اس آیت کا سوال کیا تھا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا کہا بصبرھم
علی الفقر ومصائب الدنیا **حکایت کرامت** ابو بصیر کہتے ہین مینے ایکدن
باقر علیہ السلام سے کہا تم ورثۂ رسول خدا ہو کہا ہان مینے کہا رسول خدا وارث جمیع انبیاء
تھے کہا ہان مینے کہا تم وارث جمیع علوم آنحضرت ہو کہا ہان مینے کہا تم مردے کو زندہ
اور اکمہ کو تندرست اور ابرص کو اچھا کر سکتے ہو اور بتا سکتے ہو کہ لوگ کیا کھاتے ہین
اور اپنے گہرونمین کیا ذخیرہ کرتے ہین کہا ہان اللہ کے اذن سے ہم بہی کر سکتے ہین
پہر فرمایا مجھسے قریب ہوا ای ابا بصیر یہ مکفوف النظر تھے مین قریب ہوا اپنا ہاتھہ میرے

موںنہہ پر پہیرا میںنے آسمان زمین پہاڑ دیکہا مجہسے کہا تو چاہتا ہی کہ اسی طرح دیکہے اور
حساب تیرا اللہ پر رہے یا تو بدستور رہے اور تجہکو جنت ملے مینے کہا جنت ملے پہر ہاتہہ
اپنا میرے چہرے پر پہیرا مین ویسا ہی ہوگیا جیسا کہ تہا لطیفہ ابن الجوزی کی کتاب الصفوہ
مین لکہا ہی کہ عروہ بن عبد اللہ نے کہا مینے باقر سے سوال حلیہ سیف کا کیا فرمایا لا باس
ہی ابو بکر نے اپنی تلوار کو محلّی کیا تہا مینے کہا تم صدیق کہتے ہو جست کرکے روبقبلہ ہوگئے
اور کہا نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولا
فی الدنیا ولا فی الآخرۃ کرامت جعفر صادق علیہ السلام کہتے ہین میرے باپ
ایکسال مجلس عام مین بیٹھے تہے اپنا سر طرف زمین کے جہکایا پہر اوٹھایا اور کہا اے
قوم تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ ایک مرد تمہارے اس شہر مین چار ہزار نفر کے ساتھہ آکر
تین دن تک برابر تیغ کشی کریگا اور تمہارے مقاتلہ کو قتل کرڈالیگا تم ایسی بلا دیکہوگے
جسکے دفع پر تمکو قدرت نہوگی یہ ماجرا سال آئندہ مین پیش آئیگا تم اپنا بچاو کرو اور جان
لو کہ جو کچہہ مینے تمسے کہا ہی وہ ضرور ہوگا اہل مدینہ نے کچہہ التفات اونکی بات کی طرف
نکیا اور کہا کہ یہ ہرگز نہوگا جب سال آئندہ شروع ہوا باقر علیہ السلام اپنے عیال اور
جماعت بنی ہاشم کو لیکر مدینے سے چلے گئے نافع بن الازرق چار ہزار نفر سے داخل
مدینہ ہوا اور تین دن تک اوسنے مدینے کو مباح کردیا اور بےحساب خلق کو مار ڈالا جیسا
باقر نے کہا تہا ویسا ہی پیش آیا ایضًا حمیری نے کتاب الدلائل مین لکہا ہی کہ زید بن
حازم نے کہا مین ہمراہ باقر علیہ السلام کے تہا اتنے مین اونکے بہائی زید بن علی کا گذر

ہوا باقر نے کہا تمنے اسکو دیکھا یہ کوفے مین خروج کریگا اور لڑیگا اور اس کا سر
پھرایا جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **ف** باقر علیہ السلام کا انتقال سنہ ایکسو سترہ مین بعمر
۵۷ سال یا ۵۸ سال ہوا وقیل غیر ذلک وصیت کی کہ مجھکو اوسی قمیص مین کفن کرنا جسمین
نماز پڑہتا تہا دررالاصداف مین کہا ہے کہ بزہر مسموم مرے مثل اپنے باپ کے اور قبہ
عباس واقع بقیع مین دفن ہوئے ومثلہ فی الفصول المہمہ **حکایت** جعفر صادق
کہتے ہین مین نزدیک اپنے باپ کے تہا جس دن وہ مقبوض ہوئے مجھے دربارۂ غسل
وتکفین ودفن ودخول قبر چند وصایا فرمائے مینے کہا اے باپ واللہ جب سے آپ بیمار ہوے
ہین مینے کسی دن آپکو آج کے دن سے بہتر حالت مین نہین دیکھا اور مین تمپر کوئی اثر موت
کا نہین دیکھتا ہون کہا اے بیٹے تو نے علی بن حسین کو نہین سنا کہ وہ اس دیوار کے پیچھے
مجھے پکارتے ہین کہ اے محمد جلدی کر **ف** انکی اولاد چھ یا سات نفر تھی جعفر صادق
کنیت ابو عبداللہ اور عبداللہ ان دونون کی مان ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ تھین اور ابراہیم وعبداللہ ان دونون کی مان ام حکیم بنت اسد بن المغیرہ ثقفیہ
تھین اور علی وزینب ام ولد سے تہے نقل صاحب الارشاد **ف** منجملہ انکے کلمات کے
یہ ہے کہ ما دخل قلب امرء شیء من الکبر الا نقص من عقلہ مثل ذلک قل اوکثر اور
فرمایا صلاح الشام قبیح الکلام اور کہتے تھے واللہ لموت عالم احب الی الشیطان
من موت سبعین عابدا اور فرماتے تھے شیعتنا من اطاع اللہ **موعظہ**
جابر جعفی کہتے ہین مجھے فرمایا اے جعفر مین مشغول القلب ہون مینے کہا آپ کے دل کو کسنے

مشغول کیا ہی کہا آی جابر جسکے دل مین خدا کا دین خالص داخل ہوتا ہی تو وہ اور شی سے
اوسکو مشغول کر دیتا ہی آی جابر دنیا کیا چیز ہے اور کیا ہوگی دنیا یہی مرکب ہی جسپر تو سوار
ہوا اور کپڑا ہی جو تو نے پہن لیا اور عورت ہی جو تجھکو ملی آی جابر مومنین دنیا پر مطمئن نہو
بسبب اوسکے زوال کے اور آخرت سی مامون نہین ہین بسبب اوسکے اہوال کے اور
اہل تقوی ایسر اہل دنیا ہین مئونت مین اور اکثر مددم ہین تیرے لیے معونت مین اگر
تو بھول جاے تو تجھکو یاد دلائین اور اگر تو یاد رکہے تو تیری اعانت کرین کیا یہ لوگ
قوال الحق اللہ اور قائم بامر اللہ نہین ہین تو دنیا کو ایک منزل کی طرح ٹہیرا کہ وہان اوترا
پھر وہان سے کوچ کیا یا جیسے مال کہ خواب مین پایا پھر جاگ اوٹھا اور تیرے پاس کچھ نتھا
تو اپنے دین و حکمت مین جسکا اللہ نے تجھکو راعی بنایا ہی اللہ کو نگاہ رکھہ **ف** فرماتے تھے
غنی و فقر دل مین مومن کے جولانی کرتے ہین جب مکان توکل مین پہونچ جاتے ہین تو وہین
وطن کر لیتے ہین فرماتے تھے صواعق یعنی بجلی مومن و غیر مومن دونون پر گرتی ہے
لیکن ذاکر خدا عزوجل پر نہین گرتی انتہی مین کہتا ہون اسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ مراد
ذاکر سے وہ شخص ہی جو ہمیشہ ذکر خدا کیا کرتا ہی دوسرے یہ کہ مراد وہ شخص ہی جو وقت رعد
و برق کے ذکر مین مشغول ہو جاتا ہی فرماتے تھے کوئی عبادت عفت بطن و فرج سی افضل
نہین ہو سکتی تھے بدش الاخ یرعاك غنیا و یقطعك فقیرا **ف** اپنے فرزند سے
فرمایا اے بیٹے جب اللہ تجھپر کوئی نعمت کرے تو الحمد للہ کہہ اور جب کوئی امر تجھکو غمگین کرے
تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہہ اور جب رزق تجھپر تاخیر کرے تو استغفر اللہ کہہ

اور فرماتے تھے اعرف المودة في قلب اخيك بماله في قلبك **ف** ابو سعید منصور بن حسین نے کتاب نثر الدرر مین کہا ہی کہ باقر نے جعفر صادق علیہما السلام سے فرمایا ای بیٹے اللہ نے تین چیزین تین چیزون مین چھپا رکھی ہین اپنی رضا اپنی طاعت مین تو کسی طاعت کو حقیر نجان شاید اوسکی رضا اوسی طاعت مین ہو اور اپنا غصہ اپنی معصیت مین تو کسی معصیت کو حقیر نجان شاید اوسکی خفگی اوسی معصیت مین ہو اور اپنے اولیا رکو اپنے خلق مین چھپایا ہے تو کسی کو حقیر نجان شاید وہ ولی ہو ۱۲

ذکر سیدنا جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

ولادت انکی مدینہ شریفہ مین سنہ اسّی یا تراسی ہجرت کو ہوئی بعض نے کہا اول اصح ہی انکی مان ام فروہ دختر قاسم نبیرۂ ابوبکر صدیق تھین اور قاسم کی مان اسماء دختر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہین اسلیے جعفر صادق فرماتے تھے ولدني الصديق مرتين ذكره المناوي في الطبقات انکی کنیت ابوعبداللہ ہی اور بعض نے کہا ابو اسمعیل انکے تین لقب ہین صادق فاضل طاہر اشہر ہی صادق تہا یہ معتدل گندم گون تھے سید حمیری انکے شاعر ہین اور مفضل بن عمر نواب نقش خاتم ماشاء الله لا قوة الا بالله استغفر الله تھا ابو جعفر منصور انکے معاصر تھے مناقبہ كثيرة كادت تفوت عد الحاسب ويحار في انواعها فهم اليقظ الكاتب ایک جماعت اعیان واعلام ائمہ کی اونسے راوی ہی جیسے یحیی بن سعید و ابن جریج و مالک بن انس و ثوری و ابن عیینہ

و امام ابو حنیفہ و ابو ایوب سجستانی وغیرہم ابو حاتم نے کہا ہی جعفر الصادق ثقہ

لا یسئل عن مثلہ **حکایت** درر الاصداف مین کہا ہی کہ امام نے ابو حنیفہ سے

فرمایا مجھکو یہ بات پہونچی ہی کہ تم دین مین قیاس کرتے ہو اور سب سے پہلے جسنے قیاس

کیا ابلیس تہا ابو حنیفہ نے کہا انما اقیس فیما لا اجد فیہ نصا **حکایت**

ابن ابی حازم کہتے ہین مین پاس جعفر صادق کے تہا کہ اتنے مین دروازے پر سفیان

آئے کہا آنے دو وہ اندر آئے اونسے کہا ای سفیان تم ایک ایسے آدمی ہو کہ تمکو

سلطان بعض احیان مین طلب کیا کرتا ہی اور تم اوسکے پاس حاضر ہوتے ہو اور مین سلطان

سے بچتا ہون تم میرے پاس سے نکلو بغیر طرد کے سفیان نے کہا مجھے کوئی حدیث سناؤ

کہ مین اوسپر عمل کرون فرمایا حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال من انعم اللہ علیہ نعمۃ فلیحمد اللہ ومن استبطأ الرزق

فلیستغفر اللہ ومن حزنہ امر فلیقل لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب سفیان اوٹھے کہا

خذھا یا سفیان ثلاثا وای ثلاث انتہی مین کہتا ہون ذکران ہرسہ اشیار کا موقوفا پہلے

ترجمہ باقر علیہ السلام مین گزرچکا ہی اس جگہہ یہ روایت مرفوعا آئی ہے وللہ الحمد آمین اشارہ

کیا ہی سفیان کو طرف اسکے کہ اگر جانا تمہارا پاس سلطان کے بغرض تحصیل رزق ہے

تو استبطاء رزق کی علاج استغفار ہی پہر قرب سلطان سے کیا فائدہ ع قرب سلطان آتش سوزان بود

ف حیاۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ ابن قتیبہ نے کتاب ادب الکاتب مین کہا ہی کہ

کتاب الجفر امام جعفر صادق نے لکہی ہی فیہ کل ما یحتاجون الی علمہ الی یوم القیامۃ

اور فصول مہمہ مین بعض اہل علم سے نقل کیا ہی کہ ان کتاب الجفر الذي بالمغرب يتوارثه
بنو عبد المومن بن علي من كلام جعفر الصادق الى الاخره انتهى مین کہتا ہون تحقیق یہ ہی
کہ نسبت اس کتاب کے طرف صادق علیہ السلام کے کذب ہی تفصیل اس اجمال کی کتاب
لقطۃ العجلان سے معلوم کرنا چاہیے ولا يعلم الغيب الا الله والله اعلم بہرحال جعفر علیہ
السلام مجاب الدعوۃ تھے جب اللہ سے کوئی سوال کرتے ہنوز قول تمام نہوتا تھا کہ وہ شئے
سامنے اونکے آموجود ہوتی کرامت عبد اللہ بن فضل بن الربیع نے اپنے باپ سے
نقل کیا ہی کہ جب منصور نے سنہ ایک سو ۴۷ مین حج کیا تو مدینے مین آیا اور ربیع سے
کہا کسی کو بھیج کہ جعفر کو لے آوے قتلني الله ان لم اقتله ربیع نے تغافل کیا اور فراموش کا
بنگیا دوسرے دن پھر کہا اور سخت سست سنایا تب ربیع نے آدمی بھیجا جب جعفر آئے
ربیع نے کہا ای ابو عبد اللہ تم اللہ کو یاد کرو تمکو ایسے شخص نے بلایا ہی جسکے شر کو سوا اللہ کے
کوئی دفع نہین کرسکتا مجھکو تمپر ڈر لگتا ہی جعفر نے کہا لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
پھر ربیع اونکو پاس منصور کے لیگئے جب منصور کی نگاہ اونپر پڑی سخت گفتگو کی اور کہا ای
دشمن خدا تجھکو اہل عراق نے اپنا امام بنایا ہی اور تیرے پاس اپنے اموال کی زکوۃ بھیجتے
ہین اور تو میری سلطنت مین الحاد کرتا ہے اور میرے لیے غوائل کی جستجو مین ہی قتل کرے
اللہ مجھکو اگر مین تجھکو قتل نکرون جعفر صادق نے کہا یا امیر المومنین ان سليمان اعطى
فشكر وان ايوب ابتلى فصبر وان يوسف ظلم فغفر وهؤلاء انبياء الله واليهم
يرجع نسبك ولك فيهم اسوة حسنة منصور نے کہا ای ابا عبد اللہ تمنے ٹھیک کہا

میرے پاس نزدیک آؤ پھر کہا فلان نے مجھے اس امر کی خبر دی ہی جو مینے تمسے کہا ہے
جعفر نے فرمایا اوسکو بلاؤ کہ میرے سامنے کہے اوسکو حاضر کیا منصور نے کہا تو نے جو
خبر جعفر کی مجھسے کہی ہے کیا وہ سچ ہی کہا ہان جعفر نے کہا اس سے حلف لو وہ شخص جلدی سے
یہ کہنے لگا واللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الواحد الاحد
لگا اللہ کے صفات کی گنتی کرنے جعفر نے کہا جسطرح مین کہون اوسطرح اس سے حلف لو
کہا جسطرح تم چاہو حلف لو جعفر نے کہا اے شخص یون کہہ برئت من حول اللہ وقوتہ
والتجأت الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا وہ شخص رکا منصور نے اوسکی طرف
بری طرح دیکھا تب اوسنے اسی طرح حلف کیا بمجرد حلف کے پاؤن زمین پر مارا اور مر گیا
منصور نے کہا اسکا پاؤن کھینچکر باہر پھینکدو پھر کہا اے ابا عبد اللہ انت البریٔ الساعۃ
والسلیم الناحیۃ المامون الغائلۃ پھر غالیہ طیب منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اونکی
داڑہی مین اتنا لگایا کہ بوندین ٹپکنے لگین اور کہا فی حفظ اللہ وکلاءتہ اور ربیع کو حکم دیا
کہ انکو جوائز حسنہ اور کسوۂ سنیہ دیکر رخصت کرو ربیع کہتے ہین مینے ایسا ہی کیا اور عرض
کیا کہ اے ابا عبد اللہ مینے دیکھا کہ تمھارے ہونٹ ہلتے تھے جب تم لب ہلاتے منصور کا غصہ
فرو ہو جاتا تم کیا کہتے تھے کہا مین اپنے جد حسین کی دعا پڑہتا تہا مینے کہا وہ کیا ہی کہا
اللھم یا عدتی عند شدتی ویا غوثی عند کربتی احرسنی بعینک التی لا تنام و
اکنفنی برکنک الذی لا یرام وارحمنی بقدرتک علیّ فلا اھلک وانت رجائے
اللھم انک اکبر واجل واقدر مما اخاف واحذر اللھم بک ادرأ فی نحرہ وا ستعیذ

من شرہ انک علی کل شئ قدیر ربیع کہتے ہین مجہپر جب کبہی کوئی شدت نازل ہوئی مینے یہی دعا کی اللہ نے اوسکو مجہسے دور کر دیا پہر مینے کہا تمنے اوس مرد کو جسنے تمہاری سعایت پاس منصور کے کی تہی اوسکے حلف سے منع کیا اور اپنے طور کا حلف لیا اور وہ اوسی وقت پکڑ لیا گیا اسمین کیا راز تہا فرمایا اوسکی سوگند مین اللہ کی توحید و تمجید و تنزیہ تہی مینے کہا کہمین اللہ اسپر حلم کرے اور اوسکی عقوبت مین تاخیر ہو اور مین عقوبت کی جلدی کرتا تہا اسلیے مینے اوسکو یہ حلف دیا جو تمنے سنا اللہ نے اوسکو پکڑ لیا ایضاً داود بن علی بن عباس نے معلی بن خنیس غلام جعفر صادق علیہ السلام کو قتل کرکے سارا مال اوسکا لیلیا تہا یہ خبر جعفر کو پہونچی اپنے گہر مین چلے گئے اور ساری رات صبح تک کہڑے رہے جب وقت سحر کا ہوا سنا کہتے ہین یا ذا القوۃ القویۃ یا ذا المحال الشدید یا ذا العزۃ التی کل خلقک لہا ذلیل اکفنا ہذہ الطاغیۃ وانتقم لنا منہ یہ کہہ رہے تہے کہ لتنے مین آوازین بلند ہوئین کہ داود بن علی ناگہان مرگیا ایضاً جب جعفر صادق کو یہ قول حکم بن عباس کلبی کا پہونچا ؎

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ	ولم ار مہدیا علی الجذع یصلب

دونون ہاتہ آسمان کی طرف اوٹہا کر کہا اللہم سلط علیہ کلبا من کلابک بنو امیہ نے اوسکو طرف کوفے کے روانہ کیا راہ مین ایک شیر نے اوسکو پہاڑ ڈالا یہ خبر جعفر کو پہونچی سجدے مین گر پڑے اور کہا الحمد للہ الذی انجزنا ما وعدنا ایضاً ابراہیم بن عبد الحمید کہتے ہین کہ مینے ایک چادر مکے مین مول لی اور اپنی جان پر قسم کہائی کہ یہ میری ملک سے

باہر نجا سے یہانتک کہ میرا کفن ہو یہہ میں اوسکو لیکر عرفہ کو گیا اور موقف مین کھڑا ہوا
پھر مزدلفہ مین آیا اور نماز مغرب و عشا کی اوسپہ پڑہ کر چادر کو لپیٹ کر اپنے سر کے
نیچے رکہا اور سو رہا جب جاگا تو اوسکو نپایا سخت غمگین ہوا جب صبح ہوئی نماز پڑہ کر لوگون
کے ساتہہ چلا منی مین آیا و اللہ مین مسجد خیف مین تہا کہ اتنے مین قاصد جعفر صادق کا آیا اور
کہا وہ تجہکو اسیدم بلاتے ہین مین جلد وہان سے اوٹہکر حاضر ہوا وہ اندر خیمے کے تہے مین
سلام کر کے بیٹہہ گیا میری طرف ملتفت ہو کر کہا ای ابراہیم تو چاہتا ہی کہ مین تجہکو ایک چادر
دون جو تیرا کفن ہو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسکی قسم کہائی جاتی ہی کہ میرے پاس ایک چادر تہی
جسکو مینے کفن کے لیے رکہا تہا وہ مزدلفہ مین کہو گئی غلام سے کہا چادر لے آ اوسنے لاکر مجہی
دی وہ بعینہ میری چادر تہی مینے کہا سیدنا یہ تو میری ہی چادر ہی فرمایا خذ ھا یا ابراھیم
فقد جمعہا اللہ علیک **ف** جعفر صادق کہتے ہین مجہکو پاس منصور کے بعد قتل محمد
بن عبد اللہ بن الحسن کے لیگئے مجہکو گہڑکا اور سخت گفتگو کی پہر کہا ای جعفر تو محمد بن عبد اللہ کے
فعل کو جانتا ہی جسکو نفس زکیہ کہتے ہین کہ اوسپر کیا بلا اوتری اور اب مین منتظر ہون کہ تم مین سے
کوئی جنبش کرے تو صغیر کو کبیر سے ملحق کر دون مینے کہا ای امیر المومنین حدثنی محمد بن علی
عن ابیہ علی بن الحسین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال ان الرجل لیصل
رحمہ وقد بقی من عمرہ ثلاث سنین فیمدہ اللہ الی ثلاث وثلثین سنۃ وان الرجل
لیقطع رحمہ وقد بقی من عمرہ ثلاث وثلاثون سنۃ فینزلہا اللہ الی ثلاث سنین
کہا تمکو خدا کی قسم ہی کیا تمنے یہ حدیث اپنے باپ سے سنی ہی مینے کہا واللہ مینے اوسنے سنی ہی

تین بار مجھسے اسی طرح کہا پھر کہا اچھا جاؤ انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین آیا ہی کہ صلہ رحم عمر کو بڑہاتا ہی یہی معنی اس حدیث کے ہوے وللہ الحمد **ف** جعفر صادق نے اپنے غلام نافذ نام سے کہا ای نافذ جب تو کوئی خط کسی کام کے لیے لکھے اور یہ چاہے کہ وہ کام ہوجاے تو سر ورقے پر یہ لکھا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم وعد اللہ الصابرین المخرج مما یکرھون والرزق من حیث لا یحتسبون جعلنا اللہ وایاکم من الذین لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون نافذ نے کہا مین ایسا ہی کرتا میرا کام ہوجاتا **ف** ابن الصباغ نے کہا انتقال جعفر صادق علیہ السلام کا سنہ ۱۴۸ مین بماہ شوال بعمر ۶۸ سال ہوا کہتے ہین کہ وہ ایام منصور مین زہر سے مرے اور بقیع مین اندر اوس قبر کے دفن ہوے جسمین اونکے باپ اور دادا اور عم جد دفن تھے فللہ درہ من قبر ما اکرمہ واشرفہ انتہے اُنکے سات بچے تھے اور کہا ہی کہ زیادہ تھے چھہ پسر اور ایک دختر اسمعیل و محمد و علی و عبد اللہ و اسحق و موسی کاظم اور دختر کا نام فردہ تہا کذا فی الفصول المہمۃ اور شہرستانی نے ملل و نحل مین پانچ ہی بچے بتائے ہین اسحق و دختر کو ساقط کردیا اور بغیۃ الطالب مین نو اولاد کہے ہین لیکن اونکی گنتی نام لیکر نہین بتائی بلکہ مطابق فصول مہمہ کے گن کر اقتصار کیا اور دختر کا ذکر نہین کیا انتہی مین کہتا ہون غالبًا اس جگہہ تصحیف ہوگئی ہی کہ بجای سبعۃ تسعۃ لکھہ گیا ہی کیونکہ ہر دو لفظ رسم خط مین قریب یکدیگر ہین واللہ اعلم **ف** فرماتے تھے لا یتم المعروف الا بثلاث تعجیلہ وتصغیرہ وسترہ اور کہتے تھے ما کل من رأی شیئا قدر علیہ ولا کل من قدر علی شیئ وفق لہ ولا کل من وفق اصاب لہ موضعا فاذا

اجتمعت النية والمقدرة والتوفيق والاصابة فهناك السعادة اور فرمایا کہ
تاخیر توبہ اغترار ہی اور تسویف حیرت اور اعتلال اللہ پہ ہلکہ اور اصرار گناہ پہ مکر ہے
اللہ کا ولا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون اور فرمایا چار چیزین ہین کہ قلیل اونکا
کثیر ہی آتش و دشمن و فقر و مرض کسی نے پوچھا خانۂ کعبہ کا نام عتیق کیون ہوا کہا اسلیے
کہ اللہ نے اوسکو طوفان سے آزاد رکہا اور کہتے تھے کہ بیس دن کی صحبت قرابت ہی
اور کفارہ عمل شیطان کا احسان کرنا ساتھہ اخوان کے ہے اور جب تو گھر مین بہائی کے
جاے تو اوسکی خاطرداری قبول کر سوا جلوس علی الصدور کے لڑکیان حسنات ہین
اور لڑکے نعمتین حسنات پر ثواب ملتا ہی اور نعمتون سے سوال کیا جائیگا اور کہتے تھے
من لم یسمع عند العیب و یرعی عند الشیب و یخش اللہ بظہر الغیب فلا خیر فیہ
اور کہتے تھے ہجو ملاحات شعرا سے کہ وہ مدح مین بخل کرتے ہین اور ہجا مین جود اور
کہتے اللھم انک بما انت لہ اھل من العفو اولی بما انا لہ اھل من العقوبۃ اور کہتے
من اکرمک فاکرمہ ومن استخف بک فاکرم نفسک منہ اور کہتے منع جود سوء ظن
ہی ساتھہ معبود کے اور کہتے عیال شخص کے اسرا شخص ہین سو جسپر اللہ انعام کرے اوسکو
چاہیے کہ وہ اپنے اسرا پر توسیع کرے اگر نکریگا تو قریب ہی کہ وہ نعمت اوس سے زائل
ہو جائیگی اور کہتے کہ مومن کو جب غصہ آتا ہی تو وہ غصہ اوسکو حق سے خارج نہین کرتا
اور جب راضی ہوتا ہی تو وہ رضا اوسکو باطل مین داخل نہین کرتی حکایت
احمد بن عمر بن مقدام رازی کہتے ہین مکھی چہرے پر منصور کے بیٹھی اوسکو اوڑایا وہ پہر

آبیٹھی یہانتک کہ وہ تنگ ہوگیا اوسکے پاس اوسوقت جعفر صادق تھے کہا ای اباعبد اللہ
اللہ نے مکھی کو کیون پیدا کیا ہی کہا اسلیے کہ جبابرہ کو ذلیل کرے منصور چپ ہوگیا

ذکر سیدنا موسی کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ

انکی مان ام ولد تھین حمیدہ بربریہ نام بیچ مقام ابوا رمین سنہ ایکسو ۱۲۸ ہجری کو پیدا
ہوے کنیت انکی ابو الحسن ہی اور لقب صابر صالح امین اور اشہر القاب کاظم ہے
یہ اسم عقیق تھے شاعر انکے سید حمیری ہین اور بواب محمد بن الفضل نقش خاتم الملک
للہ وحدہ تھا موسی ہادی اور ہارون رشید انکے معاصر تھے بعض اہل علم نے کہا کہ
یہ امام کبیر القدر اوحد حجہ حبر تھے ساہر اللیل قائماً اور قاطع النہار صائماً تھے فرط حلم و تجاوز
کی وجہ سے کاظم نام ہوا معتقدین سے درگذر کرتے اہل عراق کے نزدیک معروف
بباب الحوائج الی اللہ تھے اسلیے کہ جو کوئی انسے توسل کرتا اوسکے حوائج قضا ہوتے انکے
مناقب بہت ہین حکایت ایک دن رشید نے انسے کہا تم آپکو ذریت رسول خدا
کیون کہتے ہو تم تو بنو علی ہو اور آدمی کا نسب دادا سے ہوتا ہی نہ نانا سے کاظم نے کہا
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ومن ذریتہ داود وسلیمان
وایوب ویوسف وموسی وھارون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی و
عیسی عیسی کا باپ نتھا اونکو ملحق بذریت انبیا رطرف سے اونکی مان کے کیا اسی طرح ہم بھی
ملحق بذریت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف سے مان کے ہین یعنی فاطمہ علیہا السلام اور

ایک اور زیادت ہی ای امیر المومنین اللہ نے فرمایا ہی فمن حاجک فیہ من بعد ماجاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل اور حضرت نے وقت مباہلہ نصاری کے بجز علی و فاطمہ و حسن و حسین کے اور کسی کو نہین بلایا وھم الابناء مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہی کہ ھما ابنای وابنا ابنتی دوسر الفظ یہ ہی ان ابنی ھذا سید اب قرآن و سنت دونون سے ذریت رسول ہونا انکا ثابت ہوا وللہ الحمد موسی کاظم نے اپنے آبا و اجداد سے رفعاً روایت کیا ہی نظر الولد الی والدیہ عبادۃ **حکایت** اسحق بن جعفر نے اپنے بہائی موسی کاظم سے کہا اصلحک اللہ کیا مومن بخیل ہوتا ہی کہا ہان کہا کیا خائن ہوتا ہی کہا نہین اور نہ کذاب پہر کہا حدثنی ابی جعفر الصادق عن آبائہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول کل خلۃ یطوی المؤمن علیہا لیس الکذب والخیانۃ **کرامت** حسام بن حاتم اصم کہتے ہین مجہسے شقیق بلخی نے کہا کہ مین سنہ ۱۴۶ مین حج کرنے کو نکلا قادسیہ مین وترا مین لوگون کا نکلنا طرف حج کے اور اونکی زینت و کثرت کو دیکہتا تہا کہ اتنے مین ایک جوان خوش صورت شدید السمرۃ نحیف البدن دیکہا اوسکے ثیاب پر ایک ثوب صوف تہا اور وہ مشتمل تہا ایک شملہ پر اور اوسکے پانون مین دو پاپوش تہی وہ منفرد یعنی اکیلا بیٹہا تہا مینے اپنے جی مین کہا یہ جوان کوئی صوفی ہے اور لوگون کے ساتہ حج کو جانا چاہتا ہی یہ اونپر راہ مین بار خاطر ہوگا واللہ مین اسکے پاس جا کر اسکو سرزنش کرونگا جب مین قریب گیا اور مجہکو اپنی طرف آتے دیکہا کہا ای شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم

پہر مجہکو چہوڑ کر چلدیا مینے اپنے جی مین کہا یہ عجیب بات ہی کہ میرے ما فی الخاطر کو کہدیا
اور میرا نام لیا یہ کوئی بندۂ صالح ہی مین اس سے ملکر دعا طلب کرون اور اپنے گمان
کی معافی مانگون وہ مجہسے غائب ہو گیا مینے اوسکو نہ دیکہا جب ہم وادی فضّہ مین
اوترے دیکہا کہ کھڑا نماز پڑہتا ہی مینے کہا کہ یہ میرا صاحب ہی مین اسکے پاس جاکر
اس سے استحلال کرون مینے صبر کیا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا اور میری طرف
ملتفت ہو کر کہا ای شقیق پڑہ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی
پہر کہڑے ہو کر چلدیا اور مجہکو چہوڑ گیا مینے کہا یہ جوان ابدال مین سے ہے دو بار میری
راز کو کہدیا جب ہم ادوار مین اوترے اوس جوان کو بر سر چاہ کہڑا دیکہا اوسکی ہاتہہ
مین ایک بدہنا تہا وہ ہاتہہ سے کنوین مین گر گیا اوسنے آسمان کی طرف نگاہ کر کے کہا

انت شربي اذا ظمأت من الما ء وقوتي اذا اردت طعاما

پہر کہا الٰهي وسيدي مالي سواك فلا تعدمنيها واللہ مینے دیکہا کہ پانی چاہ کا سر
چاہ تک آگیا اور وہ رکوہ اوسپر تہا ہاتہہ بڑہا کر اوٹہا لیا پہر وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑہی
پہر ایک ریت کے ٹیلے کی طرف مائل ہو کر دونون ہاتہہ سے اوس بدہنی مین ریت بہری
اور ہلا کر پینے لگا مینے جا کر سلام کیا مجہے سلام کا جواب دیا مینے کہا اطعمنی من فضل ما
انعم اللّٰہ به علیك کہا ای شقیق لم یزل نعم اللّٰہ علیّ ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك
پہر وہ رکوہ مجہکو دیدیا مینے اوسمین سے پیا وہ ستو تہے شکر آمیز واللہ مینے الذ واطیب تر
اوس سے کبہی نہ پیے تہے مینے خوب اچہی طرح پیا یہانتک کہ پیٹ بہر گیا چند روز تک

مجھے خواہش طعام و شراب کی نہ تھی پہر مینے اوس جوان کو نہ دیکھا یہانتک کہ ہم مکے میں وارد ہوئے
ایک رات اوسکو پہلوی قبہ شراب یعنی آبدار خانہ مین وقت نصف شب کھڑے ہوئے نماز
پڑہتے دیکھا کہ خشوع و انین و بکا کے ساتھہ نماز پڑہتا ہی طلوع فجر تک اسی طرح کیا پہر حاشیہ
مطاف کی طرف جاکر دو رکعت فجر ادا کی پہر صبح ہمراہ لوگون کے پڑہی پہر مطاف مین
داخل ہوکر شروق شمس کے بعد تک طواف کیا پہر خلف مقام نماز پڑہ کر نکلنے کا ارادہ کیا
مین بہی اوسکے پیچہے بارادہ سلام نکلا اتنے مین ایک جماعت نے یمین و شمال سے اوسکو
گھیر لیا اور آگے پیچہے خدم و حشم و اتباع تہی جو اوسکے ساتھہ نکلی مینے ایک شخص سے اونسے
پوچھا کہ یہ جوان کون ہی کہا یہ موسی کاظم ہین وهذه الكرامة رواها جماعة من اهل
التاليف رواها ابن الجوزي في كتابه مثير العزام الساكن الى اشرف الاماكن و
رواها الجنابذي في معالم العترة النبوية و الرامهرمزي في كتابه كرامات الاولياء
والامام اليافعي في روض الرياحين ۱۲
وهي كرامة اشتملت على كرامات ایضا حمیری نے کتاب الدلائل مین لکھا ہی کہ احمد بن
محمد نے ابی قتادہ سے اور ابو قتادہ نے ابو خالد زبالی سے روایت کیا ہی کہ زبالہ مین
موسی کاظم آئے اونکے ہمراہ ایک جماعت مہدی کی تہی مہدی نے اونکو بہیجا تہا کہ وہ کاظم
کو مدینے سے عراق مین نزدیک اوسکے مسکن اول ہین لے آئین مینے جاکر اونکو سلام کیا
وہ مجھکو دیکھکر خوش ہوئے اور مجھے کہا کہ حوائج خرید کرکے میرے لیے اپنے پاس رکھو جب
مجھکو غیر منبسط دیکھا کہا تم کیسے منقبض ہو مینے کہا مین کیون منقبض نہون اور تم پاس اس
گروہ طاغیہ کے جاتے ہو مجھکو تمپر امن نہین ہی کہا ای ابا خالد مجھپر کچھ ڈر نہین ہی فلان ماہ

مین فلان دن تو میرا انتظار کرنا آخر روز مین وقت دخول شب کہ مین اوسوقت تجہ سے
انشاء اللہ تعالی ملونگا ابو خالد کہتے ہین مجہکو کوئی فکر نہ تہی مگر یہی شمار کرنا اون شہور و ایام کا
اوس دن تک جس دن کا وعدہ میرے پاس آنے کا کیا تہا جب وہ دن آیا مین باہر نکلا وقت
غروب شمس کے مینے کسیکو نہین دیکہا جب رات ہوئی ایک سواد طرف سے ناحیۂ عراق کے
آتا ہوا نظر آیا مین پاس اوسکے گیا دیکہا کہ وہ آگے قطار کے ایک خچر پر سوار چلے آتے ہین
مینے سلام کیا اور اونکے خیر مقدم و تخلص سے خوش ہوا مجہسے فرمایا کیا تیرے جی مین
شک آیا تہا مینے کہا الحمد للہ الذی خلصك من هذہ الفتنة الطاغية کہا ای
ابا خالد ان لهم الي عودة لا اتخلص منها **ایضاً** عیسی مداینی کہتے ہین مین ایکسال
مکے کو گیا اور سال بہر وہان مجاور رہا پہر مینے کہا کہ مدینے جاؤن اور ایکسال وہان
رہون جسطرح کہ مکے مین رہا کہ اسمین ثواب عظیم ہوگا مین مدینے مین آیا اور طرف مصلے مین
بجنب دار ابوذر اوترا اور پاس کاظم علیہ السلام کے آتا جاتا تہا ایک شب باران تہا
مین اونکے پاس تہا مجہسے کہا اے عیسی اوٹہہ تیرا گہر تیرے سامان پر گر گیا مین وہان سے
اوٹہا دیکہا تو حقیقت مین گہر متاع پر منہدم ہوگیا تہا مینے ایک قوم کو کرایہ دیکر اپنا سامان
باہر نکلوایا سوا ایک سطل وضو کے کوئی چیز نہین گمی جب مین دوسرے دن گیا فرمایا
کوئی چیز تیرے متاع مین سے گم ہوئی ہو تو مین اللہ سے دعا کرون کہ وہ تجہکو خلعت
اوسکا عطا کرے مینے کہا بجز سطل کے کوئی شی گم نہین ہوئی مین اوس سے وضو کرتا تہا
تہوڑی دیر سر نیچے کر کے اوٹہایا اور کہا مجہے یہ گمان ہے کہ تو اوسکو اس واقعہ سے پہلے

کسی جگہہ بہول گیا ہی گہر والے کی کنیز سے پوچہہ اور کہہ کہ مین پاخانے مین اپنا لوٹا
بہول گیا ہون وہ مجہے دیدے مینے اوس سے کہا اوسنے مجہے وہ سطل واپس کردیا
ایضاً عبداللہ بن ادریس ابن سنان سے راوی ہین کہ رشید نے بعض ایام مین ثیاب
فاخرہ پاس علی بن یقطین کے بطور اکرام و اعزاز بہیجے تہے منجملہ اوسکے ایک دراعہ زربفت
سیاہ رنگ لباس خلفا مین سے بہی تہا علی نے وہ دراعہ پاس کاظم علیہ السلام کے
بہیجا کاظم نے واپس کیا اور لکہا احتفظ علیہا ولا تخرجہا عن یدیک فسیکون
لک بہا شان تحتاج معہ الیہا علی بن یقطین کو شک ہوا کہ کیون پہیر دیا اور کچہہ سبب
اس کلام کا نسجہا لکن اوس دراعہ کو ایک سقط مین رکہکر مُہر لگائی بعد تہوڑی مدت کے
ابن یقطین اپنے ایک غلام پر جو مختص باسور تہا خفا ہوے اور اوسکو خدمت سے
معزول کرکے نکالدیا غلام نے اونکی سعایت پاس رشید کے کی اور کہا یہ شخص قائل امامت
کاظم ہے اور ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ پاس اونکے بہیجتا ہی اور تحف و ہدایا ارسال کیا کرتا ہے
چنانچہ اس سال وہ دراعہ سوداء جو حضور نے اوسکو فلان وقت اکراما دیا تہا وہ بہی بہیجا ہے
رشید کو سخت غصہ آیا اور کہا ہم اسکی تحقیقات کرینگے اگر یہ بات سچ نکلی تو مین اوسکی جان لیلونگا
اور یہ کمتر سزا ہی اور اوسی وقت ابن یقطین کو سامنے بلا کر کہا کہ وہ دراعہ سوداء کہان ہے
جو مینے تجہکو دیا تہا اور سائر خواص مین سے تجہکو ساتہہ اوسکے مختص کیا تہا کہا میرے
پاس سقط مین مختوم ہی کہا اسی دم حاضر کر کہا بہتر آپنے ایک خادم کو بلا کر کہا جا اور فلان
گہر کی کنجی مجلسرا سے لیکر فلان صندوق کہول اور وہ سقط لے آ خادم گیا اور لے آیا

اور سامنے رشید کے رکھدیا اوسکی مہر توڑی اور سقط کھولا دراعہ تہ کیا ہوا اپنی حال پر
رکھا تھا پہنا تک نگیا تھا اور نہ سیلا ہوا رشید نے کہا اچھا اسکو اسکی جگہہ مین رکھدے
اور لیجا اب مین بعد اسکے کسی ساعی کی بات تیرے حق مین تصدیق نکرونگا اور جائزہ
سنیہ دیا اور حکم کیا کہ ساعی کو ہزار کوڑے مارو وہ ہزار سے پہلے پانسو کوڑے تک
پہونچنے مین مرگیا **ایضًا** اسحق بن عمار کہتے ہین جب ہارون رشید نے موسی کاظم کو
محبوس کیا ایک رات کو ابو یوسف ومحمد بن حسن صاحبین امام ابو حنیفہ نزدیک اونکی حبس
مین گئے اور سلام کرکے پاس اونکے بیٹھہ گئے اور چاہا کہ امتحانا کچھہ سوال کرین تاکہ مرتبہ
اونکے علم کا دیکھین اتنے مین ایک سپاہی محافظ جیلخانہ آیا اور کہا میری نوبت ختم ہوگئی
اب مین جاتا ہون کل انشاء اللہ پھر آؤنگا تمہارا کوئی کام ہو تو کہدو کہ کل مین وہ کام کرتا لاؤن
فرمایا میرا کوئی کام نہین ہی تو جا پھر ابو یوسف ومحمد سے کہا مجھے اس شخص سے تعجب آتا ہی
کہ یہ مجھسے کہتا ہی کہ کوئی حاجت ہو تو مین کل کے دن کرتا لاؤن اور وہ آج کی رات مرجائیگا
یہ دونون صاحب سوال کرنے سے رک گئے اور کچھہ نہ پوچھا اور کہا ہمارا ارادہ یہ تہا کہ ہم
فرض وسنت کا سوال کرتے یہ تو ہمارے ساتھہ علم غیب مین بات چیت کرنے لگے واللہ
ہم ایک شخص کو اس مرد کے پیچھے بھیجینگے کہ وہ اوسکے گھر کے در پر رات بسر کرے اور دیکھے
کیا ہوتا ہی پھر ایک شخص ان دونون نے اپنی طرف سے بھیجا وہ اوس مرد کے دروازے
پر بیٹھا جب اثناء شب ہوئی رونا چلانا پڑا کہا خیر ہے کیا ہوا کہا گھر والا مر گیا قاصد نے
آکر یہ خبر دی اونکو سخت تعجب ہوا کذا فی الفصول المہمہ **ف** موسی کاظم رضی اللہ عنہ

اعبد و اعلم و اسخی اہل زمان کف مین اور اکرم مردم نفس مین تھے اور فقراء اہل مدینہ کو
تلاش کر کے رات کو اونکے گھرون مین دراہم و دنانیر بھیجتے اور نفقات پہونچاتے تہے وہ لوگ
نجانتے کہ یہ رزق کدہر سے آتا ہے جب اونکا انتقال ہوا تب معلوم ہوا وہ اکثر یہ دعا کیا کرتے
تھے اللھم انی اسألك الراحة عند الموت والعفو عند الحساب ف

احمد بن عبداللہ بن عمار نے محمد بن علی نوفلی سے روایت کیا ہے کہ سبب گرفتار کرنے رشید کا
موسی کاظم کو یہ تہا کہ ایک جماعت نے اونکی چغلی کہائی کہ جمیع جہات سے اموال و زکوۃ
و اخماس اونکے پاس آتے ہین اور اونہون نے ایک زمین تین ہزار درہم کو خرید کی ہے
اور اوسکا نام سیریہ رکہا ہے اوسی سال رشید حج کو نکلے اور مدینہ کی طرف سے آغاز سفر کیا
جب مدینے مین آئے تو موسی کاظم نے مع ایک جماعت اشراف کے اونکا استقبال کیا
جب رشید وہان ٹہیرے اور لوگ جابجا چلے گئے تو موسی کاظم حسب عادت خود مسجد مین آئے
اور رشید نے شب تک قیام کیا اور قبر نبوی کے پاس آکر کہا یا رسول اللہ انی اعتذر
الیك من امر ارید فعله وهو ان امسك موسى الكاظم فانه يريد التشتيت بين
امتك وسفك دمائهم واني اريد حقنها پہر باہر آکر حکم دیا موسی کو مسجد مین سے گرفتار
کر لائے اور اوسیدم اونکو قید کر دیا اور دو قبے منگائے اور ہر ایک قبہ ایک شتر پر رکھکر
اوسکو سقلاط سے چہپایا اور ایک قبے مین موسی کو بند کیا اور ہر ایک قبے کے ہمراہ
ایک رسالہ سوار وان کا دیکر کہا کہ ایک قبے کو بصرے کی راہ پر لیجاؤ اور دوسرے کو کوفے
کے رستے سے یہ اسلیے کہا کہ لوگون پر یہ حال مخفی رہے موسی اوس قبے کے اندر تہے

جو طرف بصرے کے گیا تہا جو لوگ اس قبے کے ساتہہ تہے اونکو وصیت کی تہی کہ یہ قبہ
عیسی بن جعفر بن منصور کو سپرد کر دینا عیسی وہان کے حاکم تہے چنانچہ اونکو سپرد کر دیا
ایکسال تک اوسنے اونکو قید کر رکہا بعد ایکسال کے رشید نے لکہا کہ اونکو قتل کر دو
تاکہ بیفکری حاصل ہو عیسی نے بعض خواص و ثقات ناصحین کو بلا کر مشورہ لیا اور
رشید کا خط اونکو دکہایا اوںہون نے کہا ہم یہ مشورہ دیتے ہین کہ تم اس کام سے
مستعفی ہو جاؤ اور اس امر مین نہ پڑو آخر عیسی نے رشید کو لکہا کہ ای امیر المومنین
آپ نے بمقدمہ اس شخص کے مجہے تحریر کیا ہی اور یہ مدت سی میری قید مین ہی اس
طول مقام مین مینے اسکا امتحان کیا اس سے کوئی برائی ظاہر نہین ہوئی اور اسنے کبہی
ذکر حضور کا بجز خیر کے نہین کیا اور کوئی تاک جہانک ولایت کے نزدیک اسکی نہین ہے
اور نہ یہ خروج کرنا چاہتا ہی اور نہ اسکے پاس کوئی شی امر دنیا سے ہے اور نہ اسنے کبہی
حضور پر بلکہ کسی شخص پر بہی بددعا کی اور یہ دعا نہین کرتا مگر مغفرت و رحمت کے واسطے
آپ کے اور سب مسلمانون کے لیے اور ملازم روزہ و نماز و عبادت ہی اگر امیر المومنین
ہمکو اسکے امر سے معاف کرین اور کسی اور کو سپرد کرین تو خیر ورنہ مین اسکو چہوڑ دون
کیونکہ مین اس سے غایت حرج مین ہون جب یہ خط پاس رشید کے پہونچا تب رشید نے
سندی بن شاہک کو لکہا کہ تو موسی کاظم کو عیسی بن جعفر سے لیکر جو حکم مینے دیا ہی اوسکی
تعمیل کر سندی نے لیکر اونکو قتل کیا اسطرح کہ کہانے مین زہر ملا کر کہلایا بعض نے کہا
رطب مین زہر دیا اوسکو موسی نے کہایا اور تین دن تپ زدہ رہکر انتقال فرمایا ۵

چون خوردنی ست کاسۂ زہری کہ قسمت ست   با جبہۂ کشادہ نوشد کسی چرا

جب مر گئے تو سندی نے فقہا اور وجوہ اہل بغداد کو بلایا اونمین ہیثم بن عدی وغیرہ بہی تہے سب دیکہتے تہے کہ کوئی اثر زخم یا قتل یا خنق کا نہین ہے بلکہ وہ اپنی موت سے مرے ہین

حکایت جب وفات حاضر ہوئی سندی سے کہا میرے غلام مدنی کو جو کہ پاس دار عباس بن محمد کے نازل ہے بلادو کہ وہ متولی غسل و دفن و کفن ہو سندی نے کہا مین خود یہ کام بہت اچہی طرح کرونگا فرمایا ہم اہل بیت ہین ہماری عورتون کے مہر اور ہمارے مبرور کے حج اور ہمارے موتے کے کفن اور ہمارا جہاز خالص ہمارے اموال سے ہوتا ہی مین چاہتا ہون کہ میرا مولی اسکا متولی ہو تب اوسنے یہ بات قبول کی اور اوسکو حاضر کر دیا آمام نے سب افعال کی وصیت اوسکو کی جب وفات ہو گئی تو غلام نے موافق وصیت کے عمل کیا کذا فی الفصول المہمة ف ابن الجوزی نے کتاب صفوة الصفوة مین لکہا ہی کہ موسی کاظم نے حبس مین سے ایک خط رشید کو لکہا انه لم ینقض عنی یوم من البلاء الا انقضی معه یوم عنك من الرخاء حتی نمضی جمیعا الی یوم لیس له انقضاء هنالك یخسر المبطلون ٥

صباح لعزہ براورد و گفت ای محمود   شب تنور گزشت و شب سمور گزشت

ایک قوم شیعہ نے یہ زعم کیا تہا کہ قائم منتظر یہی موسی کاظم ہین اور اونکے حبس کو غیبت قائم ٹہیرایا تہا اسلیے رشید نے یحیی بن خالد کو حکم دیا کہ اونکی لاش کو بغداد کے پل پر رکہدو اور ندا کرو کہ یہ موسی کاظم ہے جسکو رافضہ یہ اعتقاد کرتے ہین کہ وہ نہین مرینگا آب تم

سب لوگ نا اسکو مردہ دیکہہ لوگون نے دیکھا پہر جنازہ اوٹھا لیگئے اور مقابر قریش مین
باب التبن بغداد پر دفن کردیا کذا فی کتاب الانساب وغیرہ **ف** وفات شریف
ماہ رجب ۱۸۳؁ مین ہوئی رجب سی پانچ دن باقی تھے عمر ۵۵ سال کی تہی انکی اولاد ۳۷
بچے تھے ابین ذکر و انثی اونکے نام یہ ہین علی رضا ابراہیم عباس قاسم اسمعیل جعفر
ہارون حسن عبد الله اسحق عبید الله زید حسین احمد محمد فضل سلیمان فاطمہ کبری فاطمہ صغری
رقیہ حکیمہ ام اسماء رقیہ صغری ام کلثوم و میمونہ انتہی لیکن استیفاء عدد مذکور کا نہین کیا
انکی اولاد مین مطابق بغیۃ الطالب ایک عون بہی تھے انہین کی طرف نسب ابو الحسن
وابو الاشبال علی اہدل کا راجع ہوتا ہی اہدل ایک لقب شریف ہی بعض نے کہا
اسکے معنی یہ ہین الادنی الاقرب یقال ہدل الغصن اذا دنا و قرب ولان
بثمرہ اور بعض نے کہا اہدل اسلیے کہا کہ انہ علی الالہ دل صاحب بغیۃ الطالب
کہتے ہین و ناہیک بہ من لقب حسن رائق و لہ علی کلا القولین دلیل علی المعنی
مطابق و فیہ سر لطیف عجیب یفہمہ العاقل المنصف اللبیب انتہی

ذکر سیدنا علی الرضا ابن موسی الکاظم رضی الله عنہ

تولد انکا مدینہ منورہ مین سنہ ۱۴۸ ہجری مین ہوا یا ۱۵۳؁ انکی ماں ام ولد ہین ام البنین
اور نام اونکا اروی تہا کنیت انکی ابو الحسن ہی اور القاب رضا و صابر و زکی و ولی
اشہر بہی رضا ہی یہ اسود معتدل تھے اسلیے کہ انکی ماں سیاہ تہین **حکایت**

ایک دن حمام کے ایک جانب مین تھے کہ اتنے مین ایک لشکری آیا اوسنے انکو اوس
جگہہ سے اوٹھا دیا اور کہا ای اسود میرے سر پر پانی ڈال اور نہلا امام نے اوسکے
سر پر پانی ڈالا ایک شخص آیا وہ انکو پہچانتا تھا اوسنے چیخ ماری کہ ای جندی تو ہلاک ہوا
تو ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدمت لیتا ہی وہ لشکری اونکے پانوون
چومنے لگا اور کہنے لگا جب مینے تم سے پانی ڈالنے کو کہا تھا تو تم نے کیون انکار نکیا فرمایا
انہا المثوبۃ یعنے یہ کار ثواب تھا اور مینے نچاہا کہ جس کام مین مجھے ثواب ملے مین
اوسمین تیری نافرمانی کرون پہر یہ شعر پڑہا ؎

قال لي يا عبد او يا اسود — ليس لي ذنب ولا ذنب لمن

ظلمة وهو الذي لا يجحد — انما الذنب لمن البسني

کذا في تاريخ القرماني انکے شاعر دعبل خزاعی تھے اور بواب محمد بن الفرات نقش خاتم
حسبي الله تھا امین و مامون انکے معاصر تھے شیخ کمال الدین بن طلحہ کہتے ہین نقل ہم
امیر المؤمنین علی بن ابي طالب و زین العابدین علی بن الحسین وجاء علی الر
وهذا ثالثهما حکایت محمد بن یحیي فارسی کہتے ہین ابو نواس نے دیکہا کہ علی رضا
ایک دن پاس سے مامون کے ایک بغلہ فارہہ پر سوار چلے آتے ہین کہا ابن رسول اللہ
مینے کچہہ ابیات آپکے حق مین کہے ہین مین چاہتا ہون کہ آپ اونکو میری زبان سے
سن لین فرمایا پڑہو ابو نواس نے کہا ؎

تجري الصلوة عليهم كلما ذكروا — مطهرون نقيات ثيابهم

من لم يكن علويا حين تنسبه — فما له في قديم الدهر مفتخر

اولئك القوم اهل البيت عندهم — علم الكتاب وما جاءت به السور

فرمایا تمنے ہمکو ایسے اشعار سنائے کہ ویسے کسی نے تم سے پہلے نہ کہے تہے پہر غلام سے
کہا تیرے پاس کسقدر نفقہ فاضل ہے کہا تین سو دینار کہا انکو دیدو پہر جب گہر گئے
کہا شاید وہ اسکو کم سمجہیگا اسی غلام پر بغلہ بہی اوسی کو دیدے حکایت طوسی نے
اپنی کتاب مین ابو الصلت ہروی سے نقل کیا ہی کہ دعبل خزاعی پاس علی رضا کے
آیا اور کہا یا ابن رسول اللہ انی قلت فیکم اہل البیت قصیدۃ و آلیت علی نفسی
ان لا انشدہا احدا قبلک واحب ان تسمعہا منی فقال لہ علی الرضا رضی اللہ
عنہ ہات فانشأ یقول ؎

ذكرت محل الربع من عرفات — فاجريت دمع العين بالعبرات

وقل عرى صبري وهاجت صبابتي — رسوم ديار اقفرت وعرات

مدارس آيات خلت من تلاوة — ومنزل وحي مقفر العرصات

تا آخر قصیدہ یہ قصیدہ بدیعۃ الجمال فصیحۃ المقال ایکسو بیس شعر کا ہی منجملہ اوس کے
نور الابصار مین ۲۹ شعر لکہے ہین شاید ان ابیات کے سننے سے پتہر کا جگر بہی پانی
ہوجاتا ہے پہر بشر کا کیا ذکر ہے ہان کوئی ایسا ہی قاسی القلب ہو تو ضبط گریہ کرسکے
جب دعبل اس قصیدے کو پڑہ چکے امام نے کہا ٹہیرو جاؤ نہین اور ایک صرہ دیا
جسمین سو دینار تہے اور عذر کیا دعبل نے وہ صرہ واپس کردیا اور کہا واللہ مین اسلیے

نہین آیا تہا مین تو عرض سلام اور تبرک کے لیے آیا تھا کہ چہرۂ مبارک پر نظر کر کے
برکت حاصل کرون اور مین آسودہ آدمی ہون اگر یہی مرضی ہو تو مجھکو کوئی کپڑا
اپنے کپڑون مین سے واسطے تبرک کے عطا کرو کہ مجھکو دوست تر ہی حضرت رضانے
ایک جبہ مع اوس صرے کے دیا اور غلام سے کہا اونسے کہو کہ تم یہ لیلو پہر دوست
اسکو تم اوسوقت صرف کرو گے جبکہ طرف اوسکے سخت حاجتمند ہو گے تب دعبل نے
وہ صرہ و جبہ لیلیا پہر دعبل مدت تک مرو مین رہے ایک قافلہ بارادۂ عراق طیار
ہوا دعبل بھی اوس کے ہمراہ نکلے راہ مین چورون نے حملہ کیا اور قافلہ آخر
تک لوٹ لیا اور ایک جماعت کو پکڑ رکہا اونہین دعبل بھی تھے انکی مشکین باندہین اور
جو کچہ اونکے پاس تھا سب لیلیا اور تھوڑی دور جا کر ایک جگہہ بیٹھکر مال کی تقسیم
شروع کی مقدم لصوص نے یہ شعر دعبل کا پڑہا ؎

اری فیئہم فی غیرہم متقسما   وایدیہم من فیئہم صفرات

دعبل اس شعر کو سن رہے تھے کہا تو جانتا ہی کہ یہ شعر کسکا ہی کہا بھلا مین نجانونگا ایک مرد
خزاعہ کا ہی جسکو دعبل کہتے ہین وہ شاعر اہل بیت ہی اوسنے یہ شعر قصیدہ مدحیہ عترت
مین کہا ہی دعبل نے کہا واللہ وہ شخص مین ہون اور یہ قصیدہ میرا ہی اوسنے کہا دیکھہ تو کیا
کہتا ہی کہا واللہ یہ امر اشہر ہی اس سے تو اہل قافلہ سے پوچہہ اور یہ لوگ جنکو تونے
روک رکہا ہی انسے دریافت کر یہ تجہکو بتا دینگے جب پوچہا تو سب نے کہا یہ دعبل خزاعی
شاعر اہل بیت مشہور معروف ہی پہر دعبل نے سارا قصیدہ اول سے تا آخر اوسکو

پڑہ کر سنایا چورون نے کہا تمہارا حق ہمپر واجب ہے وقد اطلقنا القافلة ورددنا
جمیع ما اخذناه منہا کرامة لك یا شاعر اهل البیت پہر وہ دعبل کو اپنے ہمراہ لیکر
بلدۂ قم مین آئے اور اونکو بہت سا مال دیا اور کہا یہ جبہ ہمارے ہاتہہ فروخت کردو اور
ہزار دینار لیلو دعبل نے کہا واللہ مین اسکو فروخت نکرونگا مینے اسکو تبرک کے لیے
اخذ کیا ہے پہر دعبل بعد تین دن کے قم سے روانہ ہوے جب شہر سے تین میل باہر گئے
ایک قوم نوجوان سے نکل کر وہ جبہ اونسے چہین لیا انہون نے قم مین آکر اونکے بڑونکو
خبر دی اونہون نے وہ جبہ دلوادیا اور کہا ہمکو ڈر ہے کہ پہر کہین یہ جبہ کوئی غیر ہمارا تمسے
لے لے اور پہر وہ تمہارے ہاتہہ نہ آئے اسلیئے تمکو قسم ہے کہ تم ہزار دینار پر ہمارے
ہاتہہ فروخت کردو تب ناچار وہ جبہ اونکو دیکر قم سے کوچ کیا **حکایت** ابوالصلت
ہروی کہتے ہین دعبل نے کہا جب مینے یہ قصیدہ سامنے علی رضا کے پڑہا تہا اور
مین اس قول تک پہونچا ؎

خروج امام لامحالة خارج	یقوم علی اسم اللہ بالبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل	و یجزي علی النعماء والنقمات

تو علی رضا رونے لگے پہر سر اوٹہا کر مجہسے کہا یا خزاعي لقد نطق روح القدس
علی لسانك بهذين البيتين ابراہیم بن العباس کہتے ہین مینے نہین دیکہا کہ رضا سے
کوئی مسئلہ پوچہا گیا ہو لکن اونکو وہ معلوم ہو گیا اونسے زیادہ مینے کسی کو عالم زمانے کا
اونکے زمانے تک نہین دیکہا مامون امتحاناً ہر شي کا اونسے سوال کرتے تہے اور وہ

جواب شافی دیتے قلیل النوم کثیر الصوم تھے ہر ماہ مین صوم سہ یوم کے کبھی اون سے
فوت نہوتے اور کہتے کہ یہ صیام دہر ہین کثیر المعروف والصدقہ تھے اور اکثر اندہیری
راتون مین صدقہ دیتے گرمی مین حصیر یعنی بوریے پر بیٹھتے اور جاڑو نمین ٹاٹ پر ابراہیم
بن العباس نے کہا مینے رضا کو سنا کہتے تھے اور راونسے ایک شخص نے پوچہا تہا کیا اللہ
بندون کو تکلیف مالا یطاق دیتا ہی کہا ھو اعدل من ذلک کہا کیا بندون کو قدرت ہے
ہر ارادے پر کہا ھو اعجز من ذلک یاسر خادم نے کہا مینے اونکو سنا فرماتے تھے
اوحش ما یکون ھذا الخلق في ثلاثۃ مواضع یوم یولد الی الدنیا و یخرج المولود
من بطن امہ فیری الدنیا و یوم یموت فیعاین الآخرۃ و اھلھا و یوم یبعث فیری
احکاما لم یر فی الدنیا وقد سلم اللہ تعالی علی یحیی فی ھذہ الثلاثۃ المواطن و آمن
روعتہ فقال وسلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا وقد سلم عیسی
بن مریم علی نفسہ في ھذہ الثلاثۃ المواطن فقال والسلام علي یوم ولدت و یوم
اموت و یوم ابعث حیا ف صاحب کتاب تاریخ نیسابور نے لکہا ہے کہ علی رضا جب
نیسابور مین داخل ہوے ایک قبہ مستور مین بغلہ شہبا پر سوار تھے بازار کی طرف سے
نکلے اما مین حافظین ابو زرعہ و ابو مسلم طوسی سامنے اونکے آئے ہمراہ ان حفاظ کے
بے گنتی اہل علم و حدیث تھے دونون نے کہا ایھا السید الجلیل ابن السادۃ الائمۃ
بحق آبائک الاطھرین و اسلافک الاکرمین الا ما اریتنا وجھک المیمون
و رویت لنا حدیثا من آبائک عن جدک نذکرک بہ امام نے اپنے غلامون سے

کہا ٹھیر جاؤ اور پردہ عماری کا اوٹھا دو اور عیون خلائق کو اپنی رویت طلعت سے ٹھنڈا کیا اونکے دو گیسو تھے دوش پر معلق اور لوگ اپنے طبقات پر کھڑے نظر کرتے تھے کوئی روتا تھا اور کوئی چیختا اور کوئی خاک پر لوٹتا کوئی حافر بغلہ کا بوسہ لیتا ہنگامہ فریاد کا بلند ہوا ائمہ اعلام نے چلا کر کہا ای معاشر مردم چپ رہو اور سنو جو تمکو نفع دے اور ہمکو اپنی چیخ سے ایذا ندو ابو زرعہ و محمد بن اسلم طوسی مستملی تھے علی رضا نے فرمایا حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیہ جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر عن ابیہ علی زین العابدین عن ابیہ شہید کربلا عن ابیہ علی المرتضی قال حدثنی حبیبی وقرۃ عینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال حدثنی جبریل علیہ السلام قال حدثنی رب العزۃ سبحانہ وتعالی قال کلمۃ لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی پھر پردہ عماری کا چھوڑ دیا اور آگے چلے اہل محابر و اہل دواوین کو جو اوسوقت اس حدیث کو لکھتے تھے شمار کیا بیس ہزار آدمی سے زیادہ تھے **ف** امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لو قرئ ھذا الاسناد علی مجنون لافاق من جنونہ اور ابو القاسم قشیری نے کہا ہی یہ حدیث اس سند سے بعض امراء سامانیہ کو پہونچی اوسکو آب زر سے لکھوا کر وصیت کی کہ اسکو میرے ساتھہ قبر مین دفن کر دینا بعد موت کے اوس امیر کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تعالی نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی بتلفظی بلا الہ الا اللہ وتصدیقی ان محمدا رسول اللہ اوردہ المناوی فی شرحہ الکبیر علی الجامع الصغیر وغیرہ مین کہتا ہون ای رب بیٹے بھی ساتھ اس کلمہ طیبہ مبارکہ کو

کے تلفظ کیا ہی اور حضرت کی رسالت کی تصدیق کرتا ہون اور ذریت سے فاطمہ علیہا السلام
اور ان ائمۂ کرام اہل بیت نبوت کے ہون تو مجھکو بھی طفیل مین اس تلفظ و تصدیق کے
بموجب فحوای حدیث مذکور کے محض اپنے فضل و کرم سے بخشدینا اور میرا خاتمہ ایمان
پر کرنا یہ حدیث سلسلۃ الذہب ہی اس سے ہر مرض کا علاج ہوسکتا ہی ف علی رضا نے
اپنے آبا سے رفعا روایت کیا ہی من لم یؤمن بحوضی فلا اورده الله حوضی من لم
یؤمن بشفاعتی فلا اناله الله شفاعتی ثم قال انما شفاعتی لاهل الکبائر من امتی
واما المحسنون فما علیهم من سبیل دوسری روایت انکے اپنے آبا سے بواسطہ علی مرتضے
کے رفعا یہ ہی لما اسری بی ولا یکون الی یوم القیامۃ مومن الا وله جار یؤذیه
تیسری روایت انکی رفعا یہ ہی الشیب فی مقدم الراس یمن وفی العارضین سخاء
وفی الذوائب شجاعۃ وفی القفاء شوم چوتھی روایت انکے آبا سے بواسطہ علی مرتضے
رفعا یہ ہی لما اسری بی الی السماء رأیت رحما معلقۃ بالعرش تشکو رحما الی ربها
انها قاطعۃ لها قلت کم بینک وبینها من اب قالت تلتقی فی اربعین ابا معلوم ہوا
کہ اعتبار رحم کا چالیس پشت تک ہی یہ حدیث مشتمل ہے خوف و رجا دونون پر خوف
ظاہر ہے رہی رجا سو اس سے ثبوت قرابت سادات کا ساتھ سید السادات فخر کائنات
کے باوجود اس فصل بعید کے ہوتا ہی الحمد للہ تعالی کہ اتصال میرے نسب کا ہنوز اس
عدد سے کم ہے چنانچہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی آخر رسالے میں آئیگا پانچوین روایت یہ
من صام من شعبان یوما واحدا ابتغاء ثواب الله دخل الجنۃ ومن استغفر الله

في كل يوم سبعين مرة حشر يوم القيامة في زمرة النبي صلى الله عليه وآله وسلم
و وجبت له من الله الكرامة ومن تصدق في شعبان بصدقة ولو بشق تمرة
حرم الله جسده على النار چھٹی روایت یہ ہے من صام اول يوم من رجب رغبة
في ثواب الله وجبت له الجنة ومن صام يوما من وسطه شفع في مثل ربيعة
ومضر ومن صام يوما في آخره جعله الله من املاك الجنة وشفعه الله في امه
وابيه واخوانه واعمامه وعماته واخواله وخالاته ومعارفه وجيرانه وان كان
فيهم من هو مستوجب النار **ف** صاحب کتاب نثر الدر کہتے ہین فضل بن سہل نے
علی رضا سے مجلس مامون مین پوچھا یا ابا الحسن الخلق مجبورون کہا الله تعالی اعدل
من ان يجبر ثم يعذب کہا فمطلقون کہا الله تعالى احكم من ان يهمل عبده ويكله الى
نفسه **لطیفہ** نیشاپور مین ایک قوم صوفیہ کی علی رضا کے پاس آئی اور کہا امیر المومنین
مامون نے امور ولایت مین نظر کی جسکا الله نے اونکو والی کیا ہے پھر نظر کی تمکو ای
اہل بیت اولی تر اونکا پایا جو قائم با مر مردم ہون پھر اہل بیت مین نظر کی سو تمکو اولی الناس
بالناس پایا پھر ایک شخص سے منجملہ اہل بیت کے پھر اس امر کو طرف تمھارے رد کیا
حالانکہ لوگ طرف ایسے شخص کے محتاج ہین جو خشن کھاے خشن پہنے گدہے پر سوار ہو
بیمار کی عیادت کرے جنازے کے ساتھ جاے علی رضا تکیہ لگاے تھے برابر ہو بیٹھے
اور کہا یوسف بن یعقوب پیغمبر تھے اقبیۂ دیباج پہنتے جو مزرر بذہب تھے اور قبا طلی انسو
بذہب کو لباس کرتے اور تکا آتے آل فرعون پر بیٹھتے اور حکم دیتے اور امر او نہی کرتے

امام سے مراد قسط و عدل ہے جب بات کہے سچ بولے جب حکم دے عدل کرے
جب وعدہ کرے وفا کرے اللہ نے کوئی ملبوس و مطعوم حرام نہین کیا ہی پہر آیت
پڑہی قل من حرم زینة الله التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق یعنی ع
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

فصل ذکر مین ولایت عہد طرف سے مامون کے واسطے علی رضا رضی اللہ عنہ کے

ایک جماعت اصحاب سیر و رواۃ اخبار ایام خلفا نے ذکر کیا ہی کہ جب مامون نے چاہا
کہ علی رضا کو ولیعہد کرے اور یہ بات اپنے جی مین ٹہیرا کر عزم بالجزم کیا تو فضل بن
سہل کو بلا کر اس عزم کی خبر دی اور کہا کہ اس مقدمے مین اپنے بہائی حسن سے بہی
مشورہ لو پہر وہ دونون پاس مامون کے حاضر ہوے حسن نے اس امر کو ایک امر عظیم
ٹہیرا کر اونکو یہ بات جتائی کہ اگر تم ایسا کروگے تو امارت تمہارے خاندان سے جاتی رہیگی
مامون نے کہا مینے اللہ تعالی سے عہد کیا ہی کہ اگر مین مخدوع پر ظفر یاب ہونگا تو خلافت
افضل بنی طالب کو سونپ دونگا اور علی رضا اون سب مین افضل ہین اور یہ بات
ضرور ہوگی جب اون دونون نے تصمیم و عزیمت مامون کو اس امر پر دیکہا تو معارضہ
کرنے سے حرک رہے مامون نے کہا تم دونون جا کر علی رضا کو اس بات کی خبر کر دو
اور یہ خلافت اونکے گلے باندہو وہ دونون پاس اونکے گئے اور خبر کی اور کہا
آپ اسکو اختیار کرو علی رضا نے انکار کیا وہ دونون اونکے درپے رہے یہانتک

کہ چاروناچار قبول کرنا پڑا اور یہ شرط کی کہ مین کوئی امر ونہی وعزل ونصب وکلام درمیان
دو کس کے حکومت مین نکرونگا اور جو شی اپنی اصل پر اسوقت قائم ہی اوسکو تغییر ندونگا
مامون نے یہ شرط قبول کی مامون نے ایک مجلس منعقد کی اوسمین خواص اہل دولت
وامرا ووزرا وحجاب وکتاب واہل حل وعقد فراہم کیے یہ مجلس دن پنجشنبہ پنجم رمضان
سنہ ۲۰۱ ہجری کو منعقد ہوئی اور سب لوگ حاضر ہوے اوسوقت مامون نے فضل بن
سہل سے کہا جماعۂ حاضرین کو رای امیر المومنین پر دربارۂ علی رضا ابن موسی کاظم
خبر دو کہ مینے انکو اپنا ولیعہد کیا ہی اور اونکو حکم دیا کہ لباس سبز پہنین اور پنجشنبہ دیگر
کو اونسے بیعت کرین سب لوگ حاضر ہوکر اپنے اپنے مقادیر طبقات سے منازل پر
ہر موضع مین بیٹھے اور مامون نے بھی جلوس کیا اور علی رضا بلائے گئے وہ درمیان
دو وسادۂ عظیمہ کے جو اونکے لیے رکھے گئے تھے بیٹھے اور وہ لباس سبز پہنے
ہوے تھے اور سر پر عمامہ تھا اور تلوار حمائل تھی مامون نے اپنے بیٹے عباس کو
حکم دیا کہ تم کھڑے ہوکر سب سے پہلے انکی بیعت کرو علی رضا نے اپنا ہاتھ اوٹھایا
اور اونکے ہاتھہ پر رکھدیا مامون نے اونسے کہا تم اپنا ہاتھہ کھولو رضا نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح بیعت لیتے تھے کہ اپنا ہاتھہ اونکے ہاتھون
پر رکھدیتے تھے کہا بہتر ہے جسطرح مناسب جانو کرو پھر کیسہ ہای درہم ودنانیر
وبقچی ثیاب وخلعت کے لاکر رکھے گئے اور خطبا وشعرا نے کھڑے ہوکر ذکر
علی رضا کے ولیعہد ہونے کا بیان کیا کہ مامون نے انکو اپنا ولیعہد کیا ہی اور

علی رضا کے فضائل ذکر کیے اور صلات و جوائز حاضرین مجلس پر بقدر مراتب تقسیم
کیے گئے سب سے پہلے یہ تقسیم علویین سے شروع کی گئی پھر عباسیین سے پھر باقی
لوگون سے بقدر اونکے منازل و مراتب کے پھر مامون نے رضا سے کہا تم کھڑے
ہو کر لوگون مین خطبہ پڑہو علی رضا کھڑے ہوے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور حضرت پر درود
پڑہے پھر کہا ایہا الناس ان لنا علیکم حقا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولکم علینا حق بہ فاذا ادیتم الینا ذلک وجب لکم علینا الحکم والسلام بجز اسکے
اوس مجلس مین اور کوئی بات اونسے سنی نہین گئی اور رضا کی ولیعہدی کا خطبہ شہرون مین
پڑہا گیا عبد الجبار بن سعید نے اوس سال منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مدینہ
منورہ مین خطبہ پڑہا اور دعا مین بحق رضا منبر پر یہ کہا ولی عہد المسلمین علی بن موسی
بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی اور یہ شعر پڑہا ؎

ستة اباؤهم ما هم افضل من يشرب صوب الغمام

ف مداینی نے ذکر کیا ہی کہ جب رضا اوس مجلس مین بیٹھے اور وہ لباس خلعت پہنکر
اور شعرا و خطبا کلام کر رہے تھے اور پھریرا نشانون کا سر پر علی رضا کے اوڑ رہا تھا
رضا نے طرف اپنے بعض موالی حاضرین کے جو مختص برضا تھے نظر کی دیکہا کہ اوسکو
نہایت درجے کا سرور حاصل ہوا کہ اوس سے زیادہ کیا ہوگا وہ سرور اسی ولیعہدی
کا تہا رضا نے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ قریب آیا رضا نے چپکے سے اوسکی کان مین
کہا لا تشغل قلبك بشيء مما ترى من هذا الامر ولا تستبشر به فانه لا يتم

صورت کتاب عہد کی جو مامون نے اپنے قلم سے واسطے رضا کے لکھی تھی ؎

صاحب فصول نے اختصار اس کتاب کا یون لکھا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب
کتبہ عبداللہ بن ہارون الرشید لعلی بن موسی بن جعفر ولیعہدہ اما بعد فان اللہ عزوجل
اصطفی الاسلام دینا واختار لہ من عبادہ رسلا دالین علیہ وہادین الیہ یبشر اولہم باخرہم
ویصدق تالیہم ماضیہم حتی انتہت نبوۃ اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی فترۃ
من الرسل ودروس من العلم وانقطاع من الوحی واقتراب من الساعۃ فختم اللہ بہ النبیین
وجعلہ شاہدا علیہم ومہیمنا وانزل علیہ کتابہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید فلما انقضت النبوۃ وختم اللہ بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الرسالۃ جعل قوام الدین ونظام المسلمین فی الخلافۃ ونظامہا والقیام بشرائعہا واحکامہا
ولم یزل امیر المومنین منذ افضت الیہ الخلافۃ وحمل مشاقہا وخبر مرارۃ طعمہا وذاقہا مسہرا
لعینیہ منضبا لبدنہ مطیلا لفکرہ فیما فیہ عز الدین وقمع المشرکین وصلاح الامۃ وجمع الکلمۃ
ونشر العدل واقامۃ الکتاب والسنۃ ومنعہ ذلک من الخفض والدعۃ ومہنا العیش محبۃ ان
یلقی اللہ سبحانہ وتعالی مناصحا لہ فی دینہ وعبادہ ومختار الولایۃ عہدہ ورعایۃ الامۃ من بعدہ
افضل من یقدر علیہ فی دینہ وورعہ وعلمہ وارجاہم للقیام فی امر اللہ وحقہ مناجیا للہ
تعالی بالاستخارۃ فی ذلک ومسئلتہ الہامہ ما فیہ رضاہ وطاعتہ فی آناء لیلہ ونہارہ معملا
فکرہ ونظرہ فی طلبہ والتماسہ فی اہل بیتہ من ولد عبداللہ بن عباس وعلی بن ابی طالب

رضي الله عنهم مقتصرا من علم حاله ومذهبه منهم على علمه وبالغا في المسئلة ممن خفي عليه امره جهده وطاقته حتى استقصى امورهم معرفة وابتلى اخبارهم مشاهدة واستبرأ احوالهم معاينة وكشف ما عندهم مسائلة وكانت خيرته بعد استخارة الله تعالى واجهاده نفسه في قضاء حقه في عباده وبلاده في الفئتين جميعا علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم لما راى من فضله البارع وعلمه الذائع وورعه الظاهر الشائع وزهده الخالص النافع وتخليه عن الدنيا وتفرده من الناس وقد استبان له ما لم تزل الاخبار عليه متطبقة والالسنة عليه متفقة والكلمة فيه جامعة والاخبار واسعة ولما لم يزل يعرف به من الفضل يافعا وناشئا وحدثا وكهلا فلذلك عقد له بالعهد والخلافة من بعده واثقا بخيرة الله في ذلك اذ علم الله تعالى انه فعله ايثارا له وللدين ونظرا للاسلام والمسلمين وطلبا للسلامة وثبات الحجة والنجاة في اليوم الذي تقوم فيه الناس لرب العالمين ودعا امير المؤمنين ولده واهل بيته وخاصته وقواده وخدمه فبايعه الكل مطيعين مسارعين عالمين بايثار امير المؤمنين طاعة الله على الهوى في ولده وغيره ممن هو اشبك رحما واقرب قرابة وسماه الرضا اذ كان مرضيا عند الله تعالى وعند الناس وقد آثر طاعة الله تعالى والنظر لنفسه وللمسلمين والحمد لله رب العالمين كتبه بيده في يوم الاثنين لسبع خلون من شهر رمضان المعظم سنة احدى ومائتين

صورة ما على ظهر العهد مكتوبا بخط الامام علي بن موسى الرضا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الفعال لما يشاء لا معقب لحكمه ولا راد لقضائه يعلم

خائنۃ الاعین و ماتخفی الصدور وصلوتہ علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و آلہ
الطیبین الطاہرین اقول وانا علی بن موسی بن جعفر ان امیر المومنین عضدہ اللہ بالسداد و
وفقہ للرشاد عرف من حقنا ما جہلہ غیرہ فوصل ارحاما قطعت وامن نفوسا فزعت بل
احیاہا بعد ان کانت من الحیاۃ ایست فاغناہا بعد فقرہا وعرفہا بعد نکرہا مبتغیا بذلک
رضا رب العالمین لا یرید جزاء من غیرہ وسیجزی اللہ الشاکرین ولا یضیع اجر المحسنین وانہ
جعل الی عہدہ والامرۃ الکبری ان بقیت بعدہ فمن حل عقدۃ امر اللہ بشدہا او فصم عروۃ
احب اللہ اتساقہا فقد اباح حریمہ واحل محرمہ اذ کان بذلک زاریا علی الامام منتہکا حرمۃ
الاسلام وخوفا من شتات الدین واضطراب امر المسلمین وحذر فرصۃ تنتہز وعقۃ تبتدر
وجعلت للہ تعالی علی نفسی عہدا ان استرعانی امر المسلمین وقلدنی خلافۃ العمل فیہم عامۃ و
فی بنی العباس بن عبد المطلب خاصۃ ان اعمل فیہم بطاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا اسفک دما ولا ابیح فرجا ولا مالا الا ما سفکتہ حدودہ واباحتہ فرائضہ وان اتحری الکفاۃ
جہدی وطاقتی وجعلت بذلک علی نفسی عہدا مؤکدا یسالنی اللہ عنہ فانہ عزوجل یقول و
اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا وان احدثت او غیرت او بدلت کنت للعزل مستحقا وللنکال
متعرضا واعوذ باللہ من سخطہ والیہ ارغب فی التوفیق لطاعتہ والحلول بینی وبین معصیتہ فی
عافیۃ لی وللمسلمین والجامعۃ والجفر یدلان علی ضد ذلک وما ادری ما یفعل اللہ بی ولا
بکم ان الحکم الا للہ یقضی الحق وہو خیر الفاصلین لکنی امتثلت امر امیر المومنین وآثرت
رضاہ واللہ تعالی یعصمنی وایاہ واشہدت اللہ تعالی علی نفسی بذلک وکفی باللہ شہیدا وکتبت

بخطی بحضرة امیر المومنین اطال اللہ بقاہ والحاضرین من اولیاء نعمتہ وخواص دولتہ
ہم الفضل بن سہل القاضی یحیی بن اکثم وعبداللہ بن طاہر وثمامة بن الاشرس وبشر بن المعتمر
وحماد بن نعمان وذلک فی شہر رمضان سنۃ احدے ومائتین

صورۃ رقم شہادۃ القاضی یحیی بن اکثم

شہد یحیی بن اکثم علی مضمون ہذا المکتوب ظہرہ وبطنہ وہو یسأل اللہ تعالی ان یعرف
امیر المومنین وکافۃ المسلمین برکۃ ہذا العہد والمیثاق وکتب بخطہ فی التاریخ المبین فیہ

صورۃ رقم شہادۃ عبداللہ بن طاہر

اثبت شہادتہ فیہ بتاریخہ عبداللہ بن طاہر

صورۃ رقم شہادۃ حماد

شہد حماد بن النعمان بمضمونہ ظہرا وبطنا وکتبہ بیدہ فی تاریخہ

صورۃ شہادۃ ابن المعتمر

شہد بمثل ذلک بشر بن المعتمر وعلی الجانب الایسر بخط الفضل بن سہل رسم
امیر المومنین بقراءۃ ہذہ الصحیفۃ التی ہی صحیفۃ العہد والمیثاق ظہرا وبطنا بحرم سیدنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین الروضۃ والمنبر علی رؤس الاشہاد بمرأی ومسمع من
وجوہ بنی ہاشم وسائر الاولیاء والاجناد بعد اخذ البیعۃ علیہم واستیفاء شروطہا بما اوجبہ
امیر المومنین من العہد لعلی بن موسی الرضا لتقوم بہ الحجۃ علی جمیع المسلمین ولتبطل الشبہۃ
التی کانت اعترضت لآراء الجاہلین وما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ
پھر ماموں نے اپنی دختر ام حبیب کو اول سنہ ۲۰۲ھ میں ساتھ علی رضا کے بیاہ دیا اور
خود متوجہ عراق ہوئے **حکایت** دن عید کے ماموں نے اپنے مزاج میں کچھہ
انحراف پایا جسکے سبب سے نماز پڑہنے کو نکلنا گران ہوا علی رضا سے کہا تم سوار ہوکر
جاؤ اور لوگوں کو نماز پڑہاؤ اونھوں نے کہا جو شروط درمیان میرے اور جناب کے
ہوئے ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں مجھکو اس کام سے معاف رکھنا چاہیے ماموں نے
کہا میرا ارادہ یہ ہے کہ میں تمھارے ذکر کی تنویہ کروں اور یہ امر کہ تم میرے ولیعہد ہو
مشہور ہو جاوے اور لوگ تمکو بعد میرے خلیفہ جان لیں اور اس بارے میں الحاح کیا
علی رضا نے کہا اگر مجھکو معاف رکہا جاوے تو یہ دوست تر ہے مجھکو اور اگر یہی ٹھہرے
کہ میں نماز کو نکلوں تو میں جاتا ہوں لکن اوس صفت پر جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر نکلتے تھے ماموں نے کہا جسطرح چاہو کرو پھر ماموں نے قواد وجنود واعیان
دولت کو حکم دیا کہ سب سوار ہوکر اونکی خدمت میں عیدگاہ تک جائیں لوگ سوار
ہوکر علی رضا کے گھر تک گئے اور قراء ومؤذنین ومکبرین اونکے دروازے پر
حاضر ہوئے اس انتظار میں کہ وہ باہر آئیں علی رضا غسل کرکے اور لباس فاخرہ

پہنکر اور عمامہ باندہ کر اور شملہ عمامہ عاتق پر لٹکا کر اور عطر ملکر اور ایک عکازہ ہاتھہ مین لیکر باہر آے اور پیادہ چلے سوار نہین ہوے اور اپنے موالی و اتباع سے کہا کہ تم بھی اسی طرح کرو جسطرح مینے کیا ہی اونہون نے ویسا ہی کیا اور اونکے سامنے چلے وقت شروق شمس کے آوازین تہلیل و تکبیر کی بلند تہین جب قواد و جند نے یہ صورت دیکھی تو کچھہ چارہ نہوا مگر یہ کہ اپنے خیول سے اوتر پڑین اور سواریان چہوڑ دین اور غلاموں سے کہا کہ تم مع ان دواب کے پیچھے رہو اور خود اونکے آگے آگے چلے رضا جب تکبیر کہتے سب لوگ تکبیر کہنے لگتے اور جب تہلیل کرتے تو وہ بھی تہلیل کرتے اور سب انکے سب سامنے چلے جاتے تھے یہانتک کہ لوگون نے خیال کیا کہ در و دیوار سے صدا جواب تکبیر و تہلیل کی آتی ہے اور آواز گریہ و فریاد کی بلند ہوئی یہ خبر ماموں کو پہونچی فضل نے ماموں سے کہا کہ اگر علی رضا مصلے تک پہونچین گے تو لوگ فتنے مین پڑ جائین گے اور ہمکو اپنے خون اور جان پر خوف ہے اور تمھاری جان پر بھی ڈر ہے تم کسیکو بھیجکر اونکو واپس بلا لو ماموں نے ایک آدمی نزدیک اونکے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ای ابا الحسن ہمنے تمکو تکلیف دی اور ہم نہین چاہتے کہ تمکو مشقت ہو تم اپنے گھر آجاؤ اور لوگون کو جو کوئی پہلے سے نماز پڑہاتا ہے وہ پڑہا دیگا علی رضا اپنے گھر پہر کر چلے آے اور ماموں خود سوار ہو کر گئے اور لوگون کو نماز پڑہائی انتہی من الفصول المہمۃ کرامت ماموں نے جب علی رضا کو اپنا خلیفہ کیا اور بعد اپنے ولیعہد ٹھیرایا تو حاشیہ ماموں مین ایسے لوگ بھی تھے

جنکو یہ امر ناخوش معلوم ہوا اور ڈرے کہ اب خلافت خاندان بنی عباس سے
نکل جاویگی اور عائد طرف بنی فاطمہ کے ہو گی اسوجہ سے اونکو ایک طرح کا نفور علی رضا
سے حاصل ہوا رضا کی یہ عادت تھی کہ جب وہ مامون کے گھر آتے اور اندر جانا
چاہتے تو جو دربان و اہل نوبت خدم وحشم حاضر دہلیز ہوتے وہ جلد تعظیم کے لیے
کھڑے ہوکر سلام کرتے اور پردہ اوٹھا دیتے کہ وہ اندر جائین جب اونکو رضا سے
نفرت ہوئی اور اس قصے مین باہم گفتگو کی اور دل مین اونکی طرف سے کھٹکا تھا
باہم یہ مشورہ کیا کہ اب جب رضا پاس خلیفہ کے جانا چاہین تو ہم الگ ہو جائین پردہ
نہ اوٹھائین اس امر پر متفق ہو کر بیٹھے اتنے مین رضا حسب عادت خود آئے اون
لوگون سے بے اوٹھے نہ بنا سلام کیا اور پردہ اوٹھا دیا جسطرح کہ عادت تھی جب
وہ اندر چلے گئے تو بعض نے بعض کو ملامت کی کہ جس امر پر تمنے اتفاق کیا تھا
وہ نہ کیا کہا خیر اب کی بار ایسا ہی کرینگے کہ جب وہ آئین گے تو پردہ نہ اوٹھائینگے
جب دوسرا دن ہوا اور رضا آئے تو سب نے کھڑے ہو کر سلام کیا لکن پردہ
نہ اوٹھایا ایک تیز ہوا چلی اوسنے پہلے سے بھی زیادہ پردہ اوٹھا دیا وہ اندر
چلے گئے جب باہر آنے کو ہوے پھر دوسری جانب سے ہوا چلی اور اوسنے پردہ
اوٹھا دیا وہ باہر آئے بعض نے بعض سے کہا اس مرد کا نزدیک اللہ کے کچھ مرتبہ
ہے اور اسکے حال پر اللہ کی عنایت ہے دیکھو آتے جاتے وقت ہوا نے کسطرح
ہر دو جانب سے پردہ اوٹھا دیا ارجعوا الی ما کنتم علیہ من خدمتہ فھو خیر لکم

ایضاً طوسی نے کتاب اعلام الوری مین حاکم سے باسناد محمد بن عیسی روایت کیا ہے
کہ ابی حبیب نے کہا مینے حضرت کو خواب مین دیکھا گویا اوس مسجد مین آئے ہین جس
جگہہ ہمارے شہر مین حجاج ہر سال آکر نازل ہوتا تھا اور گویا مینے جاکر حضرت کو سلام
کیا اور اونکے سامنے کھڑا ہوا آپ کے پاس ایک طبق خوص مدینے کا رکھا ہے اوسمین
تمر صیحانی ہین ایک مٹھی اوس تمر سے بھر کر مجھکو دے مینے گنا تو اٹھارہ دانے تھے
مینے اسکی یہ تعبیر کی کہ مین عوض ہر دانے کے ایک سال زندہ رہونگا بعد بیس دن کے
مین اپنی زمین مین تھا اوسکو کھیتی کے لیے آباد کرتا تھا کہ اتنے مین ایک شخص نے آکر
مجھے خبر دی کہ علی رضا آئے ہین اور اوسی مسجد مین اوترے ہین مینے دیکھا کہ لوگ ہر
جہت سے دوڑ دوڑ کر آتے ہین اور سلام کرتے ہین مین بھی اونکے پاس گیا اونکو
اوسی جگہہ بیٹھے دیکھا جہان حضرت کو جالس دیکھا تھا اور اونکے نیچے ایک حصیر تھا
جیسا کہ حضرت کے نیچے تھا اور سامنے ایک طبق خوص مدینے کا رکھا تھا اوسمین تمر
صیحانی تھے مینے سلام کیا مجھے جواب دیا اور اپنے قریب بلا کر ایک مٹھی بھر کے
دی مینے گنا تو اوتنے ہی دانے تمر کے تھے جو حضرت نے دیے تھے اٹھارہ عدد
مینے کہا زیادہ دو کہا اگر رسول خدا زیادہ دیتے تو مین بھی تجھکو زیادہ دیتا ایضاً
حاکم نے بسند خود سعید بن سعید سے روایت کیا ہے کہ علی رضا نے ایک مرد کی طرف
دیکھکر کہا اے بندۂ خدا وصیت کر تو جو چاہے اور ما لابد منہ کے لیے طیار ہوجا وہ
شخص بعد تین دن کے مرگیا ایضاً صفوان بن یحیی کہتے ہین جب موسی کاظم کا

انتقال ہو گیا اور بعد اونکے علی رضا ظاہر ہوے ہمکو ڈر ہوا ہمنے اونسے کہا کہ
ہمین تمپر طرف سے اس شخص یعنی ہارون رشید کے ڈر لگتا ہی کہا وہ اپنی سعی کوشش
کریگا لکن اوسکو مجھپر دسترس نہوگا صفوان کہتے ہین مجھسے ایک ثقہ نے کہا کہ
یحیی بن خالد برکی نے ہارون سے کہا کہ یہ علی بن موسی مقدم نبی ہین اور مدعی
امر ہین واسطے اپنے کہا اتنا کافی ہی جو اوسکے باپ سے کیا گیا تو یہ چاہتا ہی کہ مین
سب کو مار ڈالون ایضاً مسافر نے کہا مین ہمراہ علی رضا کے تہا منی مین کہ اتنے
مین یحیی بن خالد برکی نے مندیل سے مونہہ چہپائے ہوے بوجہ غبار گذر کیا
رضا نے کہا یہ مساکین نہین جانتے کہ اس سال انپر کیا بلا نازل ہوگی پہر جو ہوا تہا
ہوا پہر فرمایا کہ مین اور ہارون مثل ان دو اصابع کے ہین یعنی سبابہ و وسطی مسافر
کہتے ہین واللہ مینے معنی اس حدیث کے نجانے حق مین ہارون کے مگر بعد موت
رضا کے جبکہ وہ پہلوی ہارون مین مدفون ہوے ایضاً حسین بن یسار کہتے
ہین علی رضا نے کہا کہ عبداللہ محمد کو مار ڈالیگا مینے کہا کیا عبداللہ بن ہارون محمد بن ہارون کو قتل
کریگا کہا ہان عبداللہ مامون محمد امین کو قتل کریگا فکان کما قال ایضاً حسین بن موسے
کہتے ہین ہم گرد علی رضا کے بیٹھے تہے اور ہم جوان بنی ہاشم تہے کہ اتنے مین جعفر
بن عمر علوی کا گزر ہوا وہ رث الہیئۃ تہے ہم مین سے بعض نے اونکی طرف بنظر
حقارت ہیئت و حالت دیکہا رضا نے کہا تم عنقریب اسکو کثیر المال کثیر الخدم حسن الہیئۃ
دیکہہ لوگے ایک مہینا نہ گزرا تہا کہ وہ والی مدینہ ہو گئے اور اونکی حالت اچہی ہو گئی اور

اکثر گزر اونکا ہمپر ہوتا اور اونکے گرد خدم حشم ہوتے اور سامنے چلتے ہم اونکے لیے تعظیماً کہڑے ہو جاتے اور دعا کرتے **ایضاً** جعفر بن صالح کہتے ہین مین پاس رضا کے آیا مینے کہا میری بی بی خواہر محمد بن سنان حمل سے ہے یہ ابن سنان خواص شیعۂ رضا سے تہے آپ دعا کرین کہ بیٹا پیدا ہو کہا وہ دو ہین مین وہان سے پہر اور مینے اپنے جی مین کہا ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام محمد رکہونگا مجہے پکارا مین آیا کہا ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام ام عمرو رکہہ مین کوفے مین آیا ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوے مینے ذکر کا نام علی اور انثی کا نام ام عمرو رکہا جسطرح مجہکو حکم دیا تہا اور مینے اپنی مان سے کہا ام عمرو کے کیا معنی ہین کہا تیری دادی کا نام ام عمرو تہا **ایضاً** حمزہ بن جعفر ارجانی کہتے ہین کہ ہارون رشید مسجد الحرام سے نکلا ایک دروازے سے اور علی رضا دوسرے دروازے سے نکلے اور کہا یا بعد الدار و قرب الملتقی یا طوس ستجمعنی و ایاہ مراد اس سے ہارون تہی **ایضاً** موسی بن عمران کہتے ہین مینے علی رضا کو مسجد مدینے مین دیکہا اور ہارون رشید خطبہ پڑہتے تہے مجہسے کہا ترونی و ایاہ ندفن فی بیت واحد یہ سب کرامات ہین

واللہ یختص برحمتہ من یشاء

تتمہ ذکر مین وفات و اولاد علی رضا رضی اللہ عنہ کے

ہرثمہ بن اعین خادم خلیفۂ مامون اور قائم بخدمت رضا تہا وہ کہتا ہی کہ مجہکو ایکدن

رضانے بلاکر کہا کہ مین تجھکو ایک امر پر مطلع کرتا ہون وہ تیرے پاس بطور راز کے
رہے جب تک مین زندہ ہون تو کسی پر ظاہر نکرنا اگر تو نے کسی پر میری حیات مین
ظاہر کیا تو مین نزدیک اللہ کے تیرا خصم ہونگا مینے قسم کہائی کہ مین ہرگز اوس بات کو
آپ کی حیات مین کسی پر ظاہر نکرونگا مجھسے کہا ای ہرثمہ میری رحلت اور میرا لحوق
اپنے آبا و اجداد کے ساتھہ قریب آیا و قد بلغ الکتاب اجلہ اور مین انگور وانار
ریزہ ریزہ کہاؤنگا اور مر جاؤنگا اور خلیفہ یہ چاہیگا کہ میری قبر پیچھے اپنے باپ کے
قبر کے کرے یعنی ہارون رشید کے لکن اللہ اوسکو اس امر کی قدرت نہ دیگا اور زمین
سخت ہو جائیگی کدالی اوسمین کچہہ کام نہ دیگی اور وہ اوسکو نہ کہود سکینگے تو ای ہرثمہ
جان لے کہ میرا مدفن فلان جہت مین فلان سمت سے ہوگا اور وہ جگہہ معین کرکے
مجھکو بتا دی جب مین مر جاؤن اور میرا جنازہ طیار ہو تو پہر تو یہ سب جو مینے کہا ہے
خلیفہ کو جتا دینا تا کہ لوگ میرے امر سے بصیرت پر ہون اور خلیفہ سے یہ کہدینا
کہ جب مین اپنی نعش پر رکہا جاؤن اور لوگ مجھپر نماز جنازہ پڑہنا چاہین تو وہ لوگ
ذرا سا توقف کرین ایک مرد عربی ملثم ایک ناقے پر جلد طرف سے صحرا کے آئیگا
اوسکی اوٹنی بچہ دیگی اور وہ اوس پر سے اوتر پڑیگا اور مجھپر نماز پڑہیگا تم اوسکے
ہمراہ نماز پڑہنا جب نماز سے فارغ ہوا مجھکو میرے مدفن مین جو جگہہ مینے معین
کر دی ہے اوٹہا لیجاؤ تہ تو کچہہ تہوڑی سی زمین کہودنا ایک قبر مطبق معمور تجھکو
ملیگی اوسکی تہ مین سفید پانی ہوگا جب اوسکے پرت کہل جائین اور پانی نہ نکلے

تو وہی میرا مدفن ہے اوسی مین مجھکو دفن کر دینا اللہ اللہ یا ھرثمۃ ان تخبر بھذا
ہرثمہ کہتے ہین و اللہ کچھہ زیادہ ایام نہین گزرے کہ رضا نے پاس خلیفہ کے انگور
و انار کھاے اور مر گئے انتہے مین کہتا ہون کہ یہ دسوین کرامت ہے رضا کی رضی اللہ عنہ
و ارضاہ **ف** ابو الصلت ہروی نے کہا ہے مین پاس رضا کے گیا اور وہ
پاس سے مامون کے آتے تھے کہا ای ابا الصلت قد فعلوھا اور لگے اللہ کی
توحید و تحمید بیان کرنے پھر دو دن زندہ رہکر تیسرے دن انتقال کیا ہرثمہ نے
کہا مین پاس مامون کے گیا جبکہ اونکو خبر موت رضا کی پہونچی مینے دیکھا کہ مامون
کے ہاتھہ مین سندیل ہے اور وہ رضا پر روتے ہین مینے کہا ای امیر المومنین کچھہ
بات ہی اگر اجازت ہو تو عرض کرون کہا کہہ مینے وہ سارا قصہ جو رضا نے کہا تہا
اول سے تا آخر بیان کیا مامون نے سنکر سخت تعجب کیا پہر حکم تجہیز کا دیا اور ہم سب
اونکے جنازے مین طرف مصلے کے نکلے اور نماز مین ذرا دیر کی کہ یکایک وہ
مرد عربی اپنے بعیر پر طرف سے صحرا کے آیا جس طرح کہ رضا نے کہا تھا اور کسی سے
اوسنے بات نہ کی رضا پر نماز پڑہی اور لوگون نے اوسکے ہمراہ نماز پڑہی خلیفہ نے
حکم دیا کہ اوس مرد کو لاؤ کہین اوسکا اور اوسکے بعیر کا اتا پتا نچلا پہر خلیفہ نے کہا ہم اونکی
قبر خلف قبر ہارون رشید کھودین دیکھین کہ جو کہا تھا ویسا ہی ہے یا نہین مگر زمین پتھر
خالص سے بھی زیادہ سخت تر نکلی اوسکے کھودنے سے سب عاجز ہوگئے حاضرین
کو تعجب ہوا اور قول رضا کا صدق ظاہر ہوگیا تب کہا اچھا وہ جگہہ بتا جس طرف

اونہون نے اشارہ کیا تھا مین لوگون کو وہان لے آیا ہم زمین پر سے مٹی کھودتے تھے
کہ پرت ظاہر ہوے جب اونکو اوٹھایا ایک قبر معمور نکلی اوسکی تہ مین سفید پانی تھا
ماسون نے اوسکو جہانک کر دیکھا پھر وہ پانی اوسی دم سوکھ گیا ہمنے رضا کو وہان
چھپا دیا اور پرت بدستور رکھدیے اور مٹی ڈال دی خلیفہ ماسون ہمیشہ اس وصیت سماع
سے تعجب کرتے تھے اور متاسف و نادم ہوتے ہرثمہ کہتے ہین جب مین پاس ماسون
کے تخلیہ مین جاتا تو کہتے علی رضا نے تجھسے کسطرح کہا تہا مین اعادہ حدیث کا کرتا
وہ تلہف و تاسف کرکے کہتے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات رضا کی ۲۰۳ھ آخر
ماہ صفر مین ہوئی وقیل غیر ذلک اوسوقت عمر اونکی ۵۵ سال کی تہی قریہ سناباد رستاق
مین اعمال طوس خراسان سے قبر اونکی روبرو قبر ہارون رشید کے ہے رہی اولاد
انکی سو ابن الخشاب نے کتاب موالید اہل البیت مین کہا ہے کہ رضا کے پانچ پسر
ایک دختر تہی وھو محمد القانع والحسن وجعفر وابراھیم والحسین وعائشة
رضی اللہ عنہم اجمعین وغفرلنا وجعلنا من مرتہم آمین

ذکر سید محمد جواد بن علی رضا رضی اللہ عنہ

انکی مان ام ولد تہین اونکو سکینہ مرسیہ کہتے تھے انکی کنیت ابو جعفر ہے مثل کنیت
جدامجد محمد باقر علیہ السلام آپکے القاب بہت ہین جواد قانع مرتضی اشہر یہی جواد ہے
یہ سفید رنگ معتدل تھے انکے شاعر حماد ہین اور بواب عمر بن الفرات نقش خاتم

نعم القائد دالله ہی مامون ومعتصم انکے معاصر تھے یہ مدینے مین ۱۹ رمضان ۱۹۵ہجری کو پیدا ہوے صاحب کتاب مطالب السول فی مناقب الرسول کہتے ہین هذا محمد ابو جعفر الثاني فانه قد تقدم في ابائه ابو جعفر محمد الباقر بن علي فجاء هذا باسمه وكنيته واسم ابيه فعرف بابي جعفر الثاني وان كان صغير السن فهو كبير القدر رفيع الذكر انکے مناقب بہت ہین حکایت بہت سے لوگون نے نقل کیا ہے کہ جب انکے والد علی رضا کا انتقال ہوگیا اور بعد ایکسال کے اونکی وفات سے مامون بغداد مین آے ایکدن اتفاق سے وہ شکار کو نکلے اور شہر کے رستے سے گذر کیا وہان بچے کہیلتے تھے اور محمد جواد پاس اون صبیان کے کہڑے تہے جب مامون سامنے آے بچے بہاگے محمد جواد کہڑے رہے اوسوقت عمر اونکی نو برس کی تہی جب خلیفہ قریب آے تو اونکی طرف دیکہا اللہ نے انکی محبت دل مین خلیفہ کے ڈالدی کہا اے لڑکے تو نہین بہاگا اور مثل اپنے یارون کے چلا نہین گیا محمد نے جلد یہ جواب دیا يا امير المؤمنين لم يكن بالطريق ضيق فاوسعه وليس لي جرم فاخشاك والظن بك حسن انك لا تضر من لا ذنب له مامون کو اونکی بات پسند آئی اور اونکی صورت سے خوش ہوے کہا تیرا کیا نام ہے اور تیرے باپ کا کیا نام ہے کہا محمد بن علی الرضا مامون نے اونکے باپ پر ترحم کیا اور گہوڑا آگے بڑہایا مامون کے ساتہہ شکاری باز تہے آبادی سے دور جاکر ایک باز ایک دراج پر چہوڑا وہ تہوڑی دیر غائب رہکر ہوا سے اوتر آیا اوسکی چونچ مین ایک ماہی خرد تہی جسمین کچہہ جان باقی تہی مامون

نے سخت تعجب کیا اور شکار سے واپس پھرے صبیان کو بدستور اوسی جگہہ پایا اور
محمد اونکے پاس تھے سب بچے بھاگ گئے مگر محمد مامون نے اونکے نزدیک ہو کر کہا
ای محمد میرے ہاتھہ مین کیا ہی کہا ای امیر المومنین ان اللہ تعالی خلق فی بحر قدرتہ
سمکا صغارا تصیدہ بازات الملوک والخلفاء کی یختبر بھا سلالۃ النبی المصطفی
کرامۃ لہ مامون نے کہا انت ابن الرضا حقا پھر اونکو اپنے ہمراہ لیلیا اور احسان کیا
اور مقرب بنایا اور اونکے اکرام مین مبالغہ کیا اور ہمیشہ اونکے ساتھہ مامون کو شغف
رہا کیونکہ بعد اسکے اونکا فضل وعلم وکمال عقل وغلبہ برہان باوجود صغر سن کے
روز افزون ظاہر ہوتا رہا اور یہ عزم کیا کہ انکا بیاہ اپنی دختر ام الفضل سے کردین اور
اس عزم پر تصمیم کی لیکن عباسیین نے اس خوف سی منع کیا کہ کہین انکو بھی مثل انکے
باپ کے اپنا ولیعہد مقرر نکردین جب مامون نے یہ بات کہی کہ مینے اسکو اس لیے
پسند کیا ہی کہ یہ کافۂ اہل فضل سے علم ومعرفت وحلم مین باوجود اس کم عمری کے
ممیز ہے تب لوگون نے اس اتصاف مین نزاع کیا پھر یہ ٹھیری کہ اچھا کسیکو انکے
پاس بھیجکر امتحان لیا جاے تب یحیی بن اکثم کے پاس کسی شخص کو بھیجکر یہ وعدہ کیا کہ
اگر تم محمد کو قطع وخجل کردوگے تو ہم تمکو بہت کچھہ دینگے پھر خلیفہ وخواص دولت
حاضر ہوے اونکے ہمراہ یحیی بن اکثم بھی تھے مامون نے حکم دیا کہ ایک عمدہ
فرش بچھاؤ جسپر محمد بیٹھین غرضکہ وہ بیٹھے یحیی بن اکثم نے کچھہ مسائل پیش کئے محمد نے
بہت اچھا جواب ایضاح کے ساتھہ دیا خلیفہ نے کہا احسنت یا ابا جعفر اب

اگر تمھارا جی چاہے تو تم بھی یحییٰ سے کچھہ پوچھو ایک ہی مسئلہ سہی یحییٰ نے کہا
آپ پوچھو اگر میرے پاس جواب ہوگا تو مین جواب دونگا ورنہ استفادہ جواب کرونگا
اور مین اسکے بعد سائل ہون کہ مجھکو جواب مین رشید کرے محمد جواد نے کہا تم کیا کہتے ہو
حق مین ایک مرد کے جسنے اول نہار مین طرف ایک عورت کے شہوت سے نظر کی
یہ نظر کرنا اوسکا طرف اوس عورت کے حرام تھا اوس مرد پر جب وقت عصر کا آیا تو
وہ عورت اوسکے لیے حلال ہوگئی جب سورج ڈوب گیا تو وہ پھر اوسپر حرام ہوگئی جب
وقت عشا کا آیا پھر حلال ہوگئی جب آدھی رات ہوئی تو پھر حرام ہوگئی جب صبح طالع
ہوئی تو پھر حلال ہوگئی کہو یہ عورت اس مرد کے لیے ان اوقات مین کس سبب سے
حلال ہوئی اور پھر کس سبب سے حرام یحییٰ بن اکثم نے کہا مین نہین جانتا اگر آپ افادہ
جواب فرمادین تو مہربانی ہے محمد نے کہا یہ عورت ایک مرد کی کنیز تھی ایک شخص نے
اوسکی طرف اول نہار مین نظر کی شہوت سے اور یہ اوسپر حرام تھا جب دن چڑھا
اس شخص نے اوسکو صاحب کنیز سے خرید لیا وہ اسکے لیے حلال ہوگئی جب وقت
ظہر کا آیا اسنے اوسکو آزاد کردیا وہ اسپر حرام ہوگئی جب وقت عصر کا آیا اسنے اوس سے
نکاح کرلیا وہ حلال ہوگئی جب وقت مغرب کا آیا اوس سے ظہار کیا وہ حرام ہوگئی
جب وقت عشا کا آیا ظہار کا کفارہ دیدیا وہ حلال ہوگئی جب آدھی رات ہوئی تو اوسکو
ایک طلاق دیدی وہ حرام ہوگئی جب وقت فجر کا آیا تو رجوع کرلیا وہ حلال ہوگئی
اوسوقت ماموں نے حضار اہل بیت اپنے سے متوجہ ہوکر یہ کہا کہ تم مین کوئی ایسا

ہو کہ اس مسئلے کا ایسا جواب دیسکے اونہون نے کہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
کہا اب تو تمنے پہچان لی وہ بات جسکے تم منکر تہے اور قاضی کے چہرے پر پشیمانی ظاہر
ہوئی اور اس تغیر کو سب اہل مجلس نے معلوم کر لیا مامون نے کہا الحمد للہ علی ما من
بہ علی من السداد فی الامر والتوفیق فی الرأی اور ابو جعفر کی طرف متوجہ ہو کر
یہ بات کہی کہ مین اپنی دختر ام الفضل کا نکاح تجہسے کرونگا اگرچہ قوم کی ناکین اس سے
گرد آلودہ ہون اب تو اپنا پیغام بہیج مینے تجہکو اپنے لیے اور اپنی دختر کے لیے پسند
کر لیا ہی محمد جواد نے کہا الحمد للہ اقرارا بنعمتہ ولا الہ الا اللہ اخلاصا بوحدانیتہ
وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید بریتہ والاصفیاء من عترتہ اما بعد فقد
کان من فضل اللہ علی الانام ان اغناہم بالحلال عن الحرام فقال تعالی وانکحوا الایامی
منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ واللہ
واسع علیم محمد بن علی بن موسی نے پیغام دیا ہی امیر المومنین عبد اللہ مامون کو اونکی
دختر ام الفضل کا اور جو مہر میری جدہ فاطمہ بنت رسول کا تہا پانسو درہم جید وہ مینے
بذل کیا اس مہر پر تم ای امیر المومنین مجہسے نکاح اپنی دختر کا کرتے ہو مامون نے
کہا مینے اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح اس صداق پر تم سے کر دیا محمد نے کہا مینے یہ نکاح
اپنے نفس کے لیے قبول کیا اس مہر پر ریان کہتے ہین پہر خادم کشتی لاے چاندی
کی سطلی بذہب اوسمین غالیہ تہا انواع طیب کا یعنی عطر مجموعہ اور گلاب پاش اور مشک
وہ سب حاضرین کو لگایا گیا بقدر اونکے منازل کے پہر موائد حلوی لا کر رکہی گئی حاضرین

نے کہایا اور اونپر بقدر مراتب جوائز کی تفریق کی گئی پہر لوگ چلے گئے اور مامون
نے فقراء و مساکین و اہل اربطہ و خوانیق و مدارس پر صدقہ کیا اور ہمیشہ محمد جواد نزدیک
اونکے معظم مکرم رہے یہانتک کہ وہ اپنی زوجہ ام الفضل کو لیکر مدینہ شریفہ مین آئے
روایت ام الفضل نے بعد توجہ شوہر کے بجانب مدینہ اپنے باپ مامون کو شکوہ
ابو جعفر کا لکھا کہ وہ مجہپر کنیز لاتے ہین باپ نے جواب لکھا یا بنیۃ انا لم نزوجک
ابا جعفر لنحرم علیہ حلالا فلا تعاودینی بذکر شیء مما ذکرت یعنی ای بیٹی مینے
تجہے اوسکے ساتہہ اسلیے نہین بیاہا ہی کہ تو حلال کو اوسپر حرام کردے اب آیندہ پہر کر
ایسی بات کا جواب تو نے کیا مجہسے نکرنا کرامت ابو خالد کہتے ہین مین عسکر مین تہا
مجہکو یہ خبر ملی کہ یہان ایک مرد محبوس ہی اوسکو شام سے لائے ہین وہ پا بجولان ہے
اور کہتے ہین کہ وہ مدعی نبوت ہوا ہی مین دروازہ سجن پر گیا اور کچہہ داروغہ کو دیکر
اوس مرد کے پاس پہونچا وہ ایک شخص صاحب فہم و عقل و لب تہا مینے کہا ای شخص
تیرا کیا قصہ ہی کہا مین ایک مرد تہا شام مین اللہ تعالی کی عبادت کرتا تہا اوس جگہہ
مین جہان سر امام حسین کا کہڑا کیا تہا ایک رات مین اوس جگہہ متوجہ محراب ہو کر اللہ کا
ذکر کر رہا تہا کہ مینے ایک شخص کو اپنے سامنے دیکہا اوسنے کہا اوٹہہ مین اوسکو ساتہہ
اوٹہا وہ ذرا سا چلا کہ ناگہان مین مسجد کوفے مین ہون مجہسے کہا تو اس مسجد کو پہچانتا ہے
مینے کہا ہان یہ مسجد کوفہ ہی کہا نماز پڑہ مینے اوسکے ہمراہ نماز پڑہی پہر وہ وہان سے
پہرا اور مین بہی اوسکے ساتہہ پہرا ذرا سا کہ اتنے مین ہم مکے مین پہنچے اوس شخص نے

طواف کیا اور مینے بہی اوسکو ساتہہ طواف کیا پہر وہان سے وہ باہر نکلا اور مین بہی
باہر آیا اور ذرا سا چلا کہ مین اپنے اوسی جگہہ مین تہا جہان اللہ کی عبادت شام
مین کرتا تہا پہر وہ شخص مجہسے غائب ہوگیا مین ایک سال تک متعجب رہا کہ مینے یہ کیا
دیکہا تہا جب سال آیندہ آئی تو وہی شخص پہر میری طرف آیا مین بہت خوش ہوا
اوسنے مجہکو پکارا مینے جواب دیا میرے ساتہہ وہی معاملہ کیا جو سال گزشتہ مین کیا تہا
جب مجہسے جدا ہونے لگا مینے کہا بحق الذي اقدرك علی ما رأیت منك الا
اخبرتني من انت اوسنے کہا انا محمد بن علی الرضا بن موسی بن جعفر مینے یہ ماجرا
بعض لوگون سے کہا جو اوس جگہہ میرے پاس جمع ہوتے تہے یہ خبر محمد بن عبد الملک زیات
کو پہونچی اوسنے ایک آدمی بہیجکر مجہکو پکڑ بلوایا اور میرے پاؤنمین بیڑیان ڈالکر عراق
کو بہیجدیا اب مین قید مین ہون جسطرح کہ تم دیکہتے ہو اور مجہپر دعوی محال کیا ہی مینے کہا
مین تمہارے اس قصے کو محمد بن عبد الملک زیات تک پہونچا دون کہا اچہا مینے یہ قصہ
اوسکو لکہا اور ساری حقیقت اس ماجرا کی لکہی اوسنے پشت خط پر یہ جواب دیا اوس شخص سے
کہدو کہ جسنے تجہکو شام سے نکالکر ان مواضع کی سیر کرائی جنکا ذکر تونے کیا ہی وہی تجہکو
اس حبس سے بہی نکالدیگا مجہکو اس جواب سے نہایت غم ہوا اور مین نادم ہوا اور مینے کہا
کہ کل مین جاکر اوس سے کہونگا کہ تو صبر کر اور اللہ سے کشائش چاہ اور اس مرد متجبر کا
جواب بہی اوسکو سنا دونگا جب صبحکو مین حبس پر پہونچا کیا دیکہتا ہون کہ سپاہی اور داروغہ
وغیرہ مین جنگ ہو رہی ہے مینے کہا کیا خبر ہے کہا وہ مرد متنبي جو شام سے یہان لایا

گیا تھا آجکی رات سجن سے گم ہوگیا اور اوسکے قیود و اغلال جو اوسکے گلے اور پانون مین تھے وہ قید خانے مین پڑے ہین ہم نہین جانتے کہ وہ کسطرح رہا ہوگیا اوسکو ہر چند تلاش کیا کوئی اثر و خبر نہین ملتی ہے معلوم نہین کہ زمین مین اوتر گیا یا آسمان پر چڑھ گیا مینے تعجب کیا اور اپنے جی مین کہا کہ ابن الزیات نے اوسکے امر کا استخفاف کیا اور اوسکے قصے پر استہزا کیا اسی امر نے اوسکو رہائی دی کذا نقلہ ابن الصباغ ایضا بعض حفاظ نے نقل کیا ہے کہ ایک عورت نے زعم کیا کہ وہ شریفہ یعنی سیدانی ہے متوکل نے کہا دریافت کرو لوگون نے کہا محمد جواد سے پوچھنا چاہیے اونکو بلایا وہ آکر سریر پر پاس متوکل کے بیٹھے اونسے دریافت کیا اونہون نے کہا ان اللہ حرم لحم اولاد الحسین علی السباع اسکو سامنے درندون کے ڈالدو اوس عورت سے کہا کہ یہ تجویز ہے اوسنے اپنے کذب کا اقرار کیا لوگون نے متوکل سے کہا کہ بھلا انکے قول کا تجربہ تو کرو تین درندے صحن قصر مین لاکر چھوڑے اور محمد جواد کو بلایا جب وہ اندر آئے دروازہ بند کردیا درندون کی آواز سے کان بہرے ہوگئے تھے وہ صحن سے زینے پر چڑھے درندے اونکے قریب جاکر چپ ہوگئے اور دم ہلاکر گرد اونکے پھرنے لگے اونہون نے اپنی آستین سے اونکو مسح کیا وہ بیٹھ گئے یہ پاس متوکل کے پہونچے اور ایک ساعت بات چیت کرکے اوترے درندون نے اس مرتبہ بھی پہلی بار کی طرح کیا یہانتک کہ وہ گھر سے باہر چلے گئے متوکل نے اونکے لیے ایک جائزۂ عظیم بھیجا متوکل سے کہا کہ تم بھی ایسا

کرو جیسا کہ تمہارے ابن عم نے کیا ہی متوکل کو جسارت نہوئی اور کہا تم سیرا قتل
کرنا چاہتے ہو پہر حکم دیا کہ یہ خبر فاش نہو انتہی لکن مسعودی نے نقل کیا ہی کہ یہ قصہ
علی ابو الحسن عسکری کا ہی جو انکے بیٹے تھے یہی موجہ ہی اسلیے کہ متوکل معاصر محمد جواد
نہ تھے بلکہ معاصر علی ہادی تھے **ایضاً** محمد جواد جب مدینۂ منورہ کو چلے لوگ مشایعت
و وداع کے لیے ساتہہ ہوے جب باب کوفہ پر پہونچے نزدیک خانۂ مسیب کے
وہان وقت غروب آفتاب کے اوترکر مسجد قدیم مین سگئے جو اوس جگہہ بنی تہی
تاکہ نماز مغرب پڑہین صحن مسجد مین ایک درخت بیر کا تہا اوسمین کبہی پہل نہ آیا تہا ایک
لوٹا پانی منگوا کر جڑمین اوس درخت کے وضو کیا پہر اوٹہکر لوگون کو نماز مغرب پڑہائے
پہر چار رکعت نفل پڑہ کر سجدۂ شکر کیا اور لوگون کو رخصت کرکے پہرے اوسی
رات اوس درخت مین پہل آگیا اور بہت اچہا بار رہا لوگون نے دیکہا اور نہایت
تعجب کیا

تتمہ بیانمین انکی وفات و اولاد و کلام کے

وفات انکی بغداد مین ہوئی سبب بغداد مین جانیکا یہ تہا کہ معتصم نے انکو آدمی بہیجکر
مدینے سے بلوایا تہا انکے ہمراہ انکی زوجۂ ام الفضل بنت مامون بہی تہین محرم ۲۲۰
ہجری سے دو راتین باقی تہین کہ یہ بغداد پہونچے اور آخر ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ ہجری کو
وفات کی اور مقابر قریش مین دفن ہوے جس قبر مین کہ انکے دادا موسی کاظم

مدفون تھے اور ام الفضل قصر معتصم مین تھین عمر علی جواد کی اوسدن پچیس برس کی
تھی اور کچھ جمیعت کہتے ہین کہ مسموم مرے ام الفضل نے اپنے باپ کے حکم سے
زہر دیدیا چار بیٹے چھوڑے علی و موسی و فاطمہ و امامہ فرماتے تھے اللہ کے کچھ
بندے ہین کہ اللہ نے اونکو ساتھ دوام نعمت کے خاص کیا ہی وہ نعمت ہمیشہ اونہین
نزدیک ہی جبتک کہ وہ اوسکو بذل کرتے رہتے ہین پھر جب اوسکو روکتے ہین تو اللہ
اونسے چھین کر اونکے غیر کو دیدیتا ہی اور کہتے تھے ما عظمت نعمة الله علی احد
الا عظمت الیه حوائج الناس فمن لم یحتمل تلك المئونة عرض تلك النعمة
للزوال اور فرماتے تھے کہ اہل معروف طرف اپنے اصطناع کے محتاج تر ہین نسبت
اہل حاجت کے اسلیے کہ انکو اوسرا اصطناع کا اجر و فخر و ذکر ہے سو جب کوئی اصطناع
معروف کرتا ہی تو وہ اپنے ہی نفس سے ابتدا کرتا ہی اور فرماتے تھے من اجل
انسانا هابه ومن جهل شيئا عابه ومن كثر همه سقم جسمه وعنوان صحيفة المسلم
حسن خلقه اور فرماتے تھے من استغنی بالله افتقر الناس الیه ومن اتقی الله احبه
الناس اور کہتے تھے جمال لسان مین ہے اور کمال عقل مین عفاف زینت فقر ہی اور
شکر زینت بلا اور تواضع زینت حسب اور فصاحت زینت کلام اور حفظ زینت روایت
اور خفض جناح زینت علم اور حسن ادب زینت ورع اور بسط وجہ زینت قناعت اور
ترک مالایعنی زینت ورع آدمی کو کمال مروت سے اسی قدر کافی ہے کہ کسی سے
اسطرح ملاقات نکرے کہ اوسکو برا لگے اور حسن خلق یہ ہی کہ اذی کو روکنا اور تحایہ

یہ ہے کہ جسکا حق جسپر ہے اوسکے ساتھہ نیکی کرے کرم یہ ہی کہ اپنے نفس پر ایثار کرے انصاف یہ ہی کہ جب حق ظاہر ہو تو اوسکو قبول کرلے نصح یہ ہی کہ جو بات اپنے نفس کے لیے پسند نہین کرتا ہی اوس سے دوسرے کو بھی نہی کرے علامت صداقت کی یہ ہی کہ موافقت زیادہ ہو اور مخالفت کم شکر یہ ہی کہ احسان محسن کو پہچانے تواضع یہ ہی کہ اپنی قدر کو پہچانے امرا یاز قدر خود بشناس سلامتی یہ ہے کہ غیر کے عیوب کو کم یاد رکھے اور اپنے عیوب کی اصلاح پر متوجہ ہو فرماتے تھے عامل بالظلم اور معین ظلم اور راضی بالظلم شرکا ہین والعلماء غرباء لکثرة الجہال بینھم اور کہتے تھے الصبر علی المصیبة مصیبة علی الشامت تین چیزین ہین کہ بندے کو الله کے رضوان تک پہونچا دیتی ہین کثرت استغفار و لین جانب و کثرت صدقہ اور تین چیزین ہین جس کسی مین ہونگی وہ نادم نہوگا ترک عجلت و مشورہ اور توکل علی الله وقت عزم کے لو سکت الجاھل ما اختلف الناس من استحسن قبیحا کان شریکا فیه کفر النعمة داعیة المقت ومن جازاك بالشکر فقد اعطاك اکثر مما اخذ منك من وعظ اخاه سرا فقد زانه ومن وعظه علانیة فقد شانه ما انعم الله علی عبد نعمة فعلم انها من الله الا کتب الله علی اسمه شکرها قبل ان یحمد علیها ولا اذنب عبد ذنبا فعلم ان الله مطلع علیه وانه ان شاء عذبه وان شاء غفر له الا غفر له قبل ان یستغفر موت الانسان بالذنوب اکبر من موته بالاجل وحیاته بالبرکة اکبر من حیاته بالعمر من وثق بالله وتوکل علیه

نجاہ اللہ من کل سوء وحرز من کل عدو والدین عز والعلم کنز والصمت نور
وغایۃ الزھد الورع ولا ھدم للدین مثل البدع وافسد للرجال من الطمع
وبالراعی تصلح الرعیۃ وبالدعاء تصرف البلیۃ الی غیر ذلک وھو کثیر طیب
جدا وفقنا اللہ للعمل بہا

ذکر سیدنا علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا

ابن الخشاب نے کتاب موالید اہل البیت مین کہا ہی کہ ولادت ابو الحسن علی عسکری
کی مدینۂ منورہ مین ماہ رجب ۲۱۴ھ کو ہوئی انکی ماں ام ولد تہین اونکو سمانۂ مغربیہ
کہتے تہے وقیل غیر ذلک انکی کنیت فقط ابو الحسن ہی اور القاب ہادی ومتوکل و
ناصح ومتقی ومرتضی وفقیہ وامین وطیب اشہر یہی ہادی ہی اپنے اصحاب کو منع
کرتے تہے کہ مجھکو بلقب متوکل یاد نکرو اسلیے کہ یہ لقب خلیفہ جعفر متوکل بن معتصم کا ہے
یہ گندم گون تہے انکے شاعر عوفی و دیلمی ہین اور بواب عثمان بن سعید نقش خاتم یہ تہا
اللہ ربی وھو عصمتی من خلقہ معاصر انکے واثق تہے پہر متوکل پہر منتصر پہر مستعین
برادر زادۂ متوکل انکے مناقب بہت ہین صواعق مین کہا ہی کان ابو الحسن العسکری
وارث ابیہ علما ومنحا حیاۃ الحیوان مین کہا ہی انکا نام عسکری اسلیے ہوا کہ جب
سعایت انکے پاس متوکل کی بکثرت ہوئی تو انکو مدینے سے بلا کر سر من رائی مین کہا
اس بستی کو عسکر کہتے تہے کیونکہ جب معتصم نے اوسکو بنایا تو مع عسکر کے

اومن جگہ نقل کر آیا تب سے وہ جگہ عسکر مشہور ہوگئی تاریخ قربانی مین کہا ہی سر من رأی یہی سامرا ہی ایک بڑا
شہر ہی شرقی دجلہ پر درمیان تکریت و بغداد کے سنہ ۲۲۱ھ مین معتصم نے اوسکو بسایا اور مع اپنی جنود کے وہان
سکونت اختیار کی حتی صارت اعظم بلاد اللہ وھی الیوم خراب لیس بھا ناس قلائل کالقریۃ انتہی حکایت
ایکبار یہ سر من رأی سے نکل کر ایک گاؤن مین گئے ایک اعرابی نے آکر کہا میرے گھر چلو
اوسکے گھر گئے وہ نملا کسی نے کہا کہ فلان جگہ گیا ہی اوسی جگہ گئے وہ ملا اوس سے
کہا تیری کیا حاجت ہی کہا مین ایک مرد اعرابی ہون اعراب کوفے مین سے تمہارے
دادا علی بن ابی طالب کی دوستی کا دم بھرتا ہون مجھپر بہت قرض ہوگیا ہی اور مین سخت
زیر بار ہوگیا ہون مین کسی کو نہین پاتا کہ اوس سے ادای قرض کو کہون کہا کتنا
قرض ہی کہا دس ہزار درہم کہا تو خوشدل اور خنک چشم رہ تیرا قرض انشاء اللہ تعالی
ادا ہو جائیگا پھر اوسکو اپنے پاس ٹھیرایا اور کہا یا اخا العرب مین تجھسے ایک بات
چاہتا ہون تو میرا کہنا مان اور میری مخالفت نکر واللہ اللہ فیما امرک بہ وحاجتک
تقضی انشاء اللہ تعالی اوسنے کہا مین خلاف تمہارے حکم کے نکرونگا ابو الحسن نے
ایک ورقہ کاغذ پر اپنے خط سے لکھا کہ اس اعرابی کا مجھپر قرض ہے اسقدر پھر کہا اس
کاغذ کو اپنے پاس رکھ اور جب تو سر من رأی مین آئے اور مجھکو دیکھے کہ مین مجلس عام مین
بیٹھا ہون اور لوگ حاضر ہون تو اس کاغذ کو لیکر میرے پاس آ اور مجھسے اپنے قرض
کا مطالبہ کر اور سخت گفتگو سے پیش آ اور تقاضا کر تیرا کوئی کچھ نکریگا واللہ اللہ ان تخالفنی
فی شیء مما اوصیناک بہ جب یہ سر من رأی مین آئے اور مجلس عام مین بیٹھے اور جماعت

وجوہ مردم و اصحاب خلیفہ متوکل سب حاضر ہوے اعرابی آیا اور کاغذ نکالکر مطالبہ مبالغہ کا کیا اور سخت گفتگو سے پیش آیا یہ عذر کرنے لگے اور نرم گفتگو کی اور وعدہ کیا کہ مین تیرا قرض ادا کرونگا اور مہلت مانگی کہ تین دن صبر کر حاضرین نے بہی سمجہا یا وہ کا ہیکو مانتا تہا جب مجلس برخاست ہوئی یہ خبر خلیفہ متوکل کو پہونچی جلی لفور تیس ہزار درہم بہیجدیے جب اعرابی آیا کہا یہ سب لیجا اوسنے کہا ای ابن رسول اللہ واللہ میرا مطالب فقط دس ہزار ہین فرمایا واللہ تو ان سب کو لیجا یہ تیرا رزق ہے جو اللہ نے بہیجا ہی اگر اس سے زیادہ روپیہ آتا تب بہی مین کم نکرتا وہ تیس ہزار درہم لیکر چلا گیا اور کہتا تہا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کرامت اسباطی نے کہا مین عراق سے مدینے مین آیا اور پاس عسکری کے گیا مجہسے فرمایا واثق کی کیا خبر ہے مینے کہا اچہی طرح چہوڑکر آیا ہون اور مین اونسے قریب العہد ہون اونہین کے پاس سے اونکو صحیح سلامت چہوڑکر چلا آتا ہون کہا لوگ کہتے ہین کہ وہ مرگیا مین سمجہا کہ مراد لوگون سے خود ہی ہین مین چپ ہو رہا پہر کہا ابن الزیات کا کیا حال ہے مینے کہا لوگ اوسکے ساتہہ ہین اور اوسی کا امر امر ہے کہا یہ اوسپر شوم ہی پہر کہا اللہ کی مقادیر و احکام لابد جاری ہوتے ہین ای جبران واثق مرگیا اور جعفر متوکل اوسکی جگہہ بیٹہا اور ابن الزیات مارا گیا مینے کہا کب فرمایا تیرے نکلنے سے چہ دن بعد تہوڑے دن گذرے تہے کہ متوکل کا قاصد مدینے مین آیا اور جیسا کہا تہا ویسا ہی ہوا حکایت سبب انکے جانیکا سامرا مین یہ ہوا کہ عبداللہ بن محمد طرف سے

متوکل کے حرب وصلوۃ مین والی مدینہ تہا اوسنے انکی سعایت متوکل سے کی اور قصد
کیا کہ انکو ایذا دے جب انہون نے یہ خبر پائی تو متوکل کو خط لکھا کہ یہ شخص حملہ کرتا ہے
اور ایذا دینا چاہتا ہی متوکل نے خط کے جواب مین عذر کیا اور نرمی کی اور کہا تم
میرے پاس کوئی حیلہ قول فعل کا کرکے چلے آو جب خط آیا انہون نے طیاری کی
انکے ساتھ یحیی بن ہرثمہ بن اعین مولی امیر المومنین مع لشکر کے تہا وہ سب انکے
ار دگرد رہتے یہانتک کہ سر من رای مین پہونچکر خان صعالیک مین ایکدن پہونچے
پہر متوکل نے انکے لیے ایک اچھا گھر علحدہ رہنے کو بتا دیا یہ وہان اوترے جبتک
سر من رای مین رہے بظاہر حال مکرم معظم مبجل رہے متوکل نے انکے لیے باطن امر
مین بہت کچھ جستجو غوائل کی کی لکن اللہ نے اوسکو انپر قابو نہ دیا ف ابن خلکان
وغیرہ نے لکہا ہی کہ متوکل سے کہا کہ انکے گھر مین ہتھیار ہین اور انکے شیعون کے
خطوط ہین اور یہ طالب امر ہین واسطے اپنے متوکل نے ایک جماعت بھیجی اونہون
نے یکایک انکے گھر کو آکر گھیر لیا دیکھا کہ یہ زمین پر روبقبلہ قرآن پڑہ رہے ہین اوسی
حالت پر انکو اوٹھا کر پاس متوکل کے لیگئے متوکل اوسوقت شراب نوشی مین تہا
اوسنے انکا اعظام واجلال کیا اور کہا مجھے کچھ شعر سناؤ انہون نے کہا مین قلیل الروایۃ
بالشعر ہون کہا نہین کچھ تو پڑہو تب یہ شعر پڑہے ؎

باتو اعلی قلل الاجبال تحرسہم | غلب الرجال فلم تنفعہم القلل
واستنزلوا بعد عز عن معاقلہم | واودعوا حفر ایا بئس ما نزلوا

نادٰاهم صارخ من بعد ما رحلوا — این الاسرة والتیجان والحلل

این الوجوه التی کانت محجبة — من دونها تضرب الاستار والکلل

فافصح القبر عنهم حین سألهم — تلک الوجوه علیها الدود تقتتل

یا طالما اکلوا این ما و ما شربوا — فاصبحوا بعد ذاک الاکل قد اکلوا

متوکل اور سارے حاضرین رونے لگے اور متوکل نے کہا ای ابا الحسن تمپر کچہہ قرض ہے کہا ہاں چار ہزار درہم حکم دیا کہ یہ قرض دیدو اور ساتہہ تعظیم و تکریم کے رخصت کیا یہ ابیات منجملہ اوس قصیدے کے ہین جو قصر سیف بن ذی یزن حمیری پر لکہے ملے تہے اوس قصر کو غمدان کہتے تہے اور سیف منجملہ ملوک عاد کے تہا اور یہ قصیدہ بقلم مسند لکہا تہا اوسکو معرب کیا گیا فاذا ہی ابیات جلیلة وموعظة بلیغة واولہا

انظر لما ذا تری یا ایها الرجل — وکن علی حذر من قبل تنتقل

وقدم الزاد من خیر تسر به — فکل ساکن دار سوف یرتحل

وانظر الی معشر باتوا علی دعة — فاصبحوا فی الثری رهنا بما عملوا

بنوا فلم ینفع البنیان وادخروا — مالا فلم ینفعهم لما انقضی الاجل

بیا توا علی قلل الابیات ووجد مکتوبا علی قصره ایضا هذه الابیات الثلثة وهی

من کان لا یطأ التراب برجله — وطیء التراب بصفحة الخد

من کان بینک فی التراب و بینه — شبر ان کان بغایة البعد

لو بعثر الناس الثری وراهم — لم یعرفوا المولی من العبد

انتہی من الکنز المدفون

تتمہ بیان مین انکی وفات و اولاد کے

انکی وفات سر من رائے مین بعمر چہل سال روز دوشنبہ ماہ جمادی الاول ۲۵۴ھ مین ہوئی پانچ راتین ماہ مذکور سے باقی تھین اپنے گھر مین دفن ہوے کہتے ہین کہ مسموم ہوے واللہ اعلم انکی اولاد مین محمد و حسن و محمد ابو جعفر اور ایک دختر عائشہ نام تہی رضی اللہ عنہ و ارضاہ

ذکر مناقب حسن خالص بن علی الہادی بن محمد جواد رضی اللہ عنہ

انکی مان ام ولد تہین اونکو حدیث کہتے تہے اور بعض نے کہا سوسن انکی کنیت ابو محمد ہے اور القاب خالص و سراج و عسکری یہ بین السمرۃ والبیاض تہے انکا شاعر ابن الرومی اور بواب عثمان بن سعد نقش خاتم سبحان من لہ مقالید السموات والارض ہو معتز و مہتدی و معتمد انکے معاصر تہے انکی ولادت مدینہ منورہ مین ۸ ربیع الاول ۲۳۲ھ ہجری کو ہوئی مناقب انکے بہت ہین حکایت درر الاصداف مین کہا ہی بہلول نے انکو دیکہا یہ بچے تہے اور رو رہے تہے اور دوسرے بچے کہیلتے تہے بہلول کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ اسلیے روتے ہین کہ اون بچون کے ہاتہ مین کہلونے ہین اور انکے پاس نہین ہی کہا کیا مین تمہارے لیے کوئی کہلونا مول

لادون کہا یا قلیل العقل ما للعب خلقنا یعنی ای کم عقل ہم کہیلنے کے لیے نہین
پیدا کیے گئے ہین کہا پہر ہم کس لیے پیدا ہوے ہین کہا علم و عبادت کے لیے کہا
تمکو یہ بات کہان سے معلوم ہوئی کہا اس قول خدا سے افحسبتم انما خلقنا کم
عبثا و انکم الینا لا ترجعون پہر بہلول نے کہا مجھے کچھہ وعظ کرو اونکو وعظ کیا اور
کچھہ ابیات پڑہے پہر حسن بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا بہلول نے کہا تم پر کیا چیز
نازل ہوئی تم تو صغیر بیگناہ ہو کہا ای بہلول میرے پاس سے جاؤ میںنے اپنی ماںکو
دیکہا کہ وہ ہیزم کلان سے آگ سلگاتی ہین وہ نہین سلگتی مگر ہیزم خرد سے مجھے ڈر
ہے کہ کہین مین صغار حطب جہنم نہون انتہے کرامت یہ کرامت جامع کرامات ہے
ابو ہاشم داود بن قاسم جعفری کہتے ہین مین سجن واقع جوسق مین تہا اور حسن بن محمد اور محمد
بن ابراہیم عمری و فلان و فلان پانچ یا چہہ شخص اور بہی محبوس تہے کہ اتنے مین ابو محمد الحسن
بن علی العسکری اور اونکے بہائی جعفر آئے ہم گرد ابو محمد کے ہو گئے اور متولی حبس
صالح بن یوسف حاجب تہا اور حبس مین ہمراہ ہمارے ایک مرد عجمی تہا ابو محمد نے
ہماری طرف ملتفت ہو کر چپکے سے کہا اگر یہ شخص تم مین نہوتا تو مین تمکو خبر دیتا کہ کب
اللہ تعالی تمکو اس حبس سے رہائی دیگا اس شخص نے ایک قصہ خلیفہ کو لکہا ہی اوسمین خبر
دی ہی کہ تم حق مین خلیفہ کے کیا کہتے ہو اور وہ نامہ اسکے پاس اسکے کپڑون مین
رکہا ہی یہ حیلہ ڈہونڈہتا ہی کہ اوس خط کو پاس خلیفہ کے پہونچا دے اور تم کو خبر نہو
سو تم اسکے شر سے بچو ابو ہاشم نے کہا ہم سے نرہا گیا ہم سب نے اوس مرد پر حملہ کیا

اور اوس خط کو ڈہونڈہا وہ قصہ پاس اوسکے کپڑون مین نکلا اوسنے ہماری برائی
اوس قصے مین لکھی تہی ہمنے وہ کاغذ چہین لیا اور اوسکو دہمکایا ڈرایا حسن سجن مین
روزہ رکہتے تہے جب افطار کرتے ہم سب اونکے ساتہہ کہانا کہاتے ابوہاشم
نے کہا مین بہی اونکے ساتہہ روزہ رکہتا تہا ایک دن روزے سے ضعیف ہوگیا
مینے اپنے غلام سے کہا کچہہ لا وہ سوکہی روٹی لے آیا مین ایک خالی جگہہ مین حبس
سے گیا اور کہا کر پانی پیکر پہر اپنی مجلس مین پاس جماعت کے آبیٹہا اور کسی نے
نجانا حسن نے جب مجہکو دیکہا مسکرائے اور کہا تونے افطار کیا مین شرمندہ ہوگیا
مجہسے کہا کچہہ ڈر نہین ہی جب تو کمزور ہوا اور قوت حاصل کرنا چاہے تو گوشت کہا
سوکہی روٹی مین کچہہ قوت نہین ہوتی ہے اور تجہے قسم ہی کہ تو تین دن تک افطار کر
کیونکہ جب بدن کو روزہ کمزور کردیتا ہے تو قوت نہین آتی ہے مگر بعد تین دن کے
ابوہاشم نے کہا پہر حسن سجن مین زیادہ نہین رہے سبب یہ ہوا کہ سر من رای مین قحط
پڑا خلیفہ نے کہا لوگ نکلکر استسقا کرین تین دن تک نکلے پانی نہ برسا تب جاثلیق
چوتہے دن مع نصاری و رہبان کے طرف صحرا کے گیا اونمین ایک راہب تہا
جب وہ اپنے ہاتہہ طرف آسمان کے دراز کرتا پانی برستا پہر دوسرے دن بہی
نکل کر اسیطرح کیا پہر مینہ آیا لوگون کو تعجب ہوا اور بعض کے دل مین شک آیا اور بعض
مائل طرف دین نصرانیت کے ہوے خلیفہ پر یہ بات شاق گزری صالح بن یوسف
کو حکم بہیجا کہ ابو محمد حسن کو حبس سے نکالکر ہمارے پاس لے آو جب لائے خلیفہ نے

اونسے کہا ادرك امة محمد فيما لحقهم من هذه النازلة العظيمة حسن نے
کہا انکو تیسرے دن پہر باہر نکالو کہا لوگ پانی سے مستغنی ہوگئے اب انکے نکلنے مین
کیا فائدہ ہی کہا لوگون کا شک دور ہو جائیگا خلیفہ نے جاثلیق و رہبان کو حکم دیا کہ
تم تیسرے دن بہی حسب جریان عادت باہر نکلو اور سب لوگ باہر جائین نصارے
باہر نکلے اونکے ہمراہ ابو محمد حسن اور ایک خلق اہل اسلام مین سے تہی نصارے
اپنی عادت کے موافق کہڑے ہوکر پانی مانگنے لگے اور راہب نے نکلکر ہاتھ طرف
آسمان کے دراز کیے اور سب نصارے و رہبان نے بہی ہاتھ بڑہائے جیسے
اونکی عادت تہی اوسیوقت آسمان پر ابر آگیا اور پانی برسا حسن نے کہا اس راہب کے
ہاتھ پکڑ لو اور جو کچہ ہاتھو مین ہو وہ لیلو درمیان اوسکے اصابع کے ایک ہڈی انسان
کی تہی ابو الحسن نے اوسکو لیکر ایک کپڑے مین لپیٹا اور راونسے کہا کہ پانی مانگو ابر
جاتا رہا اور سورج نکل آیا لوگون نے تعجب کیا خلیفہ نے کہا اے ابا محمد یہ کیا ماجرا ہے
کہا یہ استخوان کسی پیغمبر کا ہے منجملہ انبیا کے کسی قبر سے انکو ہاتھ لگ گیا ہی سو جب
کوئی استخوان کسی نبی کا زیر آسمان مکشوف ہوتا ہو تو پانی برسنے لگتا ہے لوگون نے
اسکا امتحان کیا اور اوس عظم کا امتحان لیا تو ویسا ہی پایا جیسا کہا تہا ابو محمد اپنے
گہر مین جو سر من رای مین تہا واپس آئے اور یہ شبہہ لوگون کے دل سے دور
ہوگیا اور خلیفہ متوکل اور سب مسلمان خوش ہوئے پہر حسن نے دربارۂ اخراج
اصحاب خود جن مذکور سے خلیفہ کے ساتہہ گفتگو کی خلیفہ نے انکے کہنے سے اونکو

رہا کردیا اور ابو محمد اپنے گہر مین معظم و مکرم ہوکر رہے صلات و انعامات خلیفہ ہر وقت
علی الاتصال نزدیک اونکے پہونچتے رہتے تھے نقلہ غیر واحد کرامت
ابو ہاشم بن ہشام عیسی بن فتح سے ناقل ہین کہ جب حسن حبس مین پاس ہمارے آئے
مجہسے کہا ای عیسی تیری ۶۵ سال ایکماہ دو دن کی عمر ہے میرے پاس ایک کتاب
تہی اوسمین تاریخ ولادت لکہی تہی مینے اوسمین دیکہا فکان کما قال پہر مجہسے کہا تیرا
کوئی بیٹا ہے مینے کہا نہین کہا اللہم ارزقہ ولدا یکون لہ عضدا فنعم العضد
الولد پہر یہ شعر پڑہا ؎

من کان ذا عضد یدرک ظلامتہ ۔۔۔ ان الذلیل الذی لیست لہ عضد

مینے کہا سیدنا آپکا بہی کوئی فرزند ہے کہا انی واللہ سیکون لی ولد یملأ الارض
قسطا وعدلا لکن ابتدعم کوئی فرزند نہین ہی ایضًا اسمعیل بن محمد بن علی بن اسمعیل
بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہین مین دروازے پر ابو محمد حسن کے
بیٹہا یہانتک کہ وہ باہر نکلے مین اونکے سامنے کہڑے ہوکر اپنی حاجت و ضرورت
کا شکوہ کرنے لگا اور مینے قسم کہائی کہ میرے پاس ایک درہم بہی نہین ہی زیادہ کا
کیا ذکر ہے کہا تو قسم کہاتا ہی اور دو صد دینار دفن کرچکا ہی اور یہ بات مینے تجہسے
اسلیے نہین کہی ہی کہ تجہکو ٹال دون اور کچہہ ندون ای غلام تیرے پاس جو کچہہ ہو وہ
اسکو دیدے اوسنے مجہے سو دینار دیے مینے شکر ادا کیا اور واپس چلا مجہسے کہا
مجہے ڈر ہے کہ کہین تو وہ دوسو دینار گم نکر دے جبکہ تو طرف اونکے سخت حاجتمند ہو

مینے جاکر اونکو تلاش کیا وہ بجای خود موجود تہے مینے وہان سے نکالکر دوسری
جگہ دفن کیے جسپر کسیکو اطلاع نہتھی پہر ایک مدت دراز تک خبر نہوا جب مضطر ہوا
تو جاکر وہان دیکہا دنانیر کو نپایا مین غمگین ہوا اور مجھپر یہ ماجرا گران گذرا مجہی معلوم
ہوا کہ میرے بیٹے نے جگہہ اوسکی پہچان لی اور وہ دینار لیکر اوڑا دیے میرے ہاتہہ
کچہہ نہ لگا وکان کما قال ایضًا محمد بن حمزہ دوری کہتے ہین مینے ہاتھہ پر ابو ہاشم داود
بن القاسم کے ابو محمد حسن کو خط لکہا مجہے اور ابو ہاشم سے مواخات تہی مینے خط
مین یہ سوال کیا کہ اللہ سے میرے لیے دعا کرو کہ وہ مجھکو تونگری دے اور مین محتاج
ہوگیا تہا اور مجھے رسوائی کا ڈر تہا امام نے جواب خط کا ابو ہاشم کے ہاتہہ بھیجا
ابشر فقد اتاك الغنا مات ابن عمك يحيى بن حمزة وخلف مائة الف درهم ولم
يترك وارثا سواك وهي واردة عليك عن قريب فاشكر الله وعليك بالاقتصاد
واياك والاسراف چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مال آیا اور موت ابن عم کی ایام قلائل مین
خبر آئی اور میری محتاجی جاتی رہی مینے اوس مال مین اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے اخوان
کے ساتہہ نیکی کی اور مال کو رکہا اور پہلے اس سے مین مبذر تہا ف ابو ہاشم
کہتے ہین مینے ابو محمد حسن کو کہتے سنا کہ جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو معروف
کہتے ہین اوس دروازے سے سوا اہل معروف کے اور کوئی داخل نہوگا مینے اپنے
جی مین اللہ کی حمد کی اور لوگون کے حوائج اور کام کاج کرنے پر خوش ہوا میری طرف
دیکہکر کہا اے ابا ہاشم دم علی ما انت علیہ فان اہل المعروف فی الدنیا ہم اہل المعروف فی الآخرۃ

فی الآخرۃ الحسنا نیز بیٹے اونکو سنا کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرب الی
اسم اللہ الاعظم من سواد العین الی بیاضہا

تتمہ بیان مین انکی وفات و تعداد اولاد کے

فصول مہمہ مین کہا ہو کہ جب خبر وفات ابو محمد حسن کی شائع و ذائع ہوئی سر من رای
کو بیچ اوٹہا اور ایک فریاد قائم ہوئی بازار معطل ہوگئے دوکانین بند ہوگئین بنو ہاشم
و قواد و کتاب و قضاۃ و معدلین و سائر مردم ہمراہ جنازے کے ہوے او سدن
سر من رای شبیہ قیامت تہا جب اونکی تجہیز سے فراغت حاصل ہوئی خلیفہ نے
ابو عیسی بن المتوکل کو کہلا بھیجا کہ تم نماز جنازے کی پڑہو اونہون نے نماز پڑہی اور
جس گھر مین اونکے باپ دفن تھے اوسی گھر مین یہ بہی دفن ہوے یہ واقعہ انکی
وفات کا روز جمعہ ہشتم ربیع الاول ۲۶۰ھ کو ہوا انکے ایک ہی فرزند تھے محمد نام رضی اللہ عنہ

ذکر مناقب محمد بن الحسن الخالص بن علی الہادی

انکی مان ام ولد تہین نرجس نام و قیل صقیل و قیل سوسن انکی کنیت ابو القاسم ہے
اور لقب الکائز ذکیا امامیہ کے حجت و مہدی و خلف صالح و قائم و منتظر و صاحب الزمان
ہے اور اشہر یہی مہدی ہے یہ ایک جوان میانہ قامت خوش صورت و خوش مو ہی
تہے انکے بال انکے دوش پر سائل تہے ناک اونچی پیشانی نورانی انکے بواب محمد

بن عثمان تھے اور معاصر معتمد کذا فی الفصول المہمۃ یہ آخر ائمہ اثنا عشر ہین مذہب
امامیہ پر اور فصول مین کہا ہی کہ یہ سرداب مین غائب ہو گئے اوسپر پہرہ مقرر ہے
یہ واقعہ سنہ ۲۶۶ مین ہوا اور صواعق مین کہا ہی کہ انکا نام قائم منتظر بھی ہی اسلیے کہ
شہر مین چھپکر غائب ہو گئے معلوم نہوا کدہر گئے انتہی ف شیخ محمد بن بطوطہ
نے اپنے رحلت نامہ مین لکھا ہی کہ مین شہر حلہ مین پہونچا یہ شہر لنبا ہی کنارہ فرات پہ
چلا گیا ہی اس جگہہ سب لوگ امامیہ اثنا عشریہ ہین یہان ایک مسجد ہی اوسکے دروازے
پر ایک پردہ حریر کا لٹکتا ہی کہتے ہین کہ محمد بن حسن عسکری اسی مسجد مین داخل ہو کر
غائب ہو گئے امامیہ کے نزدیک یہی امام مہدی منتظر ہین ہر دن سو مرد امامیہ کے
آلات حرب لگا کر اوس مسجد کے دروازے پر آتے ہین اور ہمراہ اونکے ایک
دابہ با زین و لگام ہوتا ہی اور طبول و بوقات ہمراہ رکھتے ہین اور کہتے ہین اخرج
یا صاحب الزمان فقد کثر الظلم والفساد وھذا اوان خروجك ليفرق
الله بك بين الحق والباطل اور رات تک کھڑے ہو کر واپس آتے ہین كذلك
دابهم ابدا انتہی تاریخ ابن الوردی کا لفظ یہ ہی کہ ولادت محمد بن حسن کی سنہ ۲۵۵
مین ہوئی شیعہ کا یہ اعتقاد ہی کہ وہ اپنے مان باپ کے گھر مین جو سر من راے
مین تھا داخل سرداب ہو گئے شیعہ اونکا انتظار کرتے ہین لیکن اونھون نے عود نکیا
اونکی عمر نو برس کی تھی اور یہ واقعہ سنہ ۲۶۵ مین ہوا علی خلاف فیہ انتہی شیخ ابو عبد الله
محمد بن یوسف بن محمد گنجی نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان مین مہدی کے

حي باقی ہونے پر بعد غیبت کے تا ایندم ادلہ ذکر کیے ہین اور کہا ہی کہ اونکے
بقا مین کوئی امتناع نہین ہے عیسی بن مریم و خضر والیاس اولیاء اللہ مین سے
اور اعور دجال و ابلیس لعین اعداء خدا مین سے ہنوز باقی ہین اور انکی بقا کتاب
و سنت سی ثابت ہی عیسی بن مریم علیہما السلام کے بقا پر یہ آیت دلیل ہی وان من
اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته اور جب سی یہ آیت نازل ہوئی ہے
آج تک اونپر کوئی ایمان نہین لایا تو اب ضرور ہوا کہ آخر زمان مین یہ بات ہوگی
اور سنت سی یہ دلیل ہے کہ صحیح مسلم مین ابن سمعان سے بذیل حدیث طویل قصہ
دجال مین آیا ہی فینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء بین مهرودتین
واضعا کفیه علی اجنحة ملکین رہے خضر والیاس سو ابن جریر طبری نے کہا ہی
الخضر والالیاس باقیان یسیران فی الارض اور دجال پر حدیث ابو سعید خدری
جو کہ صحیح مسلم مین آئی ہے دلیل ہے وہ کہتے ہین حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه
وآله وسلم حدیثا طویلا عن الدجال فکان فیما حدثنا ان قال یاتی وهو محرم علیه
ان یدخل عتبات المدینة فینتهی الی بعض السباخ التی فی المدینه فیخرج الیه
رجل هو خیر الناس او من خیر الناس فیقول الدجال ان قتلت هذا ثم احییته
اتشکون فی الامر فیقولون لا فیقتله ثم یحییه فیقول حین یحییه والله ما کنت فیک قط اشد
بصیرة منی الآن قال فیرید الدجال ان یقتله فلن یسلط علیه قال ابراهیم بن
سعید یقال ان هذا الرجل هو الخضر وهذا لفظ صحیح مسلم اور دلیل بقاء ابلیس

یعنی کے قران مبین سے یہ آیت ہے انك من المنظرین رہے مہدی سو تفسیر کتاب میں سعید بن جبیر سے تفسیر قوله تعالی لیظهره علی الدین كله ولو كره المشركون مین آیا ہے که هو المهدی من ولد فاطمه رضی الله عنه اور جسنے یہ کہا کہ مہدی عیسی ہین سو کچھ منافات درمیان ان دونون قولون کے نہین ہے اسلیے کہ وہ مساعد مہدی کے ہونگے مقاتل بن سلیمان اور جو مفسرین انکے تابع ہین اونہون نے تفسیر قوله تعالے وانه لعلم للساعه مین کہا ہے هو المهدی یكون فی اخر الزمان وبعد خروجه تكون امارات الساعة وقیامها انتهی مترجم کہتا ہے بقاء عیسی آسمان پر ہے نہ دنیا مین اور بیشک نزول اونکا آخر زمان مین حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہے اور سارے اہل سنت وجماعت کا یہی اعتقاد ہے کہ بلاشبہہ وہ نازل ہونگے اور خضر والیاس کے بقاء پر کوئی دلیل کتاب وسنت سے قائم نہین ہے مجرد قول ابن جریر طبری دلیل شرعی نہین ہوسکتا ہے اور حدیث ابو سعید خدری دلیل ہے اتیان دجال پر آخر زمان مین نہ دلیل ہے بقاء پر البتہ حدیث تمیم داری جسمین ذکر دابۃ جساسہ کا آیا ہے دلیل ہے وجود دجال پر بزمانہ آنحضرت اور اوسکے خروج پر آخر زمان مین اور ابراہیم بن سعید نے جو یہ کہا ہے کہ مراد خیر الناس سے حدیث مذکور مین کہتے ہین کہ وہ خضر ہونگے حجت شرعی بقاء خضر پر نہین ہے ولہذا اضافت اوسکی بصیغہ مجہول بلفظ یقال کی ہے اگر یہ کلمہ مرفوع ہوتا تو بلاشبہہ وجود وبقاء خضر پر تا الی الآن دلالت کرتا لکن علماء راسخین اور محدثین ائمہ کا قول یہ ہے کہ خضر موجود نہین ہین دلائل اس عدم وجود وعدم بقاء کی تفسیر فتح البیان مین تفصیلوا

لکھے ہین وہ نزدیک منصف حق طلب اور عارف صدق کے کافی شافی ہین
واللہ اعلم بالصواب اور ابلیس کے بقا ز آیت شریف سی قطعًا ثابت ہی لکن وہ
جنس انس سے نہین ہی اور آدم ابو البشر سے پہلے مخلوق ہوا ہی اور اوسکو تا نفخ صور
مہلت حیات دی گئی ہی اوسپر قیاس مہدی کا قیاس مع الفارق ہی اور اکثر
مفسرین اسطرف گئے ہین کہ مراد وانہ لعلم للساعہ سے عیسی علیہ السلام ہین
نہ مہدی اور اگر مہدی مراد ٹھیرین تب بھی اس سے طول بقا اونکا ثابت نہین
ہوتا ہی فقط اونکا نشان قیامت کبری ہونا معلوم ہوتا ہی اور یہ کچھہ منافی اونکے
وجود و تولد کے آخر زمان مین نہین ہی وعلم اللہ تعالی اتم واحکم ف
درر الاصداف مین کہا ہی کہ بعض شیعہ کا یہ اعتقاد ہی کہ منتظر محمد بن الحنفیہ بن علی
بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہین یہ لوگ اونکی رجعت کے قائل ہین اور اس بابمین
اشعار و روایات ذکر کیے ہین سید حمیری بھی اسی مذہب پر تھے اور اونکے
ابیات دلیل ہین اس اعتقاد پر کتاب جامع الفنون مین بذیل مبحث جبال ذکر جبل
رضوی کا کیا ہی یہ جبل مدینے سے سات مرحلہ پر ہے اور ایک اونچا پہاڑ صاحب
شعاب وادویہ ہی اور سرسبز پہاڑ ہی کیسانیہ کا یہ زعم ہے کہ محمد بن حنفیہ اوسی جگہہ مقیم
ہین اور وہ بعد غیبت کے عود کرینگے مہدی منتظر وہی ہین یہ عقوبت حبس جبل اونکو
اسپر ہوئی کہ اونہون نے عبد الملک یا یزید بن معاویہ پر خروج کیا تھا سید حمیری
بھی اسی مذہب پر تھے صاحب نور الابصار نے بعد اس ذکر و نقل اشعار کے

یہ کہا ہی کہ وهذه کلها اقوال فاسدة وبضائع کاسدة لیس بها فائدة فان محمد بن الحنفیه توفی بالمدینة المنورة وقیل بالطائف وانما الخلیفة المنتظر هو محمد بن عبد الله المهدی القائم فی اخر الزمان وهو یولد بالمدینة المنورة لانه من اهلها کما اخبر به وبعلاماته النبی صلی الله علیه واله وسلم الذی لا ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی انتهی مین کہتا ہون کہ یہی مذہب ہی سارے اہل سنت وجماعت کا کہ مہدی موعود منتظر آخر زمان نہ غائب ہین نہ مولود بلکہ وہ جب اللہ چاہے گا تب مدینہ منورہ مین پیدا ہونگے کسیکو وقت اونکی ولادت اور ظہور کا معلوم نہین ہی اور اس عرصہ مدت سیزدہ صد سال ہجرت مین بیس اشخاص سے زیادہ نے دعوی مہدویت کا کیا تہا لکن دلیل شرعی نے اونکے صحت دعوے پر دلالت نہ کی اور نہ شہادت دی اور ایسا دعوی باوجود تعیین صفات وامارات صحاح منصوصہ کے بہلا کب رائج ہوسکتا ہی جب تک کہ مصداق صحیح اوسکا خارج مین بلا شک وشبہہ مطابق ادلہ صحیحہ پر سنن مطہرہ پایا نجاسے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین　　کانیجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

تتمہ کلام مین اخبار مہدی علیہ السلام پر

اسمین اہل علم کا اختلاف ہی کہ مہدی اولاد حسن سبط ہونگے جسطرح کہ ابوداود نے اپنے سنن مین روایت کیا ہی اور رمناذی شرح کبیر مین اسی طرف گئے ہین اس

دلیل سے کہ اونھون نے براہ شفقت علی الامۃ خلافت ترک کردی تھی یا وہ اولاد
حسین سبط سے ہونگے بعض نے کہا یہی صحیح ہے اور اونکا نام احمد یا محمد بن عبد اللہ
ہوگا قطب شعرانی رحمہ اللہ تعالی نے یواقیت وجواہر مین کہا ہی کہ مہدی ولد امام حسن
عسکری بن الحسین ہین یہ شب نصف شعبان کو ۲۵۵ھ مین پیدا ہوے اور باقی ہین
یہانتک کہ عیسی بن مریم کے ساتھہ جمع ہون ھکذا اخبرنی الشیخ حسن العراقی
ووافقہ علی ذلک سیدی علی الخواص انتہی مین کہتا ہون یہ اعتقاد بعض
صوفیۂ اہل سنت مین طرف سی مشایخ شیعہ کے آگیا ہی اور ان بزرگوارون نے
ادلۂ مہدی مین غور نہین کیا اور اگر یہ بعض صوفیہ کا کشف ہی تو کشف مین اکثر
خطا بھی ہوتی ہے اور اگر الہام ومنام ہی تو یہ دونون بھی حجت اسلام نہین ہین
پس قول راجح وہی ہے جسطرف کہ عامۂ اہل سنن گئے ہین انکی صفت نور الابصار
مین یہ لکھی ہے شاب اکحل العینین ازج الحاجبین اقنی الانف کث اللحیۃ علی
خدہ الایمن خال اور لفظ رویانی وطبرانی وغیرہما کا یہ ہی المہدی من ولدی
وجہہ کالکوکب الدری اللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی اسے طویل
یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا شیخ ابن عربی نے فتوحات مین بذکر مہدی
لکھا ہی کہ زمان مہدی مین سفیانی نزدیک درخت کے غوطۂ دمشق مین قتل کیا جائیگا
اور اوسکا لشکر بیدا مین خسف ہو جاویگا انتہی انکا مذہب دربارۂ مہدی موافق
عامۂ اہل سنت ہی وللہ الحمد **ف** احادیث حق مین مہدی موعود آخر زمان کے

بہت آ ئے ہین یہانتک کہ ایک جماعت اہل علم نے رسائل مستقلہ اس بارے مین
لکھے ہین سب سے زیادہ اجمع واکثر کتاب حجج الکرامہ ہے اس جگہہ ذکر کرنا اون احادیث
و آثار و اقوال سلف کا کچھہ ضرور نہین ہے مہدی کے لیے خصائص ہین جنکو نور الابصار
مین ذکر کیا ہے اول صواعق مین کہا ہے اظہر یہ ہے کہ خروج مہدی کا قبل نزول عیسی
علیہ السلام کے ہوگا اور بعض نے کہا کہ بعد نزول عیسی کے دوم اخبار نبویہ
متواتر ہین اس بارے مین کہ مہدی منجملہ اہل بیت رسالت کے ہونگے اور زمین کو
عدل سے بھر دینگے سوم احادیث متواترہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مہدی معاون
عیسی علیہ السلام ہونگے قتل دجال مین باب لد زمین فلسطین پر ملک شام مین چہارم
بعض اخبار مین آیا ہے کہ خروج مہدی کا سال طاق مین ہوگا ایک یا تین یا پانچ یا سات
یا نو مین پنجم مہدی بعد عقد بیعت کے مکہ مکرمہ سے طرف کوفے کے جائینگے
پھر وہان سے تفریق لشکرون کی طرف امصار کے کرینگے ششم ایک سال منجملہ
اونکے سنین کے بمقدار دہ سال کے ہوگی ہفتم سلطنت اونکی مشرق سے مغرب تک
پہونچیگی اور اونکے لیے کنوز ظاہر ہونگے اور زمین کسی جگہہ ویران نہوگی لیکن او سکو
آباد کرینگے انتہی مین کہتا ہون علامت ششم کا ماخذ مجھکو نہین ملا بعض اہل علم نے
کہا ہے ساری دنیا کے چار شخص بادشاہ ہوے ہین دو مسلمان دو کافر سلیمان علیہ
السلام اور ذو القرنین اور نمرود و بخت نصر اور پانچوین بادشاہ ہفت اقلیم کے مہدی
علیہ السلام ہونگے انتہے مین کہتا ہون بعد مہدی کے سلطنت حضرت مسیح علیہ السلام

کی ہوگی یہ بہی ساری دنیا کے حاکم اسلام ہونگے لیکن اس اعتبار سے گویا یہ دولت
چار مسلمانون اور دو کافرون مین منحصر رہی

علامات قیام قائم علیہ السلام

صاحب نور الابصار نے کہا ہی کہ یہ علامات ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہین
اونہون نے فرمایا ہے جب مرد عورتون سے اور عورتین مردون سے مشابہ
ہون اور عورتین گھوڑون پر سوار ہون اور لوگ نماز کو مار ڈالین اور شہوات کے
تابع ہون اور خون ریزی کو ہلکا سمجھین اور سود کا لین دین کرین اور کھلم کھلا زنا کرین
اور بنیاد گھرون کی مضبوط بنائین اور جھوٹ کو درست جانئین اور رشوت لین
اور خواہش نفس کی پیروی کرین اور دین کو عوض دنیا کے فروخت کردین اور
قطع ارحام و بخل بالطعام کرین اور حلم ضعف ہو اور ظلم فخر اور امراء فاجر اور وزراء
کاذب اور امناء خائن اور اعوان ظلمہ اور قراء فسقہ ہون اور جور غالب اور طلاق
بکثرت اور فجور ظاہر اور شہادت زور مقبول ہو اور شراب خواری رائج اور ذکور
ذکور پر سوار ہون یعنی اغلام کا رواج ہو اور عورتین عورتون سے بے نیاز ہون
یعنی مساحقت کرین اور فیئی کو غنیمت اور صدقہ کو غرامت جانئین اور اشرار سے
بخوف اونکے زبانون کے پرہیز کیا جائے اور سفیانی شام سے اور یمانی یمن سے
نکلے اور بیدا ارمین درمیان مکے و مدینے کے خسف ہو اور ایک لڑکا آل محمد

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قتل کیا جاے درمیان رکن و مقام کے اور ایک صائح آسمان پر سے صیحہ کرے کہ حق ہمراہ اوسکے اور اوسکے اتباع کے ہے تب قائم کا ظہور ہوگا اور جب وہ قائم نکلیگا تو اپنے پشت کعبے سے لگائیگا اور اوسکے پاس تین سو تیرہ مرد اوسکے اتباع سے فراہم ہوجائینگے سب سی پہلے وہ ناطق ساتھ اس آیت کے ہوگا بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین پھر کہیگا انا بقیۃ اللہ وخلیفتہ وحجتہ علیکم اوسپر کوئی سلام نکریگا مگر کہیگا السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی الارض پھر جب اوسکے پاس دس ہزار کی جمعیت ہوجائیگی تب کوئی یہودی نصرانی اور کوئی عابد غیر اللہ باقی نرہیگا لکن مہدی پر ایمان لائیگا اور اوسکی تصدیق کریگا اور ملت ایک ہی ملت اسلام ہوجائیگی اور جو معبود سوا اللہ کے زمین مین ہوگا آسمان سے ایک آگ اوترکر اوسکو جلا دیگی انتہی من نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار مین کہتا ہون جو علامات قیام قائم اس جگہہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے نقل کیے ہین احادیث مین انکو اشراط ساعت کبری کہا ہے الا ماشاء اللہ تعالی لکن سند اس قول کے صاحب نور الابصار نے نقل نہین کی ہے اور ان علامات مین لحاظ ترتیب زمانے کا بھی نزدیک اہل علم کے نہین ہے بلکہ یہ علم مفوض بعلم الہی ہے اور کل مجمل وقائع عہد مہدی موعود کے کتاب حجج الکرامہ و اشاعہ مین مفصلاً مندرج ہین اور یہ علامات سنہ ہجری کے بعد سے دنیا مین ظاہر ہو چلے تھے اور سنہ یکہزار ہجری سے تو ان امارات کا عموم اکثر امصار و اقطار مین بکثرت ہوگیا ہے

اگرچہ زمانہ کبھی شرور و مفاسد سے خالی نہ تھا لکن اعتبار قلت و کثرت کا ہوتا ہے
آدم ابو البشر کی حیات تک اونکی ساری اولاد موحد و مسلم تھی پھر رفتہ رفتہ شیوع شرک
و کفر کا ہوکر یہ بلا عالمگیر ہوگئی اسی طرح زمانہ مہدی مین ایکبار عموم اسلام خالص کا
مطابق کتاب و سنت کے ظاہراً و باطناً تمام روی زمین پر ہوجاویگا اور دنیا عدل و
داد سے بھر جائیگی پھر رفتہ رفتہ مجرد شر باقی رہ جائیگا اوسوقت نفخ صور ہوکر تمام عالم
فنا ہوجائیگا واللہ اعلم

خاتمہ ذکر خاکسار ذرہ وار ابو الوفا غفر اللہ لہ آمین

سیرا تراجمہ میرے مؤلفات عربیہ و فارسیہ و ہندیہ مین اجمالاً و تفصیلاً بکرات و مرات
لکھا گیا ہی حاجت اعادۂ کلمات و عبارات و حالات مذکورہ کی اس جگہہ نہین ہے
لکن ذکر نسب بسبب اتصال بائمۂ اہل بیت مناسب محل ہے مین صدیق
بن حسن بن علی بن لطف اللہ بن عزیز اللہ بن لطف علی بن علی اصغر بن سید کبیر بن سید
تاج الدین بن سید جلال رابع بن سید راجو شہید بن سید جلال ثالث بن سید حامد کبیر
بن سید ناصر الدین محمود بن سید ابو عبد اللہ جلال الدین مخدوم جہانیان جہان گشت
بن سید احمد کبیر بن سید جلال اعظم گل سرخ بخاری بن سید علی مؤید بن سید جعفر بن
سید احمد بن سید محمد بن سید عبد اللہ بن علی اشقر بن جعفر زکی بن علی نقی بن محمد تقی
بن علی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین سبط

ولد علی بن ابی طالب اور ابن فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہون جسمین خاتم الانبیاء تک ۳۴ اصلاب ہین حضرت مخدوم سے تا امام حسین شہید
ایکدو پشت قریب مین نسابہ کا اختلاف ہی تعداد آبا مین نہ صحت نسب مین رسالہ
الفرع النامی من الاصل السامی مشتمل ہے تراجم پر ان جملہ آباء کرام کے باختصار تمام
ائمہ اثنا عشر مذکورین مین سے آٹھ امام ابا عن جد میرے نسب مین داخل و شامل
ہین ولله الحمد اللہ تعالی مجھکو اونکے برکات صوری و معنوی سے محروم نرکھے بلکہ
مرحوم فرماسے اس جگہہ بابت ترجمۂ حال کے اسی قدر کافی ہے کہ میرے دادا
اسیر کبیر تھے اور مین عمر پنجسال مین یتیم ہوگیا اور میرے والد عالم دیندار تارک دنیا
ناپائدار تقوی شعار امانت دثار تھے مجھکو بیس برس کی عمر تک کسی طرح کی تونگری
نہ تھی پھر قدرے آسودگی حاصل ہوئی شوق علم و مطالعۂ کتب کا بچپن سے غالب
تھا بطفیل اس مطالعہ اور تکمیل معمولی تحصیل علم کی توفیق تالیف کی بھی حاصل ہوئی
یہ تالیف غالباً بطور استفادے کے ہے نہ بطور افادے کے اور ترجمہ ہی کلام
ائمہ و محققین اسلام کا نہ اجتہاد اس ننگ انام کا میرا طریقہ بین المذاہب اتباع دلیل
اور عدم التفات بطرف قال و قیل ہے اور جسطرح مجھکو علوم ظاہر کتاب و سنت سے
شغف و کامیابی حاصل ہے اسی طرح مین سلوک سنی اور تصوف ماثور کے ساتھہ بھی
طریقۂ قدماء مشائخ صوفیہ پر فریفتگی رکھتا ہون اور جسطرح کہ بدع علماء سوء دنیا طلب سے
محترز و مجتنب ہون اسی طرح بدع صوفیۂ جہلہ کا بھی دشمن ہون اور دلیل ہدایت و

برہان نجات وحجت سلامتی دارین اسی اتباع قرآن وحدیث کو بلاتفاوت سرموی جانتا ہون سہ

مذاہب شتی للمحبین فی الہوی ولی مذہب وحدا علیہ وحدی

الحمد للہ تعالی کہ باوجود اس حالت کے مجھکو کسی سے تعصب مذہبی وحمیت جاہلیت نہین ہی وکہذا مینے مناقب ائمہ اربعہ مذاہب مین بہی رسالہ علحدہ لکھا ہی اور کتاب المنتقد مین انتصار مجتہدین اربعہ کا بابت ترک عمل بعض احادیث کیا ہی اور سلف امت وائمہ ملت کے ساتہہ نیک گمان وخوش اعتقاد ہون اور باقتدا ہدی اسلاف کرام خود مجادلہ ومکابرہ سے بری اور حیص بیص رد وقدح ابنا سوء سے علحدہ اور بجای خود دائم الفکر متواصل الاحزان خانہ نشین گوشہ گزین شاکر انعم رب العالمین ہون کیونکہ اوسنے مجہہ لاشی کو غناء ظاہری وباطنی عطا کی ہے اور علم وافر ومال متکاثر دیا ہے لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یہ ذکر کہ شعرا نے بکثرت میری مدح لکہی ہے یا معاصرین نے تقاریظ رقم کیے یا رواج میرے کتب کا عرب وعجم کے اکثر اقطار وامصار مین ہوا ہے ونحو ذلک من ارتفاعات الدنیا وارتفاقاتہا فضول محض ہی یعنی بسبب خست شرکا کے مجھکو اگر کوئی جاہل جانتا ہے تو کچہہ رنج نہین ہوتا اور کوئی عالم کہتا ہی تو کچہہ مسرت نہین ہوتی سارا سرور یہ ہی کہ اس جگہہ شرور غرور دنیا سے مہجور رہون اور برزخ مین مشمول عواطف رحمن رحیم ہون اور آخرت مین زیر لوا رسید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ومحشور ہون وما ذلك علی اللہ بعزیز ورنہ اس جگہہ
کا اوج موج اور یہ سارا ساز وبرگ اگر اللہ تعالی رحم نکرے سبب ہلاک ہی اور یہ
جوش خروش علم اور ناموری یا بدنامی اہل دنیا موجب تباہی عقبی ہی نسأل اللہ العافیۃ
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وختم اللہ لنا بالحسنی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب میرا جی چاہتا تھا کہ کچھہ کہانی اپنی پریشانی کی جو ہاتھہ سے اعداء دین
ودنیا کے اس مدت شش سال صد چہار دہم مین لاحق حال ہوئی ہے اس جگہہ لکہون
لکن خلاف مصلحت سمجھکر ذکر اوسکا ترک کر دیا مختصر یہ ہی کہ جو برتاؤ میرے اسلاف
کے ساتھہ اونکے معاصرین نے کیے تھے اوسی طرح کے مصائب کا نازل کرنا
مجھپر مطلب اقوام بلد کا ٹھیرا کچھہ تدبیر تو اونکی نافذ ہوئی اور اکثر آفات سے اللہ تعالی
نے مجھکو بچا لیا وللہ الحمد اور یہ کچھہ بعید نہین ہے مجھکو بلکہ جملہ شرفاء وسادات کو
احوال ائمہ اہل بیت پر نظر کرکے صبر وشکیبائی کا جامہ پہنا اور مقادیر الہی سے جی
نہ چرانا واجب ہی ہم اصل سے مظلوم آئے ہین اور ہمیشہ سے مرحوم ہین اور دنیا
کے عروج وانتفاعات سے محروم یہ ہمارا تمغہ قدیم ہے اور اللہ تعالی ہمارے لیے
دونون جہان مین رحیم وکریم ہی انشاء اللہ تعالی افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر
بالعباد حکیم ترمذی وابو الشیخ نے وہب بن منبہ سے روایت کیا ہی لما کان امر
اخوۃ یوسف ما کان کتب یعقوب الی یوسف وھو لا یعلم انہ یوسف بسم اللہ الرحمن الرحیم
من یعقوب بن اسحق بن ابراھیم الی عزیز آل فرعون سلام علیك فانی احمد الیك

الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانا اهل بيت مو لع بنا اسباب البلاء كان جدي
ابراهيم خليل الله القى فى النار في طاعة ربه فجعلها الله عليه بردا وسلاما
وامر الله جدي ان يذبح له ابى ففداه الله بما فداه وكان لي ابن وكان احب
الناس الي ففقدته فاذهب حزنی علیه نور بصرے وکان له اخ من امه کنت
اذا ذكرته ضممته الى صدري فاذهب عني بعض وجدي وهو المحبوس عندك
فى السرقة وانى اخبرك لم اسرق ولم الد سارقا والسلام انتهى بالجملہ بلایا کا فریفتہ
ہونا اہل بیت رسالت پر ایک رسم قدیم وسنت ماثور خداوند کریم ہی لیکن اللہ تعالی ہر نفس
کو بقدر اوسکے وسع کے تکلیف دیتا ہی ہمارے اسلاف چونکہ اعلی مراتب رکہتی تہے
اونپر تکلیف بقدر اونکے علو درجات کے آئی اور ہمارا ظرف اونسے کم ہی اسلیے
ہمپر تکلیف بقدر ہماری وسعت کے آتی ہی کیونکہ ہمکو طاقت اوس جنس کی تکلیف
کی نہیں ہے آب ختم اس کلام کا اس دعا پر کرتا ہوں ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا
طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين

والسلام علیکم

ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ

ومغفرتہ

ذیل خاتمہ

ازانجا کہ یہ کتاب ذکر مناقب ائمۂ اثنا عشر میں ہے اسلیے اس جگہہ نام ان سب حضرات بابرکات علیہم الرضوان کے مع اسم اسامی آنحضرت و فاطمہ صلی اللہ علیہ وعلیہا وسلم ایک بیت میں جمع کیے گئے اور اس کتاب کو مناجات قاضی الحاجات پر بحوالہ ہر چہاردہ امام ختم کیا بیت مذکور یہ ہے

مصطفیٰ و ۳ محمد مرتضیٰ و ۳ علی ... جعفر و موسیٰ و زہرا یک حسین و دو حسن

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲) (رضی اللہ عنہا فاطمہ زہرا ۱۲) (یعنی امام حسین علیہ السلام ۱۲)

مناجات مشار الیہا

خداوندا بذات بی مثالت	باوصاف کمال بے زوالت
بشیدایان عشق خانہ سوزت	بمشتاقان حسن دلفروزت
بتاثیر دعائے صبح خیزان	بسیلاب سرشک اشک ریزان
بدلہائی فگار بیقراران	بحال زار ناخوش روزگاران
بہ آگاہان اسرار معانی	بغواصان بحر نکتہ دانی
بسوز سینہ ہائی دردناکان	بدرد بی دوائے سینہ چاکان
بفریاد و فغان دادخواہان	بہ آہ سوزناک بیگناہان
باستغنای حسن دلفریبت	بعشق عاشقان بے شکیبت

بشوق سالک راه یقینت | بذوق عارف خلوت نشینت

بخون آغشتهٔ رزم محبت | بخاک آلودهٔ میدان محنت

به بی یاران عشقت کز تب و تاب | ندیده دیدهٔ بیدارشان خواب

بسودائی دل شوریده حالان | که هستند از غم دل زار و نالان

بنا فرسائی دلهای عشاق | بسرگردانی جانهای مشتاق

بخاک مشکبوی کوی جانان | بآب روی مهجوران گریان

بنوش شهد خوبان ستمگار | بکام تلخ عشاق جگرخوار

بدلهای نژند ژنده پوشان | زجام زهر محنت جرعه نوشان

بناکامی جانهای هوسناک | بدلهای زآلایش همه پاک

بنور دیدهٔ ارباب بینش | بمقصود وجود آفرینش

بآن مهر سپهر استقامت | محمد شافع روز قیامت

بنور پاک آن شمع هدایت | امیر المؤمنین شاه ولایت

بآب دیدهٔ زهرائے از هر | که بد شمع شبستان پیمبر

باندوه حسن کز ساغر دهر | نشد در کام او جز بادهٔ زهر

بحلق تشنهٔ شاه شهیدان | حسین آن گوهر دریای ایمان

بچشم اشکبار زین عباد | که چشم دل سوی لذات نگشاد

بعلم باقر آن گنج معارف | که بود از سر علم شرع واقف

صلی الله علیه و آله و سلم ۱۲

یعنی علی کرم الله وجهه ۱۲

یعنی فاطمة الزهرا [illegible] ۱۲

یعنی امام حسن بن علی رضی الله عنه ۱۲

یعنی امام حسین شهید کربلا علیه السلام ۱۲

بصدق صادق آن صبح سعادت ‏— که لامع بود از نور عبادت

بحلم موسی کاظم شه دین ‏— که در زندان ستمها دید چندین

بخاک درگه شاه خراسان ‏— که آمد قبله گاه اهل ایمان

بتقوای تقی آن مظهر جود ‏— که ابر از رشحهٔ فیضش خجل بود

بپاکی نقی آن طینت پاک ‏— منزه بود از آلایش خاک

باخلاص حسن آن بحر احسان ‏— که بخشد بوی خلقش مرده را جان

بآن صاحب لوای شرع احمد ‏— امام دین ابو القاسم محمد

بدلهایی که از هجرش فگارست ‏— گرفتار بلای انتظارست

بروی من دری از غیب بکشا

تو بر حال من مسکین ببخشا

بجانم شعلهٔ شوقی برافروز ‏— دلم را درس عشق خود درآموز

تمام شد

(حاشیه: یعنی مهدی موعود علیه السلام ۱۲)

ضمیمہ

احیاء المیت بفضائل اہل البیت لجلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ونفعنا منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
ھذہ ستون حدیثا سمیتھا احیاء المیت بفضائل اھل البیت **الحدیث الاول**
اخرج سعید بن منصور فی سننہ عن سعید بن جبیر فی قولہ تعالیٰ قل لا اسألکم
علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی قال قربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الحدیث الثانی اخرج ابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفاسیرھم
والطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ
اجرا الا المودۃ فی القربی قالوا یا رسول اللہ من قرابتک ھؤلاء الذین وجبت علینا
مودتھم قال علی وفاطمۃ وولدھا **الحدیث الثالث** اخرج ابن ابی حاتم
عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد **الحدیث
الرابع** اخرج احمد والترمذی وصححہ النسائی والحاکم عن المطلب بن ربیعۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یدخل قلب امرئ مسلم ایمان حتی یحبکم للہ و
لقرابتی **الحدیث الخامس** اخرج مسلم والترمذی والنسائی عن زید بن ارقم

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکرکم اللہ فی اہل بیتی **الحدیث**
السادس اخرج الترمذی وحسنہ والحاکم عن زید بن ارقم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ بعدی لن تضلوا بعدی
کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیہما **الحدیث السابع** اخرج عبد بن حمید فی مسندہ عن زید بن ثابت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ بعدی
لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض **الحدیث**
الثامن اخرج ابو احمد وابو یعلی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر خبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض
فانظروا کیف تخلفونی فیہما **الحدیث التاسع** اخرج الترمذی وحسنہ
والطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما
یغذوکم بہ من نعمۃ واحبونی بحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی **الحدیث العاشر**
اخرج البخاری عن ابی بکر الصدیق قال ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل بیتہ
الحدیث الحادی عشر اخرج الطبرانی والحاکم عن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سألت اللہ لکم ثلاثا سألتہ ان یثبت
قلبکم ویعلم جاہلکم ویہدی ضالکم وسألتہ ان یجعلکم جوداء نجداء رحماء فلو ان رجلا

صفن بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم مات وهو مبغض لاهل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دخل النار الحدیث الثانی عشر اخرج الطبرانی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بغض بنی ہاشم والانصار کفر وبغض العرب نفاق الحدیث الثالث عشر اخرج ابن عدی فی الکامل عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغضنا اهل البیت فهو منافق الحدیث الرابع عشر اخرج ابن حبان فی صحیحه والحاکم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اهل البیت رجل الا ادخله النار الحدیث الخامس عشر اخرج الطبرانی عن الحسن بن علی انه قال لمعویة بن حدیج یا معاویة ابن حدیج ایاک وبغضنا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغضنا احد ولا یحسدنا احد الا ذید یوم القیامة عن الحوض بسیاط من نار الحدیث السادس عشر اخرج ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یعرف حق عترتی والانصار فهو لاحدی ثلاث اما منافق او لزنیة واما لغیر طهور یعنی حملته امه علی غیر طهر الحدیث السابع عشر اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال اخر ما تکلم به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی اهل بیتی الحدیث الثامن عشر اخرج الطبرانی فی الاوسط عن الحسن بن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزموا مودتنا اهل البیت فانه من لقی اللہ تعالی وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لا ینفع عبد عمله الا بمعرفة حقنا الحدیث التاسع عشر

اخرج الطبراني فی الاوسط عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلی الله صلی الله
علیہ وسلم فسمعته وهو يقول ايها الناس من ابغضنا اهل البيت حشره الله تعالی یوم
القيامة يهوديا **الحديث العشرون** اخرج الطبراني فی الاوسط عن عبد الله
بن جعفر سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول يا بني هاشم اني قد سألت الله
لكم ان يجعلكم نجداء رحماء وسألته ان يهدي ضالكم ويؤمن خائفكم ويشبع جائعكم
والذي نفسي بيده لا يؤمن احدهم حتى يحبكم بحبي اترجون ان تدخلون الجنة بشفاعتي
ولا يرجوها بنو عبد المطلب **الحديث الحادی والعشرون** اخرج ابن ابي شيبة
ومسدد فی مسنديهما والحكيم الترمذي في نوادر الاصول وابو يعلى والطبراني عن سلمة
بن الاكوع قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل بيتي امان
لامتي **الحديث الثاني والعشرون** اخرج البزار عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلی الله علیہ وسلم اني قد خلفت فيكم اثنين لن تضلوا بعدهما كتاب الله ونسبي
ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض **الحديث الثالث والعشرون** اخرج البزار
عن علي قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اني مقبوض واني قد تركت فيكم الثقلين
كتاب الله واهل بيتي وانكم لن تضلوا بعدهما **الحديث الرابع والعشرون**
اخرج البزار عن عبد الله بن الزبير ان النبي صلی الله علیہ وسلم قال مثل اهل البيت
مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تركها غرق **الحديث الخامس والعشرون**
اخرج البزار عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مثل اهل بيتي مثل

سفینة نوح من رکب فیها نجا ومن تخلف عنها غرق **الحدیث السادس والعشرون** اخرج الطبرانی عن ابی ذرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح فی قوم نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلک ومثل باب حطة فی بنی اسرائیل **الحدیث السابع والعشرون** اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها غرق وانما مثل اهل بیتی فیکم مثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غفر له **الحدیث الثامن والعشرون** اخرج البخاری فی تاریخه عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اهل بیته **الحدیث التاسع والعشرون** اخرج الطبرانی عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی انثی عصبتهم لابیهم ما خلا ولد فاطمة فانی انا عصبتهم وانا ابوهم **الحدیث الثلثون** اخرج الطبرانی عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل بنی ام ینتمون الی عصبة الا ولد فاطمة فانا ولیهم وانا عصبتهم **الحدیث الحادی والثلثون** اخرج الحاکم عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی ام عصبة ینتمون الیهم الا ابنی فاطمة فانا ولیهما وعصبتهما **الحدیث الثانی والثلثون** اخرج الطبرانی فی الاوسط عن جابر انه سمع عمر بن الخطاب

يقول للناس حين تزويج بنت علي يقول الا تهنوني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ينقطع يوم القيامة كل سبب ونسب الا سببي ونسبي **الحديث الثالث والثلثون** اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سبب ونسب منقطع يوم القيامة الا سببي ونسبي **الحديث الرابع والثلثون** اخرج ابن عساكر في تاريخه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل نسب وصهر منقطع يوم القيامة الا نسبي وصهري **الحديث الخامس والثلثون** اخرج الحاكم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتي امان لامتي من الاختلاف فاذا خالفها قبيلة اختلفوا فصاروا حزب ابليس **الحديث السادس والثلثون** اخرج الحاكم عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعدني ربي في اهل بيتي من اقر منهم بالتوحيد ولي بالبلاغ ان لا يعذبهم **الحديث السابع والثلثون** اخرج ابن جرير في تفسيره عن ابن عباس في قوله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى قال من رضى محمد ان لا يدخل احد من اهل بيته النار **الحديث الثامن والثلثون** اخرج البزار وابو يعلى والعقيلي والطبراني وابن شاهين في السنة عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فاطمة احصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار **الحديث التاسع والثلثون** اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة ان الله غير معذبك ولا ولدك **الحديث**

الاربعون اخرج الترمذي وحسنه عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي **الحديث الحادي والاربعون** اخرج الخطيب في تاريخه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شفاعتي لامتي ومن احب اهل بيتي **الحديث الثاني والاربعون** اخرج الطبراني عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من اشفع له من امتي يوم القيامة اهل بيتي **الحديث الثالث والاربعون** اخرج الطبراني عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابيه قال خطبنا رسول الله صلى الله صلى الله عليه وسلم بالجحفة فقال الست اولى بكم من انفسكم قالوا بلى يا رسول الله قال فاني سائلكم عن اثنين عن القرآن وعن عترتي **الحديث الرابع والاربعون** اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد حتى يسال عن اربع عن عمره فيما افناه وعن جسده فيما ابلاه وعن ماله فيما انفقه ومن اين اكتسبه وعن حبنا اهل البيت **الحديث الخامس والاربعون** اخرج الديلمي عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اول من يرد على الحوض اهل بيتي **الحديث السادس والاربعون** اخرج الديلمي عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادبوا اولادكم على ثلاث خصال حب نبيكم وحب اهل بيته وعلى قراءة القرآن فان حملة القرآن في ظل الله يوم لا ظل الا ظله مع انبيائه واصفيائه **الحديث السابع والاربعون** اخرج الديلمي عن علي قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اثبتکم علی الصراط اشدکم حبا لاهل بیتی واصحابی الحدیث
الثامن والاربعون اخرج الدیلمی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربعة انا لهم شفیع یوم القیامة المکرم لذریته والقاضی لهم حوائجهم والساعی لهم
فی امورهم عند ما اضطروا الیه والمحب لهم بقلبه ولسانه الحدیث التاسع
والاربعون اخرج الدیلمی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی الحدیث الخمسون اخرج الدیلمی عن
ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض الآکل فوق شبعه والغافل
عن طاعة ربه والتارك لسنة نبیه والمخفر ذمته والمبغض عترة نبیه والمؤذی جیرانه
الحدیث الحادی والخمسون اخرج الدیلمی عن ابی سعید قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل بیتی والانصار کرشی وعیبتی فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسیئهم الحدیث الثانی والخمسون اخرج ابونعیم عن الحکیم عن عثمان بن
عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اولی رجلا من بنی عبد المطلب معروفا
فی الدنیا فلم یقدر المطلبی علی مکافاته فانا اکافیه عنه یوم القیامة الحدیث الثالث
والخمسون اخرج الخطیب عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صنع صنیعة الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافاته اذا لقینی الحدیث
الرابع والخمسون اخرج ابن عساکر عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صنع الی احد من اهل بیتی یدا کافیته یوم القیامة الحدیث الخامس والخمسون

اخرج الباوردي عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا كتاب الله سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم وعترتي اهل بيتي وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

الحديث السادس والخمسون

اخرج احمد والطبراني عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود بين السماء والارض وعترتي اهل بيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض

الحديث السابع والخمسون

اخرج الترمذي والحاكم والبيهقي في شعب الايمان عن عائشة مرفوعا ستة لعنتهم ولعنهم الله وكل نبي مجاب الزائد في كتاب الله والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتي ما حرم الله والتارك لسنتي

الحديث الثامن والخمسون

اخرج الدارقطني في الافراد والخطيب في المتفق والمفترق عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة لعنهم الله ولعنتهم وكل نبي مجاب الدعوة الزائد في كتاب الله والمكذب بقدر الله والراغب عن سنتي الى بدعة والمستحل من عترتي ما حرم الله والمسلط على امتي بالجبروت ليعز من اذله الله ويذل من اعزه الله وصلى الله على خير خلقه محمد واله وصحبه

اجمعين

تم

غلطنامہ تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۱۳	ابومحمد	محمدا	۵۹	۴	خرجو	اخرجوا
"	"	ششیخ	ابوالشیخ	۶۴	۱۱	لابن	لابنی
۹	۷	اوراور	اور	۷۵	۹	تیہ تو	بیہ تو
۱۷	۳	ہذا	ہذا	۷۷	۱۴	فریب	قریب
۱۸	۱۰	جبین	جبن	۸۰	۱۰	شرلی	شربی
۲۴	۱	بوعلی	ابوعلی	۸۲	۱۳	متاع زبہلم	متاع برپنہدم
۲۶	۸	آپ دہن	آب دہن	۸۶	۴	نقات	ثقات
۳۰	۱۵	گزوہ	گروہ	۸۸	۱۱	المعنے	معنے
۳۵	۸	اہل عراق	کہ اہل عراق	۹۴	۱۳	یمیر	یمیز
۴۱	۲	نہین	نہین	۹۵	۱۲	تلتقے	نلتقے
۴۴	۹	اونکو سکھاتی ہے	اونپر چلتی ہے	۹۶	۱۷	متکاآت	متکآت
۴۷	۶	پہنچانے کی	پہنچانی کو	۱۰۲	۳	ارحاماما	ارحاماً
۵۰	۲	زراغ	زراع	۱۰۵	"	کہا	کیا
۵۵	۱۶	قاکرم	فاکرم	۱۰۹	۱۱	الثقی	المتقی
۵۷	۶	ہمنے ہمنے	ہمنے	۱۱۴	۱۳	اکتم	اکثم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۸	۱۷	متہلینی	متنبی
۱۳۱	۱	علی جواد	محمد جواد
〃	۱۷	یہ ہے یہ ہے	یہ ہے
۱۲۳	۹	اپنے	اپنے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۶	۶	پہنچے	ٹھیرے
۱۳۷	۱۹	تا الی الآن	الی الآن
۱۴۶	۱۵	اور کوئی	اور اگر کوئی

تمت